

نماز کا طریقہ

صفحات 120

- سلام پھیرنے میں کیا نیّت کرے؟ 41
- نماز توڑنے والی 33 باتیں 47
- مسجد کی بجلی کے استعمال کا مسئلہ 76
- سجدۂ سہو کے بارے میں 50 مسائل 84
- غیر مسلم یا فاسق ڈاکٹر کے کہنے پر کرسی پر نماز۔۔۔ 113

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن،
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

نماز کا طریقہ (حنفی)

یااللہ پاک! جو کوئی رِسالہ: "نماز کا طریقہ" (115 صَفْحات) پورا پڑھ یا سُن لے اُس کو پکّا نمازی اور جنّتُ الْفِردَوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا۔ اٰمین۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نَماز کے بعد حَمد وثَنا و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: ''دُعا مانگ! قبول کی جائے گی، سُوال کر! دیا جائے گا۔'' (نسائی ص ۲۲۰ حدیث ۱۲۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشِقانِ رسول! قراٰن وحدیث میں نَماز پڑھنے کے بے شُمار فضائل اور نہ پڑھنے کی سَخْت سزائیں بَیان کی گئی ہیں، چُنانچہ پارہ 28 سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن آیت 9 میں اِرشادِ رَبّانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹

ترجَمۂ کنزُالْایمان: اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اَولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذِکْر سے غافل نہ کرے، اور جو ایسا کرے تو وُہی لوگ نُقصان میں ہیں۔

www.dawateislami.net

اِمام محمد بن اَحمد ذَہَبی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نَقْل کرتے ہیں: مُفَسِّرِینِ کِرام رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم فرماتے ہیں کہ اس آیتِ مُبارَکہ میں ''اللہ پاک کے ذِکْر'' سے مُراد پانچ نمازیں ہیں، پس جو شَخْص اپنے مال یعنی خرید و فروخت، مَعِیشَت و روزگار، ساز و سامان اور اَولاد میں مصروف رہے اور وَقْت پر نماز نہ پڑھے وہ نُقصان اُٹھانے والوں میں سے ہے۔ (کتابُ الکَبائِر ص ۲۰)

قِیامت کا سب سے پہلا سُوال

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''قِیامت کے دن بندے کے اَعمال میں سب سے پہلے نماز کا سُوال ہوگا، اگر وہ دُرُست ہوئی تو اُس نے کامیابی پائی اور اگر اُس میں کمی ہوئی تو وہ رُسوا ہوا اور اُس نے نُقصان اُٹھایا۔'' (مُعجَم اَوسَط ج ۳ ص ۳۲ حدیث ۳۷۸۲)

نَمازی کیلئے نُور

اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جو شَخْص نَماز کی حفاظت کرے، اُس کے لیے نَماز قِیامت کے دن نُور، دلیل اور نَجات ہوگی اور جو اِس کی حفاظت نہ کرے، اُس کے لیے بروزِ قِیامت نہ نُور ہوگا اور نہ دلیل ہوگی اور نہ نَجات۔ اور وہ شَخْص قِیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبَی بن خَلَف کے ساتھ ہوگا۔'' (مُسندِ اِمام احمد ج ۲ ص ۵۷۴ حدیث ۶۵۸۷)

کون، کس کے ساتھ اُٹھے گا!

اے نَجات کے طَلَب گارو! اِمام محمد بن اَحمد ذَہَبی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نَقْل کرتے ہیں، بعض عُلَمائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم فرماتے ہیں: بے نَمازی کو ان چار (قارون، فرعون، ہامان اور

www.dawateislami.net

اُبَی بن خَلَف) کے ساتھ اِس لیے اٹھایا جائے گا کہ لوگ عُمُوماً دولت، حُکومت، وَزارت اور تجارت کی وجہ سے نَماز ترْک کرتے ہیں۔ جو **دولت** کے باعث نَماز ترْک کرے گا تو اُس کا **قارون** کے ساتھ حَشْر ہوگا، جو **حُکومت** کی مشغولیّت کے سَبَب نَماز نہیں پڑھے گا اُس کا حَشْر (یعنی قِیامت میں اٹھایا جانا) **فرعون** کے ساتھ ہوگا، اگر ترْکِ نَماز کا سَبَب **وَزارت** ہوگی تو فرعون کے وزیر **ہامان** کے ساتھ حَشْر ہوگا اور اگر **تجارت** کی مصروفیت کی وجہ سے نَماز چھوڑے گا تو اس کو مکّے شریف کے بدنام کافِر تاجِر اُبَی بن خَلَف کے ساتھ بروزِ قِیامت اُٹھایا جائے گا۔ (کتابُ الْکَبائِر ص ۲۱)

شدید زَخْمی حالت میں نَماز

جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو عَرض کی گئی: **یا اَمِیرَ الْمُؤمِنِین!** نَماز (کا وَقْت ہے)۔ فرمایا: جی ہاں، سُنئے! ''جو شَخْص نَماز ضائع کرتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حِصّہ نہیں۔'' اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے **شدید زَخْمی** ہونے کے باوُجُود **نَماز** ادا فرمائی۔ (کتابُ الْکَبائِر ص ۲۲)

پانچ نَمازوں، وُضُو اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے عظیمُ الشّان فضائل

اِمام فَقیہ اَبُواللَّیث سَمَرقندی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے (تابِعی بُزُرگ) حضرتِ کعبُ الْاَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے نَقْل کیا کہ اُنہوں نے فرمایا: میں نے ''**تَوْرِیت**'' کے کسی مقام میں پڑھا (**اللہ** پاک فرماتا ہے): اے موسیٰ! **فَجْر** کی دو رَکْعتیں **احمد** اور اس کی اُمَّت ادا کرے گی، جو انہیں

www.dawateislami.net

پڑھے گا اُس دن رات کے سارے گُناہ اُس کے بَخْش دوں گا اور وہ میرے ذِمّے میں ہوگا۔ اے موسیٰ! **ظُہر** کی چار رَکْعتیں **احمد** اور اس کی اُمّت پڑھے گی انہیں پہلی رَکْعَت کے عِوَض (یعنی بدلے) بَخْش دوں گا اور دُوسری کے بدلے ان (کی نیکیوں) کا پلّہ بھاری کر دوں گا اور تیسری کے لیے فِرِشتے مُوَکَّل (مُ۔اَک۔کَل یعنی مُقرَّر) کروں گا کہ تسبیح (یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان) کریں گے اور ان کیلئے دعائے مغفِرت کرتے رہیں گے اور چوتھی کے بدلے اُن کیلئے آسمان کے دروازے کُشادہ کر (یعنی کھول) دوں گا، بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں اُن پر مُشْتاقانہ (یعنی شوق بھری) نظر ڈالیں گی۔ اے موسیٰ! **عَصْر** کی چار رَکْعتیں **احمد** اور ان کی اُمّت ادا کرے گی تو ہَفْت (یعنی ساتوں) آسمان و زمین میں کوئی فِرِشتہ باقی نہ بچے گا، سب ہی ان کی مغفِرت چاہیں گے اور ملائکہ (یعنی فِرِشتے) جس کی مغفِرت چاہیں میں اُسے ہرگز عذاب نہ دوں گا۔ اے موسیٰ! **مَغرِب** کی تین رَکْعَت ہیں، انہیں **احمد** اور اس کی اُمّت پڑھے گی (تو) آسمان کے سارے دروازے ان کے لیے کھول دوں گا، جس حاجت کا سوال کریں گے اُسے پورا ہی کر دوں گا۔ اے موسیٰ! شَفَق[1] ڈوب جانے کے وَقْت یعنی **عِشا** کی چار رَکْعتیں ہیں، پڑھیں گے انہیں **احمد** اور ان کی اُمّت، وہ دُنیا وَمَا فِیْھَا (یعنی دنیا اور اس کی ہر چیز) سے اُن کے لیے بہتر ہیں، وہ انہیں گُناہوں سے ایسا نکال دیں گی جیسے اپنی ماؤں کے پیٹ سے

[1] امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے نزدیک شَفَق اُس سفیدی کا نام ہے جو مغرِب میں سرخی ڈوبنے کے بعد صبحِ صادِق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

www.dawateislami.net

پیدا ہوئے۔ اے موسیٰ! **وُضو** کریں گے **احمد** اور اس کی اُمّت جیسا کہ میرا حُکم ہے، میں انہیں عطا فرماؤں گا ہر قطرے کے عوض (عِ۔وَض۔یعنی بدلے) کہ پانی سے ٹپکے، ایک جنّت جس کا عَرض (یعنی پھیلاؤ) آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہوگا۔ اے موسیٰ! ایک مہینے کے ہر سال **روزے** رکھیں گے **احمد** اور اس کی اُمّت اور وہ **ماہِ رَمضان** ہے، میں عطا فرماؤں گا اس کے ہر دن کے روزے کے عوض (یعنی بدلے) **جنّت** میں ایک شہر اور عطا کروں گا اس میں نَفل کے بدلے فَرض کا ثواب اور اس میں **لَیْلَۃُ الْقَدْر** کروں گا، جو اس مہینے میں شرم ساری وصِدْق (یعنی شرمندگی وسچّائی) سے ایک بار اِستِغفار (یعنی توبہ) کرے گا اگر اسی شب یا اسی مہینے بھر میں مرگیا اسے **تیس شہیدوں** کا ثواب عطا فرماؤں گا۔ (حاشیۂ فتاوٰی رضویہ (مخرّجہ) ج۵ص۵۲تا۵۴)

نماز کب نُورانی ہوتی ہے اور کب تاریک؟

حضرتِ سیِّدُنا عُبادَہ بن صامِت رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ دوعالَم، **نُورِ مُجَسَّم** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو شخص اچّھی طرح وُضو کرے، پھر نماز کے لیے کھڑا ہو، اِس کے رُکُوع، سُجُود اور قِراءَت (قراءَ۔ت) کو مکمّل کرے تو نماز کہتی ہے: "**اللہ** پاک تیری حفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حفاظت کی۔" پھر اُس نماز کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اُس کے لیے چمک اور نُور ہوتا ہے، پس اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتّٰی کہ اسے **اللہ** پاک کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ نماز اُس نمازی کی شَفاعت کرتی ہے۔ اور اگر وہ اس کا رُکُوع، سُجُود اور قِراءَت مکمّل نہ کرے تو نماز کہتی ہے: "**اللہ** پاک تجھے ضائع کردے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔"

www.dawateislami.net

پھر اُس نَماز کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی (یعنی اندھیری) چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نَماز کے مُنہ پر مارا جاتا ہے۔ (شعب الایمان ج۳ص۱۴۳حدیث ۳۱۴۰)

۔۔۔۔۔۔ تو دینِ محمدی پر نہیں مرو گے!

حضرتِ سیِّدُنا اِمام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ رِوایت کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ بِن یَمان رضی اللہ عنہ نے ایک شَخْص کو دیکھا جو نَماز پڑھتے ہوئے رُکُوع وسُجُود پورے ادا نہیں کر رہا تھا، جب اس نے نَماز پڑھ لی تو اُس سے فرمایا: ''تم نے (کامل) نَماز نہیں پڑھی اگر اسی نَماز کی حالت میں انتِقال کر جاؤ تو حضرتِ سیِّدُنا **محمد مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طریقے پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی۔'' (بُخاری ج۱ص۲۸۴حدیث۸۰۸) **سُنَنِ نَسائی** کی رِوایَت میں یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کب سے اِس طرح **نَماز** پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا: **چالیس سال** سے۔ فرمایا: تم نے **چالیس سال** سے (کامل) نَماز نہیں پڑھی اور اگر اِسی حالت میں تمہیں موت آ گئی تو **دینِ محمدی** عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر نہیں مرو گے۔

(نَسائی ص۲۲۵حدیث ۱۳۰۹)

نَماز کا چور

حضرتِ سیِّدُنا ابوقَتادہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی **نَماز** میں چوری کرے۔'' عَرض کی

www.dawateislami.net

گئی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! نَماز میں چوری کیسے ہوتی ہے؟'' فرمایا: ''(اس طرح کہ) رُکُوع اور سَجدے پورے نہ کرے۔'' (مسند امام احمد بن حنبل ج۸ ص۳۸۶ حدیث ۲۲۷۰۵)

چور کی دو قسمیں

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا مال کے چور سے **نَماز کا چور** بدتر (یعنی زیادہ بُرا) ہے، کیوں کہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو (چوری کے مال سے) کچھ نہ کچھ نَفْع بھی اٹھا لیتا ہے مگر **نَماز کا چور** سزا پُوری پائے گا، اس کے لئے نَفْع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ **نَماز کا چور، اللہ** پاک کا حق۔ یہ حالت اُن کی ہے جو **نَماز** کو ناقص (خامیوں بھری) پڑھتے ہیں، اس سے وہ لوگ دَرْسِ عبرت حاصل کریں جو سِرے سے **نَماز** پڑھتے ہی نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج۲ ص۷۸ ملخصاً)

اپنی نَمازیں دُرُست کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! آج کل مسلمانوں کی بھاری تعداد **نَماز** نہیں پڑھتی اور جو پڑھتے ہیں اُن کی اکثریّت معلومات کی کمی کے باعِث صَحیح طریقے سے **نَماز** پڑھنے سے محروم رہتی ہے۔ یہاں **نَماز پڑھنے کا طریقہ** پیش کیا جاتا ہے، براہِ مہربانی! بہت زِیادہ غور سے اِسے پڑھئے اور اپنی **نمازیں دُرُست کیجئے**۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

نماز کا طریقہ (حنفی)

باوُضو قبلہ رُو اِس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار اُنگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائیے کہ اَنگوٹھے کان کی لو سے چُھو جائیں اور اُنگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کُھلی بلکہ اپنی حالت پر (NORMAL) رکھئے اور ہتھیلیاں قبلے کی طرف ہوں، نظر سجدے کی جگہ ہو۔ اب جو نماز پڑھنی ہے اُس کی نیّت یعنی دل میں اس کا پکّا ارادہ کیجئے ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لیجئے کہ مُستحب ہے (مَثَلاً نیت کی میں نے آج کی ظُہر کی چار رَکعت فرض نماز کی، اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیجئے: پیچھے اس اِمام کے) اب تکبیرِ تحریمہ یعنی **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لائیے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھئے کہ سیدھی ہتھیلی کی گدّی اُلٹی کلائی کے سرے پر رہے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُلٹی کلائی کی پیٹھ پر اور اَنگوٹھا اور چُھنگلیا (چُھنگُل۔ یا یعنی سب سے چھوٹی اُنگلی) کلائی کے اَغل بَغل۔ اب اس طرح **ثنا** پڑھئے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

پاک ہے تُو اے **اللہ** پاک! اور میں تیری حَمد کرتا ہوں، تیرا نام بَرَکت والا ہے اور تیری عَظَمت بُلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود (یعنی عبادت کے لائق) نہیں۔

پھر **تعوّذ** پڑھئے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ میں **اللہ** پاک کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے۔

www.dawateislami.net

پھر تسمیہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اللہ کے نام سے شُروع جو بہُت مہربان رَحمت والا۔

پھر مکمّل ''سُوْرَةُ الْفَاتِحَه'' پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ بہُت مہربان رَحمت والا، روزِ جزا کا مالک۔ ہم تُجھی کو پوجیں اور تُجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تُو نے اِحسان کیا، نہ اُن کا جن پر غَضَب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

''سُوْرَةُ الْفَاتِحَه'' خَتْم کر کے آہستہ سے **امین** کہئے۔ پھر تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی **سورت** مَثَلاً سُوْرَةُ الْاِخْلَاص پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾
وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شُروع جو بہُت مہربان رَحمت والا۔ تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اُس کی کوئی اَولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

www.dawateislami.net

اب اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے **رُکوع** میں جایئے اور **گھٹنوں** کو اس طرح ہاتھ سے پکڑیئے کہ ہتھیلیاں **گھٹنوں** پر اور اُنگلیاں اچّھی طرح پھیلی ہوئی ہوں۔ نہ یوں کہ سب اُنگلیاں ایک طرف ہوں اور ایک طرف فقط اَنگوٹھا، اور پیٹھ بچھی ہوئی اور سر پیٹھ کی سیدھ میں ہو اُونچا نیچا نہ ہو اور نظر قدموں پر ہو، کم از کم تین بار **رُکوع** کی **تسبیح** یعنی **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم**[1] کہیے۔ پھر **تسمیع** یعنی **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ**[2] کہتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہو جایئے، اِس کھڑے ہونے کو **قومہ** کہتے ہیں۔ اگر آپ **مُنْفَرِد** ہیں یعنی اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں تو اِس کے بعد کہیے: **اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد**[3] پھر **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتے ہوئے اِس طرح **سجدے** میں جایئے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھئے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اِس طرح سر رکھئے کہ پہلے ناک پھر پیشانی **اور یہ خاص خیال رکھئے کہ ناک کی نوک نہیں بلکہ ہڈّی لگے اور پیشانی زمین پر جَم جائے**، نظر ناک پر رہے، بازوؤں کو کروٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھئے۔ (ہاں اگر جماعت سے پڑھتے ہوئے صَف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے لگائے رکھئے) **اور دونوں پاؤں کی سب اُنگلیوں کا رُخ اِس طرح قِبلے کی طرف رہے کہ دسوں اُنگلیوں کے پیٹ** (یعنی اُنگلیوں کے تلووں کے اُبھرے ہوئے حصّے) **زمین پر جمے رہیں**۔ ہتھیلیاں بچھی رہیں اور اُنگلیاں قبلہ رُو رہیں مگر کلائیاں زمین سے لگی ہوئی مت رکھئے۔ اور اب کم از کم تین بار **سجدے** کی **تسبیح** یعنی **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی**[4]

[1] یعنی پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار۔ [2] یعنی اللہ پاک نے اُس کی سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی۔
[3] یعنی اے اللہ! اے ہمارے مالک! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں۔ [4] یعنی پاک ہے میرا پروردگار سب سے بلند۔

www.dawateislami.net

پڑھئے پھر سر اس طرح اٹھایئے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اُٹھیں۔ پھر سیدھا قدم کھڑا کر کے اُس کی اُنگلیاں قبلے رُخ کر دیجئے اور اُلٹا قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جایئے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھئے کہ دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں قبلے کی جانب اور اُنگلیوں کے سرے گھٹنوں کے پاس ہوں، (دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں) اور کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مقدار ٹھہریئے (جلسے میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہہ لینا مُستحب ہے) پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے پہلے سجدے ہی کی طرح دوسرا سجدہ کیجئے۔ اب اُسی طرح پہلے سر اُٹھایئے پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جایئے۔ اُٹھتے وقت بغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگایئے۔ یہ آپ کی ایک رَکْعَت پوری ہوئی۔ اب دوسری رَکْعَت میں صرف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ پڑھ کر قراءت شروع کر دیجئے اور پہلے کی طرح رُکوع اور سجدے کر کے سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر بیٹھ جایئے۔ اب تَشَہُّد (تَ۔شَہْ۔ھُد) پڑھئے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ پاک ہی کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ پاک کی رحمتیں

www.dawateislami.net

اور بَرَکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ پاک کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

جب تَشَہُّد میں لَفْظِ لَا کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی اور اَنگوٹھے کا حَلْقہ بنا لیجئے اور چُھنگلیا (یعنی سب سے چھوٹی اُنگلی) اور بِنْصر یعنی اس کے برابر والی اُنگلی کو ہتھیلی سے ملا دیجئے اور (اَشْھَدُ اَنْ کے فوراً بعد) لَفْظِ لَا کہتے ہی کلمے کی اُنگلی اُٹھایئے مگر اس کو اِدھر اُدھر مت ہلایئے اور لَفْظِ اِلَّا پر گرا دیجئے اور فوراً سب اُنگلیاں سیدھی کر لیجئے۔ اب اگر دو سے زِیادہ رَکْعتیں پڑھنی ہیں تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے کھڑے ہو جایئے اور اسی طرح پڑھئے، مگر فرضوں کی ان رَکْعتوں میں اَلْحَمْدُ شریف کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں۔ **قَعْدَۂ اَخِیرہ** میں تَشَہُّد کے بعد دُرُودِ ابراہیم پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اے اللہ پاک! دُرُود بھیج (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے دُرُود بھیجا (سیِّدنا) ابراہیم پر اور ان کی آل پر۔ بے شک تو تعریف کے لائق، بُزُرگی والا ہے۔ اے اللہ پاک! بَرَکت نازِل کر (ہمارے سردار) محمد پر اور اُن کی آل پر جس طرح تو نے بَرَکت نازِل فرمائی (سیِّدنا) ابراہیم اور اُن کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق، بُزُرگی والا ہے۔

www.dawateislami.net

دُرُود شریف میں ''محمد'' (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اور ''ابراہیم'' (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے مُبارَک ناموں کے ساتھ لفظ **سیِّدُنا** کہنا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۵۳۱ ملخصاً)

پھر کوئی سی **دُعائے ماثُورہ** (یعنی قراٰنِ کریم یا حدیثِ پاک میں آئی ہوئی دُعا) پڑھئے، مَثَلاً یہ دُعا پڑھ لیجئے:

(اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(اے **اللہ** پاک!) اے ربِّ ہمارے! ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں (یعنی سیدھے) کندھے کی طرف مُنہ کرکے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ** کہئے اور اسی طرح بائیں (یعنی اُلٹی) طرف۔ **اب نماز ختم ہوئی۔** (ماخوذ از بہارِ شریعت ج۱ص۵۰۴تا۵۰۶ وغیرہ) یہ **نماز کا طریقہ** امام یا تنہا مَرد کا ہے۔ مُقْتَدی (یعنی جماعت سے پڑھنے والے) کیلئے اِس میں بعض باتیں جائز نہیں مَثَلاً اِمام کے پیچھے **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** یا کوئی اور سُورَت پڑھنا۔

اسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فَرق ہے

اسلامی بہنیں تکبیرِ تحریمہ کے وَقْت ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیں اور چادر سے باہر نہ نکالیں، قیام میں اُلٹی ہتھیلی دونوں چھاتیوں (یعنی پستانوں) پر رکھ کر اس کے اُوپر سیدھی ہتھیلی رکھیں۔ رُکوع میں تھوڑا جُھکیں یعنی اتنا کہ گُھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں زور نہ دیں اور گُھٹنوں کو نہ پکڑیں اور اُنگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جُھکے ہوئے رکھیں مَردوں کی طرح خوب سیدھے نہ

www.dawateislami.net

کریں۔ سَجدہ سِمَٹ کر کریں یعنی بازو کروٹوں سے پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں، سَجدے اور قَعدے دونوں میں پاؤں سیدھی طرف نکال دیں۔ قَعدے میں اُلٹی سُرین پر بیٹھیں اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران کے بیچ میں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران کے بیچ میں رکھیں۔ باقی سب طریقہ اُسی طرح ہے۔

دونوں مُتوَجِّہ ہوں!

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے دیئے ہوئے اِس طریقۂ نماز میں بعض باتیں **فَرض** ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض **واجِب** کہ اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گُناہ اور توبہ کرنا اور اکثر جگہ نماز کا پھر سے پڑھنا واجِب اور بھول کر چھٹنے سے سَجدۂ سَہو واجِب اور بعض **سنّتِ مُؤکّدہ** ہیں کہ جس کا ایک آدھ بار چھوڑنا بُرا اور چھوڑنے کی عادت گُناہ اور بعض **مُستحَب** کہ کریں تو ثواب، نہ کریں تو گُناہ نہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت ج ١ ص ٥٠٧ وغیرہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

"یا اللہ" کے چھ حُرُوف کی نسبت سے نماز کی 6 شرائط

﴿1﴾ **طَہارت:** ❁ نمازی کا بدن، لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اُس جگہ کا قَدرِ مانِع نَجاسَت (یعنی اتنی ناپاکی کہ جس سے نماز نہیں ہوتی اُس) سے پاک ہونا ضَروری ہے۔ (شَرحُ الْوِقایۃ ج ١ ص ١٥٦ ملخصاً) ❁ بے وُضو ہونے یا غُسل فَرض ہونے کی

www.dawateislami.net

صورت میں نماز نہیں ہوتی ❁ نماز کے لیے طہارت (پاک ہونا) ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو عُلَما کُفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وُضو یا بے غُسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے اَدَبی اور توہین کی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲۸۲) ❁ ناپاک جگہ پر موٹا کپڑا بچھا کر نماز پڑھی اور نَجاسَت (یعنی ناپاکی) کی رنگت یا بُو محسوس نہ ہو تو نماز ہو جائے گی ❁ اگر سجدہ کرنے میں دامن وغیرہ نَجِس (یعنی ناپاک) زمین پر پڑتے ہوں، تو مُضِر (یعنی نماز کیلئے نقصان دِہ) نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۷۸) ❁ اگر نَجِس (یعنی ناپاک) جگہ پر اتنا باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی، جو سَتر کے کام میں نہیں آسکتا، یعنی اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہو، نماز نہ ہوئی اور اگر شیشے پر نماز پڑھی اور اس کے نیچے نَجاسَت (یعنی ناپاکی) ہے، اگرچہ نُمایاں (یعنی نَظر آرہی) ہو، نماز ہوگئی۔ (ایضاً)

﴿2﴾ سَترِ عورت: ❁ مَرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سَمیت بدن کا سارا حِصّہ چُھپا ہوا ہونا ضَروری ہے جبکہ عورت کے لئے ان **پانچ اَعْضا:** مُنہ کی ٹِکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے پُشتِ پا (یعنی قدموں کے اوپری حصّے) کے علاوہ سارا جسم چُھپانا لازِمی ہے۔ البتہ اگر دونوں ہاتھ (گٹّوں تک)، پاؤں (ٹخنوں سے نیچے تک) مکمّل ظاہِر ہوں تو ایک مُفْتٰی بِہٖ قول پر نماز دُرست ہے[1] ❁ اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حِصّہ جس کا نماز میں چُھپانا فَرض ہے نَظر آئے یا جِلد (SKIN) کا رنگ ظاہر ہو نماز نہ ہوگی۔[2]

مدینہ

[1] مُلَخص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۶ ص ۳۹، ۴۴، ۴۵ [2] ماخوذ از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۸۰، عالمگیری ج ۱ ص ۵۸

www.dawateislami.net

باریک لِباس میں نماز پڑھنا

آج کل باریک کپڑوں کا رَواج بڑھتا جارہا ہے۔ ایسے باریک کپڑے کا پاجامہ پہننا جس سے ران یا سَتر کا کوئی حصّہ چمکتا ہو علاوہ نماز کے بھی پہننا گُناہ ہے[1] (جب کہ اس کے اوپر سے بھی کسی دوسرے کپڑے نے ڈھانپا ہوا نہ ہو)۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ نے بارہا باریک کپڑے کا پاجامہ پہنے ہوئے اسلامی بھائیوں کو ہاتھوں ہاتھ کپڑے تبدیل کرنے یا پاجامے پر تہبند کی طرح چادَر باندھنے کا مشورہ دیا ہے۔ براہِ مہربانی ''سوٹ پیس'' خریدتے وَقْت اس کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ کر اُجالے میں دیکھ لیجئے کہ ہاتھ کی رنگت تو نظر نہیں آتی۔

سَتر سے چپکا ہوا لِباس پہن کر نماز پڑھنا

دَبیز (یعنی موٹا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چِپکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے (سَتر میں شامل کسی) عُضْو کی ہیئت (یعنی شکل وصورت گولائی اور اُبھار وغیرہ) معلوم ہوتی ہو، ایسے کپڑے سے اگرچہ نماز ہو جائے گی مگر اُس عُضْو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج۲ ص۱۰۳) ایسا لباس لوگوں کے سامنے پہننا مَنْع ہے اور عورتوں کے لئے بدرَجۂ اَوْلٰی مُمانَعَت۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۴۸۰)

عورتیں نماز میں باریک چادریں نہ پہنیں

بعض عورتیں مَلْمَل وغیرہ کی باریک چادَر نماز میں اَوڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی چمکتی ہے یا ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے اُن اَعْضا کا رنگ نظر آتا ہے جن کا چُھپانا ضَروری ہے ایسے

[1] بہارِ شریعت ج۱ ص۴۸۰ ملخصاً

www.dawateislami.net

لباس میں بھی نماز نہیں ہوتی۔

﴿3﴾ **اِستِقبالِ قِبلہ**: یعنی نماز میں قبلے یعنی کعبے کی طرف مُنہ کرنا ✿ نمازی نے بِلا عُذر (یعنی مجبوری کے بغیر) جان بوجھ کر **قبلے** سے سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی **قبلے** کی طرف ہوگیا نماز فاسد ہو (یعنی ٹوٹ) گئی اور اگر بِلا قَصْد (یعنی بغیر ارادہ) پھر گیا اور بقدر تین بار ''سُبْحٰنَ اللّٰہ'' کہنے کے وَقفے سے پہلے واپس **قبلہ** رُخ ہوگیا تو فاسد نہ ہوئی[1] ✿ اگر صِرف مُنہ **قبلے** سے پھیرا تو واجِب ہے کہ فوراً **قبلے** کی طرف مُنہ کرلے اور نماز نہ جائے گی مگر بِلا عُذر ایسا کرنا **مکروہِ تحریمی** ہے[2] ✿ اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں **قبلے** کی شناخت (یعنی پہچان) کا کوئی ذَرِیعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جاسکے تو تَحَرِّی (تَ۔حَر۔رِی) کیجئے یعنی سوچئے اور جدھر **قبلہ** ہونا دل پر جمے اُدھر ہی رُخ کرلیجئے آپ کے حق میں وُہی **قبلہ** ہے[3] ✿ **تَحَرِّی** کرکے نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ **قبلے** کی طرف نماز نہیں پڑھی، نماز ہوگئی لوٹانے کی حاجت نہیں[4] ✿ **ایک شخص تَحَرِّی کرکے** (سوچ کر) **نماز پڑھ رہا ہو دوسرا اُس کی دیکھا دیکھی اُسی سَمت نماز پڑھے گا تو نہیں ہوگی دوسرے کے لئے بھی تَحَرِّی کرنے کا حُکم ہے۔**[5]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

﴿4﴾ **وَقْت**: یعنی جو نماز پڑھنی ہے اُس کا ''وَقْت'' ہونا ضَروری ہے۔ مَثَلاً آج کی نمازِ

[1] مُنْیَۃُ الْمُصَلِّی ص۱۹۳، اَلبحرُ الرَّائق ج ۱ ص ۴۹۷، بہارِ شریعت ج۱ص۴۹۱ [2] بہارِ شریعت ج۱ص۴۹۱ [3] دُرِّمُختار وردُّالمُحتار ج ۲ ص ۱۴۳ [4] تنویرُ الأبصار ج۲ص۱۴۳، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۸۹ [5] رَدُّالمُحتار ج۲ص۱۴۳، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۹۰

www.dawateislami.net

عَصر ادا کرنا ہے تو یہ ضَروری ہے کہ عَصر کا وَقْت شُروع ہو جائے اگر وَقْتِ عَصر شُروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تو نَماز نہ ہوگی ۞ آج کل تَرَقّی کا دَور ہے، اب اَوقات کی معلومات زیادہ مُشکِل نہیں رہی، وَقْت معلوم کرنے کے لیے گھڑیاں موجود ہیں۔ پہلے لوگ سورج، چاند اور ستارے دیکھ کر وَقْت معلوم کرتے تھے۔ اب بھی اِنہیں ذرائع سے معلوم کر کے تَوقِیت (تو۔قیت) دان عُلَما ہماری سہولت کے لیے اَوقاتِ نَماز وسَحَر و اِفْطار کا نَقْشہ تیار کرتے ہیں اور عُمُوماً ہماری مَساجِد میں یہ نَقْشے آویزاں بھی ہوتے ہیں[1] ۞ **اسلامی بہنوں** کے لئے اوّل وَقْت میں نَمازِ فَجْر ادا کرنا مُستَحَب ہے اور باقی نَمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مَردوں کی جماعَت کا اِنتِظار کریں جب جماعت ہو چکے پھر پڑھیں۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۳۰)

مدینہ

[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے زیرِ اِہتمام ''مجلسِ تَوقیت'' گزشتہ کئی سالوں سے اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی تحقیق کے مُطابِق دنیا بھر کے مسلمانوں کی دُرُست اَوقاتِ نَماز وسمتِ قبلہ سے متعلّق رہنمائی کیلئے کوشاں ہے۔ (تادمِ تحریر) پاکستان کے درجنوں بڑے شہروں کے نظامُ الْاَوقات (TIME TABLE) شائع ہو چکے جو ''مکتبۃُ المدینہ'' کی مُتعلّقہ شاخوں سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ مزید ملک و بیرونِ ملک کے کثیر شہروں کے ''نظامُ الْاَوقات'' کی اِشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ اِن نظامُ الْاَوقات میں شہروں کے پھیلاؤ اور بُلند عمارات کا لحاظ رکھنے کے ساتھ ساتھ آیندہ 26 سالوں کا ممکنہ فرق بھی شَرعی اِحتیاط کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ہر سال اَوقاتِ نَماز میں کچھ فرق آجاتا ہے جو ہر چوتھے سال تقریباً دُرُست ہو جاتا ہے لہٰذا مزید درستی کیلئے آیندہ 26 سالوں کا ممکنہ فرق بھی شَرعی اِحتیاط کے ساتھ شامل کیا گیا نیز مجلس کے تحت تیار ہونے والی مختلف موبائل ایپلیکیشنز، آن لائن نظامُ الْاَوقات کے علاوہ اَوقاتُ الصَّلٰوۃ سافٹ ویئر کے ذَرِیعے بھی دنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مقامات کیلئے نظامُ الْاَوقات وسمتِ قبلہ معلوم کیے جاسکتے ہیں۔

www.dawateislami.net

تین مکروہ اوقات

﴿۱﴾ طُلوعِ آفتاب سے لے کر بیس منٹ بعد تک ﴿۲﴾ غروبِ آفتاب سے بیس منٹ پہلے[1] ﴿۳﴾ نِصْفُ النَّہار یعنی ضَحْوۂ کُبریٰ سے لے کر زَوالِ آفتاب تک۔ ان تینوں اَوقات میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فَرض نہ واجب نہ نَفْل نہ قضا۔ یونہی سَجدۂ تلاوت بھی ناجائز ہے۔ ہاں اگر اُس دن کی نمازِ عَصر نہیں پڑھی تھی اور مکروہ وَقْت شُروع ہوگیا تو پڑھ لے، البتّہ اِتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۴۰۴ ملخصاً)

نِصْفُ النَّہار شَرْعی معلوم کرنے کا طریقہ

نِصْفُ النَّہار سے مُراد، ''نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی سے نِصْفُ النَّہارِ حقیقی''، یعنی آفتاب ڈھلنے (یعنی زَوالِ آفتاب) تک ہے جس کو ضَحْوۂ کُبریٰ کہتے ہیں یعنی طُلوعِ فَجْر سے غُروبِ آفتاب تک آج جو وَقْت ہے، اس کے برابر برابر دو حصّے کریں، پہلے حصّے کے خَتْم پر اِبتدائے نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی ہے اور اس وَقْت سے آفتاب (یعنی سورج) ڈھلنے تک وَقْت اِستِوا و مُمانَعَتِ ہر نماز

---

[1] مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''27 واجباتِ حج اور تفصیلی اَحکام'' صَفْحہ 147 پر تین اوقات مکروہہ کے حاشیے پر لکھا ہے: ''بیس منٹ بطورِ احتیاط ہیں ورنہ اصل ممنوع وَقْت بیس منٹ سے کچھ کم ہے۔'' یاد رہے! بہارِ شریعت میں جو 20 منٹ لکھا ہے وہ پاک و ہند یا اسی عَرْض بلاد پر واقع دیگر ممالک (جیسے عَرَب ممالک وغیرہ) کے لئے تَقْریبی (یعنی بطورِ اندازہ۔ تخمینی طور پر۔ قریب قریب) ہے نہ کہ تحقیقی۔ یہ مقدار پاکستان میں (کراچی کیلئے 14 تا 15 منٹ لاہور کیلئے 14.5 تا 16 منٹ) 20 منٹ سے کم ہے۔ اور اِستوائی ممالک (یعنی انڈونیشیا، کینیا اور برازیل وغیرہ) میں یہ مقدار تقریباً 12 منٹ ہوگی پھر جیسے جیسے عَرْض بلَد (LATITUDE) بڑھتا جائے گا یہ مقدار بھی بڑھتی جائے گی۔ لہٰذا برطانیہ و قُرب و جوار کے لئے 19 تا 25 منٹ جبکہ ناروے و قُرب و جوار کیلئے اس سے بھی زیادہ ہوگا۔

www.dawateislami.net

ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۵۴)

دورانِ نمازِ عصر مکروہ وقت داخل ہو جائے تو؟

غُروبِ آفتاب سے کم سے کم 20 منٹ قبل نمازِ عصر کا سلام پھیر جانا مُناسب ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''نمازِ عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقتِ کراہت سے پہلے پہلے (نماز) ختم ہو جائے۔'' (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج ۵ ص ۱۵۶)

''پھر اگر اس نے اِحتیاط کی اور نماز میں تطویل (طٗ۔ویل) کی (یعنی طول دیا) کہ وقتِ کراہت وسطِ نماز (یعنی نماز کے دوران) میں آ گیا جب بھی اس پر اعتراض نہیں۔'' (ایضاً ص ۱۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿5﴾ **نیّت**: نیّت دل کے پکّے اِرادے کا نام ہے[1] ❁ زبان سے نیّت کرنا ضروری نہیں البتّہ دل میں نیّت حاضر ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا مُستحب ہے۔ عربی میں کہنا بھی ضروری نہیں اُردو وغیرہ کسی بھی زبان میں کہہ سکتے ہیں[2] ❁ نیّت میں زبان سے کہنے کا اِعتبار نہیں یعنی اگر دل میں مَثَلاً ظُہر کی نیّت ہو اور زبان سے لفظِ عصر نکلا تب بھی ظُہر کی نماز ہو گئی[3] ❁ نیّت کا اَدنیٰ (یعنی کم ترین) درجہ یہ ہے کہ اگر اُس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھتے ہو؟ تو فوراً بتا دے، اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوئی[4] ❁ فرض نماز میں نیّتِ فرض بھی ضروری ہے مَثَلاً دل میں یہ نیّت ہو کہ آج کی ظُہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں[5]

مدینہ

[1] تنویرُ الْاَبصار ج ۲ ص ۱۱۱ [2] مُلَخَّص از دُرِّمُختار ج ۲ ص ۱۱۳ [3] دُرِّمُختار و ردُّالْمُحتار ج ۲ ص ۱۱۲ [4] اَیضاً ص ۱۱۳ [5] اَیضاً ص ۱۱۷، ۱۱۸

www.dawateislami.net

اَصَحّ (اَصَحّ یعنی دُرُست ترین) یہ ہے کہ نَفْل، سنّت اور تراویح میں مُطْلَق نماز کی نِیَّت کافی ہے مگر اِحتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سُنَّتِ وَقْت کی نِیَّت کرے اور باقی سُنَّتوں میں سُنَّت یا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُتابَعَت (یعنی پیروی) کی نِیَّت کرے، اس لئے کہ بَعْض مَشائخ رَحِمَہُمُ اللہُ علیہم ان میں مُطْلَق نماز کی نِیَّت کو ناکافی قرار دیتے ہیں[1] نمازِ نَفْل میں مُطْلَق نماز کی نِیَّت کافی ہے اگرچہ نَفْل نِیَّت میں نہ ہو[2] یہ نِیَّت کہ ''مُنہ میرا قبلہ شریف کی طرف ہے'' شَرْط نہیں[3] مُقْتَدی نے بہ نِیَّت اِقتدا یہ نِیَّت کی کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری، تو جائز ہے[4] **نمازِ جنازہ کی نِیَّت یہ ہے: ''نماز اللہ پاک کے لئے اور دُعا اِس میّت کیلئے''**[5] واجب میں واجب کی نِیَّت کرنا ضَروری ہے اور اسے مُعَیَّن (FIX) بھی کیجئے مَثَلاً عیدُ الْفِطْر، عیدُ الْاَضْحٰی، نَذْر، نمازِ بعدِ طَواف (واجِبُ الطَّواف) یا وہ نَفْل نماز جس کو جان بوجھ کر فاسِد کیا (یعنی توڑا) ہو کہ اُس کی قَضا بھی واجِب ہو جاتی ہے[6] **سَجدۂ شُکْر**: اگرچہ نَفْل ہے مگر اس میں بھی نِیَّت ضَروری ہے مَثَلاً دل میں یہ نِیَّت ہو کہ میں سَجدۂ شُکْر کرتا ہوں[7] **سَجدۂ سَہْو** میں بھی ''صاحِبِ نَہْرُ الْفائق'' کے نزدیک نِیَّت ضَروری ہے[8] یعنی اُس وَقْت دل میں یہ نِیَّت ہو کہ میں سَجدۂ سَہْو کرتا ہوں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۴۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿6﴾ تکبیرِ تَحْرِیمَہ: سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ''**اَللّٰہُ اَکْبَر**'' سے نماز شُروع

مدینہ

[1] مُنْیَۃُ الْمُصَلّی ص۲۲۵ و ۲۲۷ [2] دُرِّمُختار وردُّالْمُحتار ج۲ص۱۱۶ [3] دُرِّمُختار ج۲ص۱۲۹ [4] بہارِ شریعت ج۱ص۴۹۶ [5] دُرِّمُختار وردُّالْمُحتار ج۲ص۱۲۶ [6] ردُّالْمُحتار ج۲ص۱۱۹ [7] ردُّالْمُحتار ج۲ص۱۲۰ [8] ردُّالْمُحتار ج۲ص۱۲۰

www.dawateislami.net

فرماتے (بہارِ شریعت ج۱ص۵۰۰) ❁ نمازِ جنازہ میں تکبیرِ تحریمہ رُکن ہے، باقی نمازوں میں شرط۔ (ردُّالمحتار ج۲ص۱۹۶)

”بِسمِ اللہ“ کے سات حُروف کی نسبت سے نماز کے 7 فرائض

﴿1﴾ تکبیرِ تحریمہ ﴿2﴾ قیام (یعنی کھڑا ہونا) ﴿3﴾ قراءت (یعنی قرآن پاک کی ایک آیت اپنی یاد پر زبانی پڑھنا) ﴿4﴾ رُکوع ﴿5﴾ سُجود ﴿6﴾ قَعدۂ اَخِیرہ (یعنی نماز کے آخر میں مکمل اَلتَّحِیّات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا) ﴿7﴾ خُرُوْجٍ بِصُنْعِہٖ (یعنی اپنے ارادے سے نماز سے باہر آنا)۔ (دُرِّمختار ج۲ص۱۵۸ تا ۱۷۰، بہارِ شریعت ج۱ص۵۰۷)

﴿1﴾ **تکبیرِ تحریمہ**: دَر حقیقت تکبیرِ تحریمہ (یعنی تکبیرِ اُولیٰ۔ پہلی تکبیر) شرائطِ نماز میں سے ہے مگر نماز کے اَفعال سے بالکل ملی ہوئی ہے اس لئے اسے نماز کے فرائض سے بھی شُمار کیا گیا ہے (غُنیہ ص۲۵۶) ❁ مُقتدی نے تکبیرِ تحریمہ کا لفظ ”اللہ“ اِمام کے ساتھ کہا مگر ”اَکبر“ امام سے پہلے ختم کر چکا نماز نہ ہوئی (عالمگیری ج۱ص۶۸) ❁ محفوظ طریقہ یہ ہے کہ جب امام اَللّٰہُ اَکبَر کے آخری حصّے ”بَر“ پر پہنچے تب مُقتدی اپنی تکبیر کہنا شروع کرے۔

امام رُکوع میں ہو تو شامل ہونے کا طریقہ

❁ اِمام کو رُکوع میں پایا اور تکبیرِ تحریمہ کہتا ہوا رُکوع میں گیا یعنی تکبیرِ تحریمہ اُس وقت ختم ہوئی (جب)

www.dawateislami.net

کہ (اتنا جُھک چکا تھا کہ) ہاتھ بڑھائے تو گُھٹنے تک پَہُنچ جائے نَماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

(امام رکوع میں ہو تب بھی پہلے بالکل سیدھے کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ پوری کہہ لیجئے، اِس کے بعد **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتے ہوئے رُکوع کیلئے جُھکئے، اِمام کے ساتھ اگر رُکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہوگئی مَثَلاً امام رُکوع سے اٹھنے لگا تھا مگر اُس کا ابھی اِتنا جُھکا وَباقی تھا کہ ہاتھ بڑھائے تو گُھٹنوں تک پَہُنچ جائیں اِسی کیفیت میں جو کہ رُکوع کا اَدنٰی یعنی کم ترین دَرَجہ ہے آپ بھی جُھک کر اُتنی ہی شرکت کرنے میں کامیاب ہوگئے تو رَکْعت مل گئی اگر آپ کے رُکوع میں داخِل ہونے سے قَبْل امام کھڑا ہوگیا تو رَکْعت نہ ملی) ✿ جو شَخْص تکبیر کے تَلَفُّظ پر قادِر نہ ہو مَثَلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زَبان بند ہوگئی ہو اُس پر تَلَفُّظ لازِم نہیں، دل میں اِرادہ کافی ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۲۲۰)

اللہ یا اَکْبَار یا اَکْبَر کہنے سے نَماز ٹوٹ جاتی ہے

✿ لفظِ **اللہ** کو اَلّٰہُ، یا اَکْبَر کو اَکْبَار یا اَکْبَار کہا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معانی فاسِدہ (یعنی کُفْریہ معنٰی) سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو **کافِر** ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۰۹) نَمازیوں کی تعداد زِیادہ ہونے کی صُورَت میں پیچھے آواز پَہُنچانے والے مُکَبِّروں (یعنی تکبیریں کہہ کر دوسروں تک آواز پَہُنچانے والوں) کی ایک تعداد عِلْم کی کمی کے باعِث آج کل "اَکْبَر" کو "اَکْبَار" کہتی سنائی دیتی ہے۔ اِس طرح ان کی اپنی نَماز بھی ضائع اور ان کی آواز پر جو لوگ اِنتقالات کرتے یعنی نَماز کے اَرکان ادا کرتے ہیں اُن کی نَماز بھی نہیں ہوتی۔ لہٰذا بغیر سیکھے کبھی مُکَبِّر نہیں بَننا چاہئے

✿ پہلی رَکْعت کا رُکوع مل گیا تو **تکبیرِ اُولٰی** کی فضیلت پا گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿2﴾ **قِیام**: ۞ کمی کی جانب قِیام کی حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قِیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو[1] ۞ قِیام اُتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قِراءَت ہے۔ بَقَدرِ قِراءَتِ فَرض قِیام بھی فَرض، بَقَدرِ واجِب واجِب اور بَقَدرِ سُنَّت سُنَّت۔[2] یہ حکم پہلی رَکْعَت کے سوا اور رَکْعتوں کا ہے، رَکْعَتِ اُوْلٰی (یعنی پہلی رَکْعَت) میں قِیامِ فَرض میں مقدارِ تکبیرِ تحریمہ بھی شامل ہوگی اور قِیامِ مَسنون میں مقدارِ ثَنا وتَعَوُّذ وتَسْمِیہ بھی[3] ۞ فَرض، وِتْر، عیدَین اور سنَّتِ فَجْر میں قِیام فَرض ہے۔ اگر بِلا عُذْرِ صَحیح کوئی یہ نمازیں بیٹھ کر ادا کرے گا تو نہ ہوں گی۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۵۱۰)

نوافِل بیٹھ کر پڑھنا

کھڑے ہو کر پڑھنے کی قُدرت (یعنی طاقت) ہو جب بھی بیٹھ کر نَفْل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نِصْف (یعنی آدھی) ہے۔''[4] اَلْبتَّہ عُذْر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رَواج پڑ گیا ہے کہ نَفْل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہِر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں، ایسا ہے تو اُن کا خیال غَلَط ہے۔ وِتْر کے بعد جو دو رَکْعَت نَفْل پڑھتے ہیں اُن کا بھی یہی حُکْم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ اور اِس میں اُس حدیث سے دلیل لانا کہ حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وِتْر کے

مدینہ

[1] دُرِّمُختار وردُّالمُحتار ج۲ ص۱۶۳ [2] اَیضاً [3] بہارِ شریعت ج۱ص۵۱۰ [4] مُسلِم ص۳۷۰ حدیث ۷۳۵

www.dawateislami.net

بعد بیٹھ کر تَشَہُّد پڑھے۔ صحیح نہیں کہ یہ حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے مَخْصُوصات (یعنی خُصُوصیّات) میں سے ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۷۰) قِیام کے مزید اَحْکام اِسی رسالے کے صَفْحَہ 104 تا 115 پر ''کرسی پر نماز'' میں پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿3﴾ **قِراءَت:** ❁ قراءَت اِس کا نام ہے کہ تمام حُرُوف مَخارِج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حَرْف غیر سے صحیح طور پر مُمتاز (یعنی نُمایاں) ہو جائے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۱۱)

پڑھنے کی تعریف

❁ آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضَروری ہے کہ خود سُن لے (ایضاً) ❁ اگر حُرُوف تو صحیح ادا کئے مگر اتنے آہستہ کہ خود نہ سُنا اور کوئی رُکاوٹ مَثَلاً شور و غُل یا ثَقْلِ سماعت (یعنی اُونچا سُننے کا مرض) بھی نہیں تو نَماز نہ ہوئی (ایضاً) ❁ اگرچہ خود سُننا ضَروری ہے مگر یہ اِحْتیاط رہے کہ **سِرّی** (یعنی آہستہ قراءَت والی) نَمازوں میں قِراءَت بلکہ تَسبیحات وغیرہ کی آواز بھی دوسروں تک نہ پہنچے ❁ نَماز کے علاوہ بھی جہاں کچھ کہنا یا پڑھنا مُقرَّر کیا ہے اِس سے بھی یہی مُراد ہے کہ کم از کم اِتنی آواز ہو کہ خود سُن سکے مَثَلاً طَلاق دینے، آزاد کرنے یا جانور ذَبح کرنے کے لئے **اللہ** پاک کا نام لینے میں اِتنی آواز ضَروری ہے کہ خود سُن سکے۔[1] **دُرُود شریف** وغیرہ اَوراد پڑھتے ہوئے بھی کم از کم اِتنی آواز ہونی چاہئے کہ خُود سُن سکے جبھی پڑھنا کہلائے گا ❁ مُطْلَقاً ایک آیت پڑھنا فَرض کی

[1] : بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۱۲، عالمگیری ج ۱ ص ۶۹

www.dawateislami.net

دو رَکعتوں میں اور وِتْر، سُنَن (یعنی سُنّتوں) اور نوافِل کی ہر رَکعت میں امام و مُنْفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر فَرض ہے۔ (مَراقِی الْفَلاح ص١٢٨)

امام کی قراءت مُقتدی کیلئے کافی ہے

❁ مُقْتَدی (یعنی جماعت میں شامل) کو نماز میں قِراءَت جائز نہیں نہ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ نہ آیت۔ نہ **سِرّی** (یعنی آہستہ قِراءَت والی) نماز میں نہ **جَہْری** (یعنی بلند آواز سے قِراءَت والی) نماز میں، امام کی قِراءَت مُقْتَدی کے لئے بھی کافی ہے[1] ❁ فَرض کی کسی رَکعت میں قِراءَت نہ کی یا فقط ایک میں کی نماز فاسِد ہو (یعنی ٹوٹ) گئی۔ (عالمگیری ج١ ص٦٩)

نماز میں قراءت کس طرح کرے

❁ فَرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قِراءَت کرے اور تراویح میں مُتَوَسِّط (یعنی درمیانے) انداز پر اور رات کے نَوافِل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مَدّ کا جو دَرَجہ قاریوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ **حرام** ہے، اس لئے کہ تَرتیل سے (یعنی ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حکم ہے[2]۔ آج کل کے اکثر حُفّاظ اِس طرح پڑھتے ہیں کہ مَدّ کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے، **یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ** کے سوا کسی لفظ کا پتا نہیں چلتا، نہ **تَصْحِیْحِ** حُرُوف (یعنی نہ حُرُوف کی دُرُست ادائیگی) ہوتی بلکہ جلدی میں لَفْظ کے لَفْظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تَفاخُر (یعنی فَخْر) ہوتا ہے کہ فُلاں اِس قَدَر جلد پڑھتا ہے! حالانکہ اس طرح قرآنِ مجید پڑھنا حرام اور سَخْت حرام ہے۔[3]

مدینہ

[1] بہارِ شریعت ج١ ص٥١٢ [2] دُرِّمُختار وردُّالْمُحتار ج٢ ص٣٢٠ [3] بہارِ شریعت ج١ ص٥٤٧

www.dawateislami.net

حُرُوف کی صحیح ادائیگی ضَروری ہے

اکثر لوگ ''ط ت، س ص ث، ا ع، ہ ح اور ض ذ ظ'' میں کوئی فَرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حُرُوف بدل جانے سے اگر معنٰی فاسِد ہو گئے تو نماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۵۰۷ مُلَخَّصاً) مَثَلاً جس نے ''سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم'' میں ''عَظِیم'' کو ''عَزِیم'' (ظ کے بجائے ز) پڑھ دیا نماز جاتی رہی لہٰذا جس سے ''عظیم'' صحیح ادا نہ ہو وہ ''سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْکَرِیْم'' پڑھے۔

(قانونِ شریعت حصّہ اوّل ص۱۸۶، رَدُّالْمُحتار ج۲ص۲۴۲)

خبردار! خبردار! خبردار!

جس سے حُرُوف صحیح ادا نہیں ہوتے اُس کے لئے تھوڑی دیر مَشْق (PRACTICE) کر لینا کافی نہیں بلکہ لازِم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے تو فَرض ہے کہ اُس کے پیچھے پڑھے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حُرُوف صحیح ادا کر سکتا ہو۔ اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زَمانہ کوشش میں اِس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ آج کل کافی لوگ اِس مَرَض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قراٰنِ کریم صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! اِس طرح نمازیں بَرباد ہوتی ہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۵۰۷ مُلَخَّصاً) جس نے رات دن کوشش کی مگر سیکھنے میں ناکام رہا جیسے بعض لوگوں سے صحیح حُرُوف ادا ہوتے ہی نہیں اس کے لئے لازِمی ہے کہ رات دن سیکھنے کی کوشش کرے اور زمانہ کوشش (یعنی کوشش کے دِنوں) میں وہ مَعذُور ہے اِس کی اپنی نماز

www.dawateislami.net

ہو جائے گی مگر صحیح پڑھنے والوں کی اِمامت ہرگز نہیں کرسکتا۔ ہاں جو حُرُوف اس کے اپنے غَلَط ہیں وہی دوسروں کے بھی غَلَط ہوں تو زَمانۂ کوشش (یعنی کوشش کے دِنوں) میں اَیسوں کی اِمامت کرسکتا ہے اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو خود اِس کی نَماز ہی نہیں ہوتی تو دوسرے کی اِس کے پیچھے کیا ہوگی!

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۶ ص۲۰۴)

مَدْرَسَۃُ الْمدینہ

اے عاشِقانِ رسول! آپ نے قِراءَت کی اَہَمِّیَّت کا بخوبی اندازہ لگالیا ہوگا۔ واقعی وہ مسلمان بڑا محروم ہے جو دُرُست قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، **''دعوتِ اسلامی''** کے بے شُمار مدارِس بنام **''مَدْرَسَۃُ الْمدینہ''** قائم ہیں، اِن میں بچّوں اور بچّیوں کو قرآنِ کریم حِفْظ و ناظِرہ کی مُفْت تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز دعوتِ اسلامی کی طرف سے دنیا بھر میں ہزاروں مَدرَسَۃُ الْمدینہ (برائے بالِغان) بھی قائم ہیں۔ جن میں عُمُوماً بعد نمازِ عِشا اسلامی بھائیوں کو حُرُوف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم کی تعلیم اور ساتھ ساتھ سُنّتوں کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسی طرح اسلامی بہنوں کیلئے بھی بے شمار مَدرَسَۃُ الْمدینہ (برائے بالِغات) بھی قائم ہیں۔ کاش! ہر وہ اِسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا شُروع کردے، اسلامی بہنیں بھی یہی کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ پھر تو ہر طرف تعلیمِ قرآن کی بہار آجائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ ثَواب کا اَنْبار لگ جائے گا۔

دُعا ہے یا خُدا! تعلیمِ قُراں عام ہوجائے
تِلاوت شوق سے کرنا ہمارا کام ہوجائے

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

﴿4﴾ رُکُوع: اِتنا جُھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گُھٹنے کو پہنچ جائے یہ رُکُوع کا اَدنیٰ (یعنی کم ترین) دَرَجہ ہے[1] اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔[2] فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''اللہ پاک بندے کی اُس نَماز کی طرف نَظَر نہیں فرماتا جس میں رُکُوع و سُجُود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔''[3] یعنی جو رُکُوع و سُجُود میں کم از کم ایک بار ''سُبْحٰنَ اللّٰہ'' کہنے کی مِقدار نہ ٹھہرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

﴿5﴾ سُجُود: ❁ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''مجھے حُکم ہوا کہ سات ہڈّیوں پر سَجدہ کروں، مُنہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گُھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حُکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔''[4]

❁ ہر رَکعت میں دو بار سَجدہ فَرض ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۱۳)

سَجدے میں پاؤں کی انگلیوں کا مسئلہ

❁ پیشانی کا زمین پر جَمنا سَجدے کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک اُنگلی کا پیٹ لگنا شَرط، تو اگر کسی نے اس طرح سَجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اُٹھے رہے، نَماز نہ ہوئی بلکہ اگر صِرف اُنگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نہ ہوئی اس مَسئلے سے بَہُت لوگ غافل ہیں۔ (ایضاً) سَجدے میں پاؤں کی ایک اُنگلی کا پیٹ زمین پر لگنا فَرض ہے اور ہر پاؤں کی اکثر (مَثَلاً تین تین) اُنگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا واجِب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۵۳ ملخصاً)

مدینہ

[1] دُرِّمُختار ج ۲ ص ۱۶۵ [2] بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۱۳ [3] مُسندِ اِمام احمد ج ۳ ص ۶۱۷ حدیث ۱۰۸۰۳ [4] مُسلِم ص ۲۵۳ حدیث ۴۹۰

www.dawateislami.net

کارپیٹ پر سَجْدہ کرنے کا طریقہ

❁ کسی نَرم چیز مَثَلاً گھاس (جیسا کہ باغ کی ہریالی)، رُوئی کے گدیلے یا قالین (CARPET) وغیرہ پر سَجدہ کیا تو اگر پیشانی جَم گئی یعنی اتنی دَبی کہ اب دَبانے سے نہ دبے تو سَجدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں[1] ❁ آج کل اکثر مَساجِد میں **کارپیٹ** (CARPET) بِچھائے جاتے ہیں اور بعض جگہ کارپیٹ کے نیچے فوم بھی بِچھا دیتے ہیں کارپیٹ پر سَجدہ کرتے وَقْت اِس بات کا خاص خیال رکھنا ہے کہ پیشانی اچّھی طرح جَم جائے ورنہ نَماز نہ ہوگی اور ناک ہڈّی تک نہ دَبی تو نَماز مکروہِ تَحریمی، واجِبُ الْاِعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنی ضَروری) ہوگی[2] ❁ کمانی دار (یعنی اِسپرنگ والے) گدّے پر پیشانی خوب نہیں جَمتی لہٰذا (اِس پر) نَماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۵۱۴)

کارپیٹ کے نُقصانات

کارپیٹ سے ایک تو سَجدے میں دُشواری ہوتی ہے، نیز عُمُوماً اِس کی صفائی نہیں ہو پاتی لہٰذا میل کچیل اور گرد و غبار وغیرہ جَمْع ہوتا، کھانے پینے کی چیزیں گرتیں اور طرح طرح کے جَراثیم پرورِش پاتے ہیں، سَجدے میں سانس کے ذَرِیعے جراثیم، دھول کے ذرّات اور کارپیٹ کے روئیں وغیرہ اندر داخِل ہو سکتے ہیں، کارپیٹ کا رُواں پھیپھڑوں میں جا کر چِپک جانے کی صورت میں مَعَاذَاللّٰہ کینسر ہو سکتا ہے۔ بسا اَوقات بچّے **کارپیٹ** پر قَے (یعنی اُلٹی) یا پیشاب وغیرہ کر ڈالتے، بِلّیاں گندگی کرتیں، چُوہے اور چھپکلیاں مینگنیاں کرتے ہیں۔ **کارپیٹ** ناپاک

[1] عالمگیری ج۱ ص۷۰ [2] ماخوذ از بہارِ شریعت ج۱ص۵۱۴ وغیرہ

www.dawateislami.net

ہوجانے کی صُورت میں عُمُوماً شَرعی طریقے سے پاک کرنے کی زَحمت بھی نہیں کی جاتی۔ کاش! مسجِدوں اور گھروں وغیرہ میں سَخْت ضَرورت کے علاوہ **کارپیٹ** بچھانے کا رَواج ہی خَتْم ہوجاتا۔

کارپیٹ پاک کرنے کا طریقہ

کارپیٹ (CARPET) کا ناپاک حصّہ ایک بار دھوکر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ پانی ٹپکنا مَوقُوف ہو (یعنی رُک) جائے پھر دوبارہ دھوکر لٹکائیے حتّٰی کہ پانی ٹپکنا بند ہوجائے پھر تیسری بار اِسی طرح دھوکر لٹکا دیجئے جب پانی ٹپکنا بند ہوجائے گا تو کارپیٹ پاک ہوجائے گا۔ ایسا نازُک کپڑا کہ نچوڑنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو وہ بھی اِسی طرح پاک کیجئے۔ اگر ناپاک کارپیٹ یا کپڑا وغیرہ بہتے پانی میں (مَثَلاً دریا، یا نہر میں یا پائپ یا ٹونٹی (نل) کھول کر اُس کے نیچے) اِتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظنِّ غالب ہوجائے کہ پانی نَجاسَت کو بہا کر لے گیا ہوگا تب بھی پاک ہوجائے گا۔ کارپیٹ پر بچّہ پیشاب کردے تو اُس جگہ پر پانی کے چھینٹے مار دینے سے وہ پاک نہیں ہوتا۔ یاد رہے! ایک دن کے بچّے یا بچّی کا پیشاب بھی (بڑوں کے پیشاب ہی کی طرح) ناپاک ہوتا ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ ''کپڑے پاک کرنے کا طریقہ'' نیز بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 396 تا 405 کا مُطالَعہ فرمائیے)

﴿6﴾ **قَعدۂ اَخیرہ**: یعنی نماز کی رَکْعتیں پوری کرنے کے بعد اِتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری پوری **تَشَہُّد** (یعنی مکمّل اَلتَّحِیّات) رَسُوْلُہٗ تک پڑھ لی جائے، **فَرض** ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۰) چار رَکْعَت والے فَرض میں چوتھی رَکْعَت (رَکْ۔عَت) کے بعد قَعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا

www.dawateislami.net

سَجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور اگر پانچویں کا سَجدہ کرلیا یا فَجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا تیسری کا سَجدہ کرلیا یا مغرِب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سَجدہ کرلیا ان سب صُورتوں میں فَرض **باطِل** ہوگئے۔ مغرِب کے علاوہ اور نَمازوں میں ایک رَکعت مزید ملالے۔ (غُنیَہ ص۲۹۰، بہارِ شریعت ج۱ص۵۱۶)

﴿7﴾ **خُرُوج بِصُنعِہٖ**: یعنی ''**قَعدۂ اَخیرہ**'' کے بعد قَصداً سلام پھیر کر نَماز سے فارِغ ہونا۔'' سلام کے علاوہ کوئی اور کام قَصداً کرے گا تو نَماز دہرانا (یعنی دوبارہ ادا کرنا) واجِب ہوگا، بِلا اِرادہ کوئی ایسا کام پایا گیا جو نَماز میں نہیں کیا جاسکتا تو نَماز باطِل ہوگی، سِرے سے پڑھنا فَرض رہے گا۔ (سنّی بہشتی زیور ص۲۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

''قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سُوال ہوگا'' کے تیس حروف کی نسبت سے 30 واجِبات

﴿1﴾ تکبیرِ تَحریمہ میں لَفظ ''**اَللّٰہُ اَکبَر**'' ہونا ﴿2﴾ فَرضوں کی تیسری اور چوتھی رَکعت کے علاوہ باقی تمام نَمازوں کی ہر رَکعت میں مکمَّل **اَلْحَمْد** شریف (کہ اِس کے ایک حَرف کا تَرک بھی تَرکِ واجِب ہے) پڑھنا، سُورَت مِلانا یا قراٰنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں مَثَلاً **وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾** پڑھنا۔ ان آیات کے حُرُوف کی تعداد 25 بنتی ہے۔ (جدّ الممتار ج۳ص۱۵۳ ملخّصاً) ﴿3﴾ ہر رَکعت میں سُورَت سے پہلے ایک ہی بار **اَلْحَمْد** شریف پڑھنا ﴿4﴾ **اَلْحَمْد** شریف اور سُورَت

کے درمیان ''اٰمِیْن'' اور ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم'' کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا ﴿5﴾ قراءت کے فوراً بعد رُکوع کرنا ﴿6﴾ ایک سَجْدے کے بعد دوسرا سَجْدہ ہونا کہ دونوں کے درمیان کوئی رُکن فاصِل (یعنی فاصلے کا سَبَب) نہ ہو ﴿7﴾ تَعْدِیلِ ارکان یعنی رُکُوع، سُجُود، قَومہ اور جَلْسہ میں کم از کم ایک بار ''سُبْحٰنَ اللّٰہ'' کہنے کی مقدار ٹھہرنا یوہیں ﴿8﴾ قَومہ یعنی رُکُوع سے سیدھا کھڑا ہونا (بَعْض جلد باز لوگ سیدھے کھڑے نہیں ہوتے اِس طرح ان کا واجِب چھوٹ جاتا ہے) ﴿9﴾ جَلْسہ یعنی دو سَجْدوں کے دَرمیان سیدھا بیٹھنا (بَعْض لوگ جلد بازی کی وجہ سے ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مقدار سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی دوسرے سَجدے میں چلے جاتے ہیں اس طرح ان کا واجِب تَرک ہوتا ہے) ﴿10﴾ قَعْدۂ اُوْلٰی واجِب ہے اگرچہ نَماز نَفْل ہو ﴿11﴾ فَرْض، وِتْر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ میں تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیّات) کے بعد کچھ نہ بڑھانا ﴿12﴾ دونوں قَعْدوں میں ''تَشَہُّد'' مکمّل (یعنی اَلتَّحِیّاتُ سے لے کر وَرَسُوْلُہٗ تک پوری) پڑھنا۔ یوہیں جتنے قَعْدے کرنے پڑیں سب میں پورا تَشَہُّد واجِب ہے۔ ایک حَرْف بھی اگر چھوڑے گا تَرکِ واجِب ہوگا ﴿13﴾ فَرْض، وِتْر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ کے قَعْدۂ اُوْلٰی (یعنی پہلے قَعْدے) میں تَشَہُّد کے بعد اگر بے خیالی میں ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا'' کہہ لیا تو سَجْدۂ سَہْو واجِب ہوگیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نَماز لوٹانا (یعنی نئے سرے سے پڑھنا) واجِب ہے۔ ﴿14﴾ دونوں طرف سلام پھیرتے وَقْت لفظ ''اَلسَّلَام'' کہنا دونوں بار واجِب ہے۔ لفظ ''عَلَیْکُم'' واجِب نہیں ﴿15﴾ وِتْر میں تکبیرِ قُنُوت کہنا ﴿16﴾ وِتْر میں دُعائے قُنُوت پڑھنا

www.dawateislami.net

﴿17﴾ عیدَین (یعنی دونوں عیدوں کی نمازوں) کی چھ تکبیریں ﴿18﴾ عیدَین میں دوسری رَکْعَت کی تکبیرِ رُکُوع اور اِس تکبیر کیلئے لفظِ ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' ہونا ﴿19﴾ ''جَہْری نماز'' مَثَلاً مغرِب وعِشا کی پہلی اور دوسری رَکْعَت اور فَجْر، جُمعہ، عیدَین، تَراوِیح اور رَمَضان شریف کے وِتْر کی ہر رَکْعَت میں امام کو جَہْر (یعنی اتنی بُلند آواز کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صَفِ اوّل میں ہیں سُن سکیں) سے قِراءَت کرنا ﴿20﴾ غیر جَہْری نماز (مَثَلاً ظُہْر وعَصْر) میں آہِستہ قِراءَت کرنا ﴿21﴾ ہر فَرض و واجِب کا اُس کی جگہ ہونا ﴿22﴾ رُکُوع ہر رَکْعَت میں ایک ہی بار کرنا ﴿23﴾ سَجْدہ ہر رَکْعَت میں دو ہی بار کرنا ﴿24﴾ دوسری رَکْعَت سے پہلے قَعْدہ نہ کرنا ﴿25﴾ چار رَکْعَت والی نماز میں تیسری رَکْعت پر قَعْدہ نہ کرنا ﴿26﴾ آیتِ سَجْدہ پڑھی ہو تو سَجدۂ تِلاوت کرنا ﴿27﴾ سَجدۂ سَہْو واجِب ہوا ہو تو سَجدۂ سَہْو کرنا ﴿28﴾ دو فَرض یا دو واجِب یا فَرض و واجِب کے دَرمیان تین تَسبیح کی قَدَر (یعنی تین بار ''سُبْحٰنَ اللّٰہِ'' کہنے میں جتنا وَقْت لگتا ہے اُتنا) وَقْفہ نہ ہونا ﴿29﴾ اِمام جب قِراءَت کرے خواہ بُلند آواز سے ہو یا آہِستہ آواز سے مُقتدی (یعنی جو جماعت میں شامل ہے اُس) کا چُپ رہنا ﴿30﴾ قِراءَت کے سوا تمام واجِبات میں امام کی پیروی کرنا۔

مسئلہ: الفاظ تَشَہُّد سے ان کے مَعانی کا قَصْد اور اِنشاء ضَروری ہے، گویا **اللہ** پاک کے لیے تَحِیَّت (یعنی حمد و ثنا) کرتا ہے اور نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اپنے اوپر اور اَولیاءُ اللہ پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعۂ معراج کی حِکایَت مدِّنظر ہو۔ (بہارِ شریعت ج ١ ص ٥١٧-٥٢٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

نماز کی تقریباً 95 سُنّتیں

تکبیرِ تحریمہ کی سُنّتیں

﴿1﴾ تکبیرِ تحریمہ کیلئے ہاتھ اُٹھانا ﴿2﴾ ہاتھوں کی اُنگلیاں اپنے حال پر (نارمل۔NORMAL) چھوڑنا، یعنی نہ بالکل ملا دیجئے نہ بہ تکلُّف کُشادہ (یعنی کُھلی) رکھئے ﴿3﴾ ہتھیلیوں اور اُنگلیوں کا پیٹ قِبلہ رُو ہونا ﴿4﴾ تکبیر (تحریمہ) کے وَقْت سر نہ جُھکانا ﴿5﴾ تکبیرِ (تحریمہ یعنی پہلی تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَر) شُروع کرنے سے پہلے ہی دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا لینا اِسی طرح ﴿6﴾ تکبیرِ قُنُوت اور ﴿7﴾ تکبیراتِ عیدَین میں بھی کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہئے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نَماز میں ہاتھ اُٹھانا سُنّت نہیں ﴿8﴾ امام کا بُلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَر ﴿9﴾ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور ﴿10﴾ سلام کہنا (حاجت سے بَہُت زِیادہ بُلند آواز کرنا مکروہ ہے) ﴿11﴾ تکبیر کے فوراً بعد ہاتھ باندھ لینا سنّت ہے (بَعْض لوگ تکبیرِ اُولٰی کے بعد ہاتھ لٹکا دیتے ہیں یا کُہنیاں پیچھے کی طرف جُھلانے کے بعد ہاتھ باندھتے ہیں ان کا یہ فِعْل سنّت سے ہٹ کر ہے) ﴿12﴾ امام کو تکبیرِ تحریمہ اور تکبیراتِ اِنتِقال سب میں جَہْر (یعنی بُلند آواز) مَسنون ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۵۲۰۔۵۲۲)

قِیام کی سُنّتیں

﴿13﴾ مَرْد ناف کے نیچے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی اُلٹے ہاتھ کی کلائی کے جوڑ (WRIST JOINT) پر، چُھنگلیا (یعنی ہاتھ کی سب سے چھوٹی اُنگلی) اور انگوٹھا کلائی کے اَنْعَل بَعْل اور باقی اُنگلیاں ہاتھ کی کلائی کی پُشت پر رکھے ﴿14﴾ پہلے ثَنا ﴿15﴾ پھر تَعَوُّذ (تَ۔عَوْ۔وُ ذ یعنی

www.dawateislami.net

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم) پڑھنا ﴿16﴾ پھر تَسْمِیَہ (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) پڑھنا ﴿17﴾ ان تینوں کو بِلا وقفہ ایک دوسرے کے فوراً بعد کہنا ﴿18﴾ ان سب کو آہستہ پڑھنا ﴿19﴾ اٰمین کہنا ﴿20﴾ اس کو بھی آہستہ کہنا ﴿21﴾ تکبیرِ اُولٰی کے فوراً بعد ثَنا پڑھنا (نماز میں تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ (پڑھنا) قراءت کے تابع ہیں اور مُقتدی پر قراءت نہیں لہٰذا تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ بھی مُقتدی کیلئے سنّت نہیں۔ ہاں جس مُقتدی کی کوئی رَکْعَت فوت ہوگئی ہو وہ اپنی باقی رَکْعَت ادا کرتے وَقْت ان دونوں کو پڑھے[1]) ﴿22﴾ تَعَوُّذ (یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O پڑھنا) صِرْف پہلی رَکْعَت میں ہے اور ﴿23﴾ تَسْمِیَہ (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O پڑھنا) ہر رَکعت کے شُروع میں سنّت ہے۔[2] (اگر چار فرض کی آخری دو رَکْعتوں میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بجائے تین بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہے یا اُتنی دیر تک چُپ کھڑا رہے تو اس صورت میں تَسْمِیَہ سنّت نہیں۔ ''فتاوٰی رضویہ'' میں ہے: سورۂ فاتحہ کی ابتدا میں تَسْمِیَہ پڑھنا سنّت ہے) (فتاوٰی رضویہ ج ٦ ص ١٩١)

رُکوع کی سُنّتیں

﴿24﴾ رُکوع کیلئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا ﴿25﴾ رُکوع میں تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا ﴿26﴾ مَرد کا گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور ﴿27﴾ اُنگلیاں خوب کُھلی رکھنا ﴿28﴾ حالتِ رُکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا۔ اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے[3] ﴿29﴾ رُکوع میں پیٹھ اچّھی طرح بچھی ہوتی کہ اگر پانی کا پیالہ پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے[4]

[1] دُرِّمُختار ج ٢ ص ٢٣٤ [2] بہارِ شریعت ج ١ ص ٥٢٢-٥٢٣ [3] بہارِ شریعت ج ١ ص ٥٢٥ [4] فتح القدیر ج ١ ص ٢٥٩

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

﴿30﴾ رُکوع میں سر اُونچا نیچا نہ ہو پیٹھ کی سیدھ میں ہو[1] سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''اس کی نماز ناکافی ہے (یعنی کامل نہیں) جو رُکوع و سُجُود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا[2]۔'' رُکوع و سُجُود میں پیٹھ سیدھی کرنے کا مطلب تعدیلِ اَرکان یعنی رُکوع، سُجُود، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار ''سُبْحٰنَ اللّٰہ'' کہنے کی مقدار ٹھہرنا ہے۔ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''رُکوع و سجدے پورے کرو کہ خدائے پاک کی قسم! میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں[3]۔'' ﴿31﴾ بہتر یہ ہے کہ **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتا ہوا رُکوع کو جائے یعنی جب رُکوع کیلئے جُھکنا شُروع کرے اور خَتْمِ رُکوع پر تکبیر خَتْم کرے[4]۔ اس مسافت (یعنی قیام و رُکوع کے درمیانی فاصلے) کو پورا کرنے کیلئے **اللّٰہ** کی لام کو بڑھائے **اکبر** کی ب وغیرہ کسی حَرف کو نہ بڑھائے[5] اگر **اَللّٰہُ یا اَکْبَر یا اَکْبَار** کہا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ (دُرِّمُختار وردُّالمُحتار ج۲ ص۲۱۸)

قومے کی سُنّتیں

﴿32﴾ رُکوع سے جب اُٹھیں تو ہاتھ لٹکا دیجئے[6] ﴿33﴾ رُکوع سے اُٹھنے میں امام کیلئے **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ** کہنا ﴿34﴾ مُقتدی کیلئے **اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد** کہنا ﴿35﴾ مُنْفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کیلئے دونوں کہنا سنّت ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۵۲۷)

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہنے سے بھی سنّت ادا ہو جاتی ہے مگر ''**رَبَّنَا**'' کے بعد ''**وَ**'' ہونا بہتر ہے، **اَللّٰھُمَّ** ہونا اس سے بہتر، اور دونوں ہونا اور زیادہ بہتر ہے۔ یعنی **اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد**

مدینہ

[1] ہدایہ ج۱ ص۵۰ [2] ابوداؤد ج۱ ص۳۲۵ حدیث۸۵۵ [3] بُخاری ج۱ ص۲۶۳ حدیث۷۴۲ [4] عالمگیری ج۱ ص۷۴
[5] بہارِ شریعت ج۱ ص۵۲۵ [6] عالمگیری ج۱ ص۷۳

www.dawateislami.net

کہئے[1]۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جب امام **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ** کہے، تو **اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد** کہو کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے مُوافق ہوا، اُس کے اگلے گُناہ کی مغفِرت ہوجائے گی۔''[2] ﴿36﴾ **مُنْفَرِد** (مُن۔فَ۔رِد یعنی اکیلے نماز پڑھنے والا) **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ** کہتا ہوا رُکوع سے اُٹھے جب سیدھا کھڑا ہو چکے تو **اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد** کہے۔[3]

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سنّتِ (غیرِ مؤکّدہ) یہ ہے کہ **سَمِعَ اللّٰہ** کا ''سین'' رُکوع سے سر اُٹھانے کے ساتھ کہیں اور **حَمِدَہ** کی ''ہ'' سیدھا ہونے کے ساتھ خَتْم، اسی طرح ہر تکبیرِ اِنتقال (یعنی نماز کے ایک حصّے سے دوسرے حصّے میں مُنتقل (ٹرانسفر۔TRANSFER) ہونے کیلئے کہی جانے والی تکبیر، ''تکبیرِ اِنتقال'' کہلاتی ہے) میں حُکم ہے کہ ایک فِعْل سے دوسرے فِعْل کو جانے کی ابتدا کے ساتھ **اَللّٰہُ اَکْبَر** کا ''اَلِف'' شُروع ہو اور خَتْم کے ساتھ خَتْم ہو۔۔۔ مُقتدی رُکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ **اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد** کا ''اَلِف'' اور جو صِرْف **رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد** پڑھتا ہو وہ **رَبَّنَا** کی ''ر'' شُروع کریں اور سیدھے ہوجانے کے ساتھ **حَمْد** کی ''دال'' خَتْم ہو جائے تو پھر سَجْدے کو جانے کے ساتھ **اَللّٰہُ اَکْبَر** کا ''اَلِف'' شُروع کریں اور **اَللّٰہ** کے ''لام'' کو بڑھائیں جب سَر رکھنے کے قریب پہنچیں تو **اَللّٰہ** کی ''ہ'' اور عین سر (یعنی سَر ٹھیک) زمین پر پہنچتے وَقْت **اَکْبَر** کی ''ر'' خَتْم کریں۔ ''لام'' کو بڑھانا اس لئے کہ یہ راستہ طے کرنے میں اگر ''لام'' کو نہ بڑھایا تو **اَکْبَر**

[1] دُرِّمُختار ج۲ ص۲۴۶ [2] بخاری ج ۱ ص ۲۷۹ حدیث ۷۹۶ [3] دُرِّمُختار ج۲ ص۲۴۷

www.dawateislami.net

سجدے میں پہنچنے سے پہلے ختم ہوجائے گا اور یہ خلافِ سُنّت ہے یا راستہ پورا کرنے کو اَکْبَر کا ''اَلِف'' یا ''ب'' بڑھائیں گے اور اس سے نماز فاسد ہوتی (یعنی ٹوٹ جاتی) ہے۔ یا ''ر'' بڑھائیں گے اور یہ غلط و خلافِ سُنّت۔ (فتاوٰی رضویہ ج۶ ص۱۸۸ ملخصاً)

سجدے کی سُنّتیں

﴿37﴾ سجدے میں جانے اور ﴿38﴾ سجدے سے اُٹھنے کیلئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا ﴿39﴾ سجدے میں کم از کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا ﴿40﴾ سجدے میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا ﴿41﴾ سجدے میں جائیں تو زمین پر پہلے گھٹنے پھر ﴿42﴾ ہاتھ، پھر ﴿43﴾ ناک، پھر ﴿44﴾ پیشانی رکھنا ﴿45﴾ جب سجدے سے اُٹھیں تو اس کا اُلٹ کرنا یعنی ﴿46﴾ پہلے پیشانی، پھر ﴿47﴾ ناک، پھر ﴿48﴾ ہاتھ، پھر ﴿49﴾ گھٹنے اُٹھانا ﴿50﴾ مَرد کیلئے سجدے میں سُنّت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے اور ﴿51﴾ رانیں پیٹ سے جُدا ہوں، کلائیاں زمین پر نہ بچھائے، مگر جب صَف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جُدا نہ ہوں گے ﴿52﴾ سجدوں میں اُنگلیاں قبلہ رُو ہونا ﴿53﴾ ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہوئی ہونا ﴿54﴾ سجدے میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سُنّت ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۵۲۸ تا ۵۳۰)

جلسے کی سُنّتیں

دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا۔ اسے جَلْسہ کہتے ہیں ﴿55﴾ جلسے میں سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر اُس پر بیٹھنا اور ﴿56﴾ ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔ (ایضاً ص۵۳۰ ملخصاً)

www.dawateislami.net

دوسری رَکعت کیلئے اُٹھنے کی سُنّتیں

﴿57﴾ جب دونوں سَجْدے کرلیں تو دوسری رَکعت کیلئے پنجوں کے بل ﴿58﴾ گُھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا سُنّت ہے۔ ہاں کمزوری وغیرہ مجبوری کی وجہ سے زمین پر ہاتھ رکھ کر اُٹھنے میں حَرَج نہیں۔ (دُرِّمُختار وردُّالمُحتار ج۲ ص۲۶۲)

قعدے کی سُنّتیں

﴿59﴾ مَرد کا دوسری رَکعت کے سَجْدوں سے فارِغ ہوکر بایاں (یعنی اُلٹا) پاؤں بچھا کر ﴿60﴾ دونوں سُرِین اُس پر رکھ کر بیٹھنا اور ﴿61﴾ سیدھا قدم کھڑا رکھنا ﴿62﴾ سیدھے پاؤں کی اُنگلیاں قبلہ رُخ کرنا (عورت دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دے اور بائیں (یعنی اُلٹی) سُرِین پر بیٹھے) ﴿63﴾ سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر اور ﴿64﴾ اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران پر رکھنا ﴿65﴾ اُنگلیاں اپنی حالت پر یعنی (NORMAL) چھوڑنا کہ نہ کُھلی ہوئیں نہ ملی ہوئیں ﴿66﴾ اُنگلیوں کے کَنارے گُھٹنوں کے پاس ہونا، گُھٹنے پکڑنا نہ چاہئے ﴿67﴾ شَہادت پر اِشارہ کرنا یوں کہ چُھنگلیا (یعنی سب سے چھوٹی اُنگلی) اور پاس والی کو بند کرلیجئے، اَنگوٹھے اور بیچ والی کا حَلْقہ باندھئے اور ''لَآ'' پر کلمے کی اُنگلی اُٹھائیے اس کو اِدھر اُدھر مت ہلائیے اور ''اِلَّا'' پر رکھ دیجئے اور سب اُنگلیاں سیدھی کرلیجئے[1] ﴿68﴾ دوسرے قعدے میں بھی اسی طرح بیٹھئے جس طرح پہلے میں بیٹھے تھے اور تَشَہُّد بھی پڑھئے[2] ﴿69﴾ تَشَہُّد کے بعد دُرُود شریف پڑھئے، دُرُودِ ابراہیم پڑھنا افضل ہے[3] ﴿70﴾ نَوافِل (اس میں سنّتِ غیرِ مُؤَکَّدہ بھی شامل ہے) کے قعدۂ

[1] بہارِ شریعت ج۱ ص۵۳۰ [2] دُرِّمُختار ج۲ ص۲۷۲ [3] بہارِ شریعت ج۱ ص۵۳۱

www.dawateislami.net

اُولیٰ میں بھی (تشہُّد کے بعد) دُرُود شریف پڑھنا مَسنُون ہے[1] ﴿71﴾ دُرُود شریف کے بعد (عَرَبی میں) دُعا پڑھنا۔ غیرِ عَرَبی میں مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۵۳٤)

سلام پھیرنے کی سُنّتیں

﴿72﴾ ان اَلفاظ کے ساتھ دو بار سلام پھیرنا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰه

﴿73﴾ پہلے سیدھی طرف، پھر ﴿74﴾ اُلٹی طرف۔ سیدھی طرف سلام میں مُنہ اتنا پھیرے کہ سیدھا رُخسار (یعنی گال) دکھائی دے اور اُلٹے میں اُلٹا۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۵۳۰ ملخصاً)

”رُخسار دکھائی دے“ کی وضاحت

”رُخسار دکھائی دے“ کے معنٰی یہ ہیں کہ سلام میں مُنہ اتنا پھیرے کہ پیچھے والے نمازی کو سلام پھیرنے والے کا رُخسار یعنی گال دکھائی دے۔[2] ”مِرْاۃُ الْمَناجِیح“ میں ہے: ”یعنی آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سلام میں اس قَدَر چہرہ اَنور پھیرتے تھے کہ پیچھے والے صَحابہ دونوں رُخساروں کی سفیدی دیکھ لیتے دائیں والے داہنے کی اور بائیں والے بائیں کی“[3] ﴿75﴾ امام کیلئے دونوں سلام بُلند آواز سے کہنا سنّت ہے مگر دوسرا پہلے کی نِسبت کم آواز سے ہو۔[4]

سلام پھیرنے میں کیا نیّت کرے؟

﴿76﴾ پہلی بار کے سلام میں ”سلام“ کہتے ہی امام نماز سے باہر ہوگیا اگرچہ ”عَلَیْکُم“ نہ کہا ہو، اُس وَقْت اگر کوئی شریکِ جماعت ہو تو اِقْتِدا صَحیح نہ ہوئی، ہاں اگر سلام کے بعد امام

[1] رَدُّالْمُحتار ج۲ص۲۸۱ [2] ردالمحتار ج۲ص۲۹۱ [3] مِرْاۃُ المناجیح ج۲ص۱۱۱ [4] دُرِّمُختار ج۲ص۲۹٤

www.dawateislami.net

نے سَجْدۂ سَہْو کیا تو اِقْتِدا صحیح ہوگئی (یعنی اب جماعت میں شرکت دُرُست ہوگئی)[1] ﴿77﴾ امام سیدھے سلام میں خِطاب سے اُن مُقتدیوں کی نِیَّت کرے جو سیدھی طرف ہیں اور اُلٹی سے اُلٹی طرف والوں کی مگر عورت کی نِیَّت نہ کرے اگرچہ شریکِ جماعت ہو نیز دونوں سلاموں میں کِراماً کاتِبین اور اُن ملائکہ کی نِیَّت کرے جن کو اللہ پاک نے حفاظت کیلئے مقرّر کیا اور نِیَّت میں کوئی عَدَدِ مُعَیَّن (یعنی تعداد FIX) نہ کرے[2] ﴿78﴾ مُقتدی بھی (یعنی جو جماعت میں شامل ہو وہ بھی جب امام کے ساتھ سلام پھیرے تو) ہر طرف کے سلام میں اُس طرف والے مُقتدیوں اور ان فِرِشتوں کی نِیَّت کرے نیز جس طرف امام ہو اُس طرف کے سلام میں امام کی بھی نِیَّت کرے اور اگر امام اُس کے مُحاذی (یعنی سامنے سیدھ میں) ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نِیَّت کرے اور مُنْفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والا) صِرْف اُن فِرِشتوں ہی کی نِیَّت کرے[3] ﴿79﴾ مُقتدی کے تمام اِنتِقالات (مَثَلاً رُکوع، سَجدہ، قَومہ وغیرہ) امام کے ساتھ ساتھ ہونا[4]

سلام پھیرنے کے بعد کی سُنّتیں

﴿80﴾ سلام کے بعد سُنَّت یہ ہے کہ امام دائیں بائیں کو اِنْحِراف (اِنْ۔حِ۔راف) کرے یعنی پھر جائے، دائیں (یعنی سیدھی) طرف افضل ہے اور مُقتدیوں کی طرف رُخ کر کے بھی بیٹھ سکتا ہے جبکہ آخری صَف تک بھی کوئی اس کے سامنے نماز نہ پڑھتا ہو (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۳۷) ﴿81﴾ مُنْفَرِد (یعنی اکیلے نماز پڑھنے والا) بغیر اِنْحِراف اگر وہیں دُعا مانگے تو جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۷)

[1] بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۳۶، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۲۹۲ [2] رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۲۹۴ [3] دُرِّمُختار ج ۲ ص ۲۹۹ [4] بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۳۵

www.dawateislami.net

فرض کے بعد کی دُعا

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب نماز ادا فرما لیتے تو تین بار اِستغفار کرتے۔ پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام۔ راوی فرماتے ہیں: میں نے امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا، اِستغفار کیسے کرتے تھے؟ فرمایا: اَسْتَغْفِرُاللّٰه، اَسْتَغْفِرُاللّٰه۔ (مسلم ص٢٩٧ حدیث ٥٩١)

سُنّت بعدیہ کے مُتعلّق سُنّتیں

﴿82﴾ جن فَرضوں کے بعد سُنّتیں ہیں اُن میں بعدِ فَرض کلام نہ کرنا چاہئے اگرچہ سُنّتیں ہو جائیں گی مگر ثَواب کم ہوگا اور سُنّتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے اِسی طرح بڑے بڑے اَوراد و وظائف کی بھی اجازت نہیں[1] ﴿83﴾ (فَرضوں کے بعد) قَبْلِ سنّت (یعنی سنّت پڑھنے سے پہلے) مُختصر دُعا پر قناعت چاہئے ورنہ سنّتوں کا ثواب کم ہو جائے گا[2] ﴿84﴾ سنّت و فَرض کے درمیان کلام (یعنی بات) کرنے سے اَصَحّ (یعنی دُرست ترین) یہی ہے کہ سنّت باطل (نامقبول) نہیں ہوتی اَلْبتّہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حُکم ہر اُس کام کا ہے جو مُنافِی تَحْرِیْمہ (جیسا کہ کھانا یا پینا یا خریدنا یا بیچنا) ہے۔[3] (تنویرُ الابصار ج٢ ص٥٥٨)

جماعت ختم ہونے کے بعد سُنّتیں کہاں پڑھیں؟

﴿85﴾ سُنّتیں وَہیں نہ پڑھئے بلکہ دائیں بائیں، آگے پیچھے ہٹ کر پڑھئے یا گھر جا کر ادا

مدینہ

[1] غُنیہ ص٣٤٣، رَدُّالْمُحتار ج٢ ص٣٠٠ [2] بہارِ شریعت ج١ ص٥٣٩ [3] حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار ج١ ص٢٨٦

www.dawateislami.net

کیجئے۔[1] (سنّتیں پڑھنے کیلئے گھر جانے کی وجہ سے جو فَصْل (یعنی فاصِلہ) ہوا اُس میں حرج نہیں۔ جگہ بدلنے یا گھر جانے کیلئے نمازی کے آگے سے گزرنا یا اُس کی طرف اپنا چہرہ کرنا گناہ ہے، نکلنے میں دوسروں کو ایذا نہ ہو اس کا بھی خاص خیال رکھئے، اگر نکلنے کی جگہ نہ ملے تو وہیں سنّتیں پڑھ لیجئے)

آگے بیان کردہ 85 سُنّتوں میں ضِمناً اسلامی بہنوں کیلئے بھی سنّتیں ہیں، اُن کیلئے

"عائشہ صِدّیقہ" کے دس حُرُوف کی نسبت سے 10 سنّتیں

﴿1﴾ اسلامی بہن کے لئے سنّت یہ ہے کہ تکبیرات میں کندھوں تک ہاتھ اُٹھائے[2] ﴿2﴾ قِیام میں عورت اور خُنثٰی[3] اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی سینے پر رکھ کر اُس کی پُشت پر سیدھی ہتھیلی رکھے[4] ﴿3﴾ اسلامی بہن کیلئے رُکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور اُنگلیاں کُشادہ نہ کرنا سنّت ہے[5] ﴿4﴾ رُکوع میں تھوڑا جُھکے یعنی صِرف اِتنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے فَقَط ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی اُنگلیاں مِلی ہوئی رکھے اور پاؤں جُھکے ہوئے رکھے مَردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کردے[6] ﴿5﴾ سِمٹ کر سَجْدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ﴿6﴾ پیٹ رانوں سے ﴿7﴾ رانیں پِنڈلیوں سے اور ﴿8﴾ پِنڈلیاں زمین سے ملادے[7] ﴿9﴾ دوسری رَکْعَت کے سَجْدوں سے فارِغ ہوکر دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دے اور ﴿10﴾ اُلٹی سُرین پر بیٹھے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۵۳۰)

---

[1] عالمگیری ج۱ص۷۷، دُرِّمُختار ج۲ص۳۰۲ [2] دُرِّمُختار ورَدُّ المُحتار ج۲ص۲۲۲ [3] خُنثٰی کے بارے میں تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب، "پردے کے بارے میں سوال جواب" صَفْحہ 287 تا 294 کا مُطالَعہ فرمائیے۔
[4] البحر الرائق ج۱ص۵۲۹ [5] بہارِ شریعت ج۱ص۵۲۵ [6] عالمگیری ج۱ص۷۴ [7] بہارِ شریعت ج۱ص۵۲۹

www.dawateislami.net

"میں صدقے یارسولَ اللہ" کے سترہ حُروف کی نسبت سے نماز کے تقریباً 17 مُستحبّات

مُستحَب کی تعریف: وہ کہ نظرِ شرع (یعنی شریعت) میں پسند ہو مگر ترک (یعنی چھوڑنے) پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا عُلَمائے کِرام نے پسند فرمایا اگرچہ اَحادیث میں اس کا ذِکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مُطلَقاً (یعنی بالکل) کچھ نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۸۳)

﴿1﴾ نیّت کے الفاظ زَبان سے کہہ لینا[1]، دل میں نیّت حاضِر ہونا ضَروری ہے ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں ﴿2﴾ قِیام میں دونوں پَنجوں کے درمیان چار اُنگل کا فاصِلہ ہونا[2] ﴿3﴾ قِیام کی حالت میں سَجدے کی جگہ، ﴿4﴾ رُکوع میں پُشتِ قدم کی طرف، ﴿5﴾ سَجدے میں ناک کی طرف، ﴿6﴾ قَعدے میں گود کی طرف نَظَر رکھنا ﴿7﴾ پہلے سلام میں سیدھے کندھے کی طرف اور ﴿8﴾ دوسرے سلام میں اُلٹے کندھے کی طرف نَظَر کرنا[3] ﴿9﴾ مُنفَرِد (یعنی اکیلے نماز پڑھنے والے) کو رُکوع اور سَجدوں میں تین بار سے زِیادہ (مگر طاق عدد مَثَلاً پانچ، سات، نو) تَسبیح کہنا افضل ہے[4] ﴿10﴾ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بِن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ وغیرہ سے ہے کہ امام کیلئے تسبیحات پانچ بار کہنا مُستَحَب ہے (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۲۷) ﴿11﴾ جہاں تک ممکن ہو کھانسی دَفع کرنا (یعنی روکنا) (ایضاً ص ۵۳۸) ﴿12﴾ جماہی آئے (یعنی جسم میں تناؤ آکر مُنہ کھلنے لگے) تو مُنہ بند کئے رہے اور نہ رُکے تو

[1] دُرِّمُختار ج ۲ ص ۱۱۳ [2] عالمگیری ج ۱ ص ۷۳ [3] بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۳۸، تَنْوِیرُ الْاَبْصار ج ۲ ص ۲۱۴ [4] فَتْحُ الْقَدِیر ج ۱ ص ۲۵۹

www.dawateislami.net

ہونٹ دانت کے نیچے دبائیے۔ اگر اِس طرح بھی نہ رُکے تو قیام میں سیدھے ہاتھ کی پُشت سے اور غیرِ قیام میں اُلٹے ہاتھ کی پُشت سے مُنہ ڈھانک لیجئے یا دونوں میں آستین سے۔ جماہی روکنے کا مُجرَّب (یعنی آزمایا ہوا۔ مؤثر) طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کیجئے کہ اَنْبیائے کِرام علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو جماہی نہیں آتی تھی[1] ﴿13﴾ جب مُکَبِّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو اِمام و مُقتدی سب کا کھڑا ہو جانا[2] اِقامت کے وَقْت کھڑے ہونے کی چار صُورتیں (۱) اگر امام و مُقتدی مسجِد میں موجود ہوں تو حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے وَقْت کھڑا ہونا مُستَحَب ہے۔ (ہمارے ہاں عُمُومی طور پر یہی صُورت پائی جاتی ہے) (۲) اگر امام دورانِ اِقامت پیچھے سے آئے تو جس صَف کے پاس امام پہنچے وہ کھڑی ہو جائے (۳) اگر دورانِ اِقامت امام آگے سے آئے تو اسے دیکھتے ہی سارے مُقتدی کھڑے ہو جائیں (٤) اوپر بیان کی گئی تمام صُورتیں اس وَقْت ہیں جب اِمام اِقامت نہ کہہ رہا ہو، اگر امام ہی اِقامت کہے اور وہ مسجِد میں ہو تو جب وہ اِقامت سے فارِغ ہو اس وَقْت مُقتدی کھڑے ہوں گے[3] ﴿14﴾ مَرْد کے لیے تکبیرِ تحریمہ کے وَقْت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا ﴿15﴾ عورت کے لیے کپڑے کے اندر بہتر ہے ﴿16﴾ مُقتدی کا امام کے ساتھ نماز شُروع کرنا ﴿17﴾ سَجْدہ زمین پر بِلا حائل ہونا۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۵۳۸)

بغیر کچھ بچھائے سَجْدہ کرنا اَفضل ہے

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا

[1] ملخصاً بہارِ شریعت ج۱ ص۵۳۸، دُرِّمُختار و ردُّالمُحتار ج۲ ص۲۱۵ [2] بہارِ شریعت ج۱ ص۵۳۸ [3] ماخوذ از فتاوٰی عالمگیری ج۱ ص۵۷

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

عُمَر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ہمیشہ **زمین ہی پر سجدہ** کرتے یعنی سَجدے کی جگہ مُصلّٰی وغیرہ نہ بچھاتے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۱ ص ۲۰٤)

گرد آلود پیشانی کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ **حُضُور** سراپا نُور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُرسُرُور ہے: تم میں سے کوئی شَخْص جب تک نَماز سے فارِغ نہ ہوجائے اپنی پیشانی (کی مٹّی) کو صاف نہ کرے کیونکہ جب تک اُس کی پیشانی پر نَماز کے **سَجدے کا نِشان** رہتا ہے فِرِشتے اُس کے لیے دُعائے مغفِرت کرتے رہتے ہیں۔ (مُعجَم کبیر ج ۲۲ ص ۵٦ حدیث ۱۳٤)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دَورانِ نَماز پیشانی سے مٹّی جُھڑانا بہتر نہیں اور **مَعَاذَاللہ تکبُّر** کے طور پر جُھڑانا گُناہ ہے۔ اور اگر نہ جُھڑانے سے تکلیف ہوتی ہو یا خَیال بٹتا ہو تو جُھڑانے میں حَرَج نہیں۔ اگر کسی کو رِیا کاری کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ نَماز کے بعد پیشانی سے مٹّی صاف کرلے۔ ''فتاوٰی رضویہ'' کے حاشیے میں ہے: اگر ریا کا خَیال ہو کہ لوگ ٹیکا (یعنی ماتھے پر لگی مٹّی) دیکھ کر نَمازی سمجھیں جب تو اس کا باقی رکھنا حرام ہوگا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱ ص ۱۰۰٦)

اسلامی بھائیو! مُفسِداتِ نَماز سیکھنا فرض ہے کے تینتیس حُرُوف کی نسبت سے نَماز توڑنے والی 33 باتیں

﴿1﴾ بات کرنا، کلام وہی مُفسِد (یعنی نماز توڑنے والا) ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم وہ خود سُن سکے اگر کوئی مانع (یعنی رکاوٹ) نہ ہو، اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صِرف تَصحیح

www.dawateislami.net

حُرُوف ہو (یعنی حُرُوف ادا ہوں)، تو نَماز نہیں ٹوٹے گی[1] ﴿2﴾ کسی شَخْص کو سلام کرنا[2] ﴿3﴾ سلام کا جواب دینا[3] ﴿4﴾ کسی کی چھینک کا جواب دینا۔ (نَماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے) اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تب بھی حَرَج نہیں اور اگر اُس وَقْت حمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے[4] ﴿5﴾ خوشخبری سُن کر جواباً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا[5] ﴿6﴾ بُری خبر (یا کسی کی موت کی خبر) سن کر جواباً اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہنا[6] ﴿7﴾ اَذان کا جواب دینا[7] ﴿8﴾ اللہ پاک کا نام سُن کر جواباً "جَلَّ جَلَالُہٗ" کہنا[8] ﴿9﴾ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ مُبارک سُن کر جواباً دُرُود شریف پڑھنا[9] (مَثَلاً بطورِ جواب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہنا۔ اگر جَلَّ جَلَالُہٗ یا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جواب کی نیّت سے نہ کہا تو نَماز نہ ٹوٹی)۔

نَماز میں رونا

﴿10﴾ دَرْد یا مُصیبت کی وجہ سے یہ الفاظ "آہ"، "اُوہ"، "اُف"، "تُف" وغیرہ قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) نکالے جبکہ ان کو روکنا ممکن تھا یا آواز سے رونے میں حَرْف پیدا ہو گئے نَماز ٹوٹ گئی اور اگر رونے میں صِرْف آنسو نکلے آواز و حُرُوف نہیں نکلے تو حَرَج نہیں[10] اگر نَماز میں امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور "اَرے"، "نَعَم"، "ہاں" زَبان سے جاری ہو گیا تو کوئی حَرَج نہیں کہ یہ خُشُوع کے باعِث ہے اور اگر امام کی خوش اِلحانی کے سبب یہ الفاظ کہے تو نَماز ٹوٹ گئی۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ٢ ص ٤٥٦)

مدینہ

[1] تا [2] عالمگیری ج ١ ص ٩٨ [3]: در مختار ج ٢ ص ٤٥٠ [4] تا [7] عالمگیری ج ١ ص ٩٨-١٠٠ [8] تا [9] دُرِّمُختار ج ٢ ص ٤٦٠ [10] حلبة المجلی ج ٢ ص ٣٩٣-٣٩٦، بہارِ شریعت ج ١ ص ٦٠٨، عالمگیری ج ١ ص ١٠١، رَدُّالْمُحتار ج ٢ ص ٤٥٥

www.dawateislami.net

نماز میں بے ہوش ہو جانا

﴿11﴾ موت وجُنون (یعنی پاگل پن) و بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے، اگر وقت میں اِفاقہ ہوا (یعنی جُنون ختم ہوا، ہوش آ گیا) تو ادا کرے، ورنہ قضا۔ بشرطیکہ ایک دن رات سے مُتجاوِز (مُ۔تَ۔جاوِز۔یعنی زائد) نہ ہو[1] ایک دن رات یا اس سے زیادہ جُنون یا بے ہوشی رہنے کی صورت میں اِس دوران آنے والی نمازیں مُعاف ہیں۔

نماز میں کھانسنا

﴿12﴾ مریض کی زَبان سے بے اختیار آہ! اُوہ نکلا نماز نہ ٹوٹی۔ یوں ہی چھینک، جماہی، کھانسی، ڈکار وغیرہ میں جتنے حُروف مجبوراً نکلتے ہیں مُعاف ہیں[2] ﴿13﴾ پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مِثْل ہے اور نماز فاسِد نہیں ہوتی مگر قصداً پھونکنا مکروہِ (تحریمی) ہے اور اگر دو حَرْف پیدا ہوں جیسے اُف، تُف تو نماز ٹوٹ گئی[3] ﴿14﴾ کھنکارنے میں جب دو حُروف ظاہِر ہوں جیسے ''اَح'' تو نماز فاسِد ہے۔ ہاں اگر عُذْر یا صحیح مقصد ہو مَثَلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا آواز صاف کرنے کیلئے ہو یا امام کو لُقْمہ دینا مقصود ہو یا کوئی آگے سے گزر رہا ہو اُس کو مُتوجِّہ کرنا ہو اِن وُجُوہات کی بِنا پر کھانسنے میں کوئی مُضایقہ نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۶۰۸ ملخصاً)

دورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا

﴿15﴾ مُصْحَف (مُص۔حَف) شریف سے، یا کسی کاغذ سے یا محراب وغیرہ میں لکھا

---

[1] دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج۲ص ۴۷۲، بہارِ شریعت ج۱ص ۶۱۳ [2] دُرِّمُختار ج۲ص ۴۵۶ [3] غُنْیَہ ص ۴۵۱

www.dawateislami.net

ہو اد یکھ کر قرآنِ کریم پڑھنا[1] (ہاں اگر یاد پر پڑھ رہے ہیں اور مُصحَف شریف یا محراب وغیرہ پر صِرف نَظَر ہے تو حَرَج نہیں، اگر کسی کاغذ وغیرہ پر آیات لکھی ہیں اسے دیکھا اور سمجھا مگر پڑھا نہیں اس میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں) ﴿16﴾ کسی کاغذ پر قرآنِ مجید لکھا ہوا دیکھا اور اُسے سمجھا (اس سے) نماز میں نُقصان نہ آیا، یوہیں اگر فِقْہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نَماز فاسِد نہ ہوئی، خواہ سمجھنے کے لیے اسے دیکھا یا نہیں، ہاں اگر قَصْداً دیکھا اور بِقَصْد (یعنی ارادۃً) سمجھا تو مکروہِ (تنزیہی) ہے اور بِلاقَصْد ہوا تو مکروہ بھی نہیں۔ یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیرِ دینی ہو تو کراہت زیادہ[2]۔ کتابیں یا تحریر والے پیکٹ اور شاپنگ بیگ، موبائل فون یا گھڑی وغیرہ اِس طرح رکھئے کہ دَورانِ نَماز اِن کی لکھائی پر نَظَر نہ پڑے یا ان پر رُومال وغیرہ اُڑھا دیجئے، نیز دَورانِ نَماز سُتون یا دیوار پر لگے ہوئے اسٹیکرز، اِشتِہارات اور طُغْروں وغیرہ پر نَظَر ڈالنے سے بھی بچئے۔ مسجِد کی محراب و دیوار وغیرہ میں ایسی جگہ آیات وعبارات لکھنے سے بھی پرہیز کیجئے، جہاں نَماز کے دَوران نَمازی کی نَظَر پڑ سکتی ہو۔

عملِ کثیر کے معنٰی

﴿17﴾ عملِ کثیر نَماز کو فاسِد کر (یعنی توڑ) دیتا ہے جبکہ نہ نَماز کے اَعْمال سے ہو نہ ہی اِصلاحِ نَماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے اچانک دیکھ کر اس کے نَماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ اگر گُمان غالِب ہو کہ نَماز میں نہیں تب بھی **عملِ کثیر** ہے۔ اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک وشُبہ ہے کہ نَماز میں ہے یا نہیں تو **عملِ قلیل** ہے اور نَماز فاسِد نہ ہوگی[3]۔

مدینہ

[1] دُرِّمُختار وردُّالمُحتار ج۲ ص ۴۶۳ [2] بہارِ شریعت ج۱ ص۶۰۹ [3] بہارِ شریعت ج۱ ص۶۰۹، دُرِّمُختار ج۲ ص۴۶۴ ملخصاً

www.dawateislami.net

دورانِ نماز لباس پہننا

﴿18﴾ کُرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا نماز جاتی رہی[1] ﴿19﴾ سَتر (یعنی چوتھائی عُضو کی مقدار) کھولے ہوئے یا بقدرِ مانع نَجاست کے ساتھ پورا رُکن ادا کرنا، یا (اس حالت میں) تین تَسبیح کا (یعنی تین بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے جتنا) وَقْت گزر جانا، مُفْسِدِ نماز (یعنی اس سے نماز ٹوٹ جاتی) ہے۔ یونہی بھیڑ کی وجہ سے اتنی دیر تک عورتوں کی صَف میں پڑ گیا، یا امام سے آگے ہوگیا، نماز جاتی رہی اور قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) سَتر کھولنا مُطْلَقاً (یعنی ہر صورت میں) مُفْسِدِ نماز ہے، اگرچہ مَعاً (یعنی فوراً) ڈھانک لے، اس میں وقفے کی بھی حاجت نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۶۰۹تا۶۱۰)

نماز میں کچھ نگلنا

﴿20﴾ معمولی سا بھی کھانا یا پینا مَثَلاً تل بغیر چبائے نگل لیا۔ یا قطرہ مُنہ میں گرا اور نگل لیا[2] ﴿21﴾ نماز شُروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی تو نماز ٹوٹ گئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ[3] ﴿22﴾ نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اَجْزا مُنہ میں باقی نہیں صِرف لُعابِ دَہَن (یعنی تھوک) میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا، اس کے نگلنے سے نماز نہیں ٹوٹے گی[4] ﴿23﴾ مُنہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گُھل کر حَلْق میں پہنچتی ہے نماز ٹوٹ گئی، گوند مُنہ میں ہے اگر چبایا اور بَعْض اَجْزا حَلْق سے اُتر گئے، نماز جاتی رہی[5] ﴿24﴾ دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالِب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہوگی ورنہ ہوجائے گی[6]

مدینہ

[1] غُنْیَہ ص۴۵۲ [2] دُرِّمُختار وردُّالْمُحتار ج۲ ص۴۶۲ [3] تا [6] عالمگیری ج۱ ص۱۰۲

www.dawateislami.net

(غلبے کی علامت یہ ہے کہ اگر حَلْق میں خون کا مزہ محسوس ہوا تو نَماز ٹوٹ گئی، نَماز توڑنے میں ذائقے کا اِعتِبار ہے اور وُضو ٹوٹنے میں رنگ کا لہٰذا وُضو اُس وَقْت ٹوٹتا ہے جب تھوک سُرخ (RED) ہو جائے اور اگر تھوک زَرد (YELLOW) ہے تو وُضو باقی ہے)

دورانِ نَماز قِبلے سے پھر جانا

﴿25﴾ بِلا عُذْر سینے کو سَمتِ کعبہ سے 45 دَرَجے یا اس سے زِیادہ پھیرنا مُفْسِدِ نَماز ہے، اگر عُذْر سے ہو تو مُفْسِد نہیں، مَثَلاً حَدَث (یعنی وُضو توڑنے والی کسی چیز) کا گُمان ہوا اور مُنہ پھیرا ہی تھا کہ گُمان کی غَلَطی ظاہر ہوئی تو اگر مسجِد سے خارِج نہ ہوا ہو نَماز فاسِد نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۶۱۱، دُرِّمُختار ج۲ص۴۶۸)

نَماز میں چلنا

﴿26﴾ قِبلے کی طرف ایک صَف کی قَدَر چلا، پھر ایک رُکن کی قَدَر ٹھہر گیا، پھر چلا پھر ٹھہرا، اگرچہ مُتَعدِّد بار ہو جب تک مکان نہ بدلے، نَماز فاسِد نہ ہوگی، مَثَلاً مسجِد سے باہَر ہو جائے یا میدان میں نَماز ہو رہی تھی اور یہ شَخْص صُفُوف سے مُتَجاوِز (یعنی تمام صَفوں سے باہَر) ہو گیا کہ یہ دونوں صورتیں مکان بدلنے کی ہیں اور ان میں نَماز فاسِد ہو جائے گی۔ یوہیں اگر ایک دَم دو صف کی قَدَر چلا، نَماز فاسِد ہوگئی ﴿27﴾ کسی کو چوپائے (یعنی بکرے وغیرہ) نے ایک دم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا یا (تین قدم جتنا) ڈھکیل دیا، تو نَماز فاسِد ہوگئی۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۶۱۱)

نَماز میں سانپ یا بچھو یا جُوئیں مارنا یا بال اُکھیڑنا

﴿28﴾ سانپ، بچھو کو مارنے سے نَماز نہیں ٹوٹتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین

www.dawateislami.net

ضَرب کی حاجت ہو، ورنہ فاسِد ہو جائے گی۔ مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے[1] سانپ، بچھو کو مارنا اُس وقت مُباح (جائز) ہے جبکہ سامنے سے گزریں اور ایذا دینے کا خوف ہو، اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مارنا مکروہ ہے[2] ﴿29﴾ پے در پے تین بال اُکھیڑے یا تین جُوئیں ماریں یا ایک ہی جُوں کو تین بار مارا نماز جاتی رہی اور اگر پے در پے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر مکروہِ (تنزیہی) ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۰۳، غُنْیَہ ص۴۴۸)

نماز میں کُھجانا

﴿30﴾ ایک رُکن (مَثَلاً قیام یا رُکوع یا سَجدے) میں **تین بار کُھجانے** سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کُھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کُھجایا پھر ہٹا لیا یہ دو بار ہوا اگر اب اسی طرح تیسری بار کیا تو نماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کُھجانا کہا جائے گا[3] ﴿31﴾ کسی رُکن مَثَلاً قیام میں دو بار کُھجا چُکا تھا تو دوسرے رُکن مَثَلاً رُکوع وغیرہ میں پھر تین سے کم بار کُھجانے کی اجازت ہے چُنانچِہ اعلیٰ حضرت، امام **اَحمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (نماز میں اگر کُھجلی آئے تو) ضَبْط (یعنی برداشت) کرے، اور نہ ہو سکے یا اُس کے سبب نماز میں دل پریشان ہو تو کُھجا لے مگر ایک رُکن مَثَلاً قیام یا قُعُود یا رُکوع یا سُجُود (یا قَومہ یا جَلسہ) میں تین بار نہ کُھجاوے، دو بار تک اجازت ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۷ ص۳۸۴)

مدینہ

[1] تا [2]: عالمگیری ج۱ ص۱۰۳ [3]: عالمگیری ج۱ ص۱۰۴، غُنْیَہ ص ۴۴۸

www.dawateislami.net

اللہُ اَکبر کہنے میں غَلَطیاں

﴿32﴾ تکبیراتِ اِنتقالات[1] میں اَللّٰہُ اَکْبَر کے اَلِف کو دراز کیا یعنی اللّٰہ یا اکبر کہا یا "ب" کے بعد اَلِف بڑھایا یعنی "اَکْبار" کہا تو نَماز فاسِد ہوگئی اور اگر تکبیرِ تحریمہ میں ایسا ہوا تو نَماز شُروع ہی نہ ہوئی[2] اکثر مُکَبِّر (یعنی جَماعت میں امام کی تکبیرات پر بُلند آواز سے تکبیریں کہہ کر دوسروں تک آواز پہنچانے والے) یہ غَلَطیاں زِیادہ کرتے ہیں اور یوں ان کی اپنی اور ان کی آواز پر اِنتقالات یعنی رُکُوع و سُجُود وغیرہ کرنے والوں کی نَمازیں نہیں ہوتی ہیں۔ لہٰذا جو دُرُست تکبیر کہنا نہ جانتا ہو وہ مُکَبِّر نہ بنے ﴿33﴾ قِراءَت یا آذکارِ نَماز میں ایسی غَلَطی جس سے معنٰی فاسِد ہو جائیں نَماز فاسِد کر دیتی ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص٦١٤)

نَماز ٹوٹنے کا ایک نازک مسئلہ

نَماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اُسے دُرُست پڑھنے کی طرف بھرپور توجُّہ نہ دینے اور جلدی جلدی پڑھنے میں کچھ نہ کچھ حُرُوف چَبْ جانے کا اندیشہ رہتا ہے، اگر ایک بھی حَرْف کھا گیا اور معنٰی فاسِد ہوگئے تو نَماز ٹوٹ جائے گی۔ کوئی لَفْظ مُہْمَل (مُہْ۔مَل یعنی بے معنٰی) ہو جانا بھی نَماز کو فاسِد کر دیتا ہے۔ فَرْضوں کی ابتِدائی دو رَکْعَتوں اور دیگر نَمازوں کی ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ اور اَلتَّحِیَّات کا ایک ایک حَرْف اس طرح پڑھنا واجِب ہے کہ سُننے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو اپنے کانوں سے سُن لے۔ تو ان میں سے اگر کوئی ایک حَرْف بھی چَبْ گیا اگرچہ معنٰی فاسِد نہ ہوئے تب بھی نَماز مکروہِ تحریمی ہو جائے گی۔

مدینہ

[1] تکبیرِ اِنتقال کی جمع۔ نَماز کے ایک حصّے سے دوسرے حصّے میں مُنتقل (ٹرانسفر۔TRANSFER) ہونے کیلئے کہی جانے والی تکبیر "تکبیرِ اِنتقال" کہلاتی ہے۔ [2] دُرِّمُختار ج۲ص٤٧٣ وغیرہ

www.dawateislami.net

"پکّا نمازی بلاشک جنّتِ فِردَوس کا حق دار ہے" کے تیس حُروف کی نسبت سے نماز کے 30 مکروہاتِ تحریمہ

مکروہِ تحریمی کی تعریف: یہ واجب کا مُقابِل (یعنی برابر) ہے، اس کے کرنے سے عِبادت ناقِص (یعنی عیب دار) ہو جاتی ہے اور کرنے والا گُناہ گار ہوتا ہے اگرچِہ اس کا گُناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا اِرتِکاب (یعنی کرنا) کبیرہ (گُناہ) ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۴۸۳)

کپڑے سمیٹنا

﴿1﴾ کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا[1] ﴿2﴾ کپڑا سمیٹنا، مَثَلاً سَجْدے میں جاتے وَقْت آگے یا پیچھے سے اُٹھا لینا، اگرچِہ گَرْد (یعنی خاک) سے بچانے کے لئے کیا ہو اور اگر بِلاوجہ ہو تو اور زِیادہ مکروہ۔[2] (اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو چُھڑانے میں حرج نہیں جبکہ عَمَلِ کثیر نہ کرنا پڑے)

کپڑے سمیٹنے کے مختلف انداز

اکثر لوگ سَجْدے میں جاتے ہوئے شلوار یا پاجامہ ہاتھوں سے اوپر کو اُٹھاتے ہیں، رُکوع سے اُٹھ کر کُرتے یا قمیص کی پچھلی طرف کا دامن اُٹھا کر دُرُست کرتے ہیں، جَلسے اور قَعدے میں بیٹھتے ہی خواہ مخواہ قمیص کے دامن کا کونا اُٹھا کر واپس رکھ دیتے ہیں۔ ایسا کرنے والے اِحتیاط فرمائیں۔

کندھوں پر چادر لٹکانا

﴿3﴾ سَدل یعنی کپڑا لٹکانا۔ مَثَلاً سَر یا کندھے پر اِس طرح سے چادَر یا رومال

[1] عالمگیری ج۱ص۱۰۵ [2] بہارِ شریعت ج۱ص۶۲۴

www.dawateislami.net

وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، ہاں اگر ایک کنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حَرَج نہیں ﴿4﴾ آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اِس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اِس طرح نَماز پڑھنا مکروہِ (تحریمی) ہے[1] ﴿5﴾ دونوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زِیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نماز مکروہِ تحریمی ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ٦٢٤ و دُرِّمُختار ج٢ ص ٤٩٠ ملخصاً)

طبعی حاجت کی شدت

﴿6﴾ پیشاب، پاخانہ یا رِیح (GAS) کی شدّت ہونا۔ اگر نَماز شُروع کرنے سے پہلے ہی شدّت ہو تو وَقْت میں وُسْعَت ہونے کی صُورت میں نَماز شُروع کرنا ہی گُناہ ہے، خواہ جماعت جاتی رہے فارِغ ہو لے اور اگر ایسا ہے کہ فراغَت اور وُضُو کے بعد نَماز کا وَقْت ہی خَتْم ہو جائے گا تو نَماز پڑھ لے (مگر بعد میں دوہرانا واجِب رہے گا) اور اگر دَورانِ نَماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گُنجائش ہو تو نَماز توڑ دینا واجِب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی تو گُناہ گار ہوا، اس صورت میں بھی واجِبُ الْاِعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنی ضَروری) ہوگی۔ شدّت کی پہچان یہ ہے کہ نَماز میں دھیان اُسی طرف پڑا ہو۔

نَماز میں کنکریاں ہٹانا

﴿7﴾ دَورانِ نَماز کنکریاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے[3] حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دَورانِ نَماز کنکری چُھونے سے مُتعلِّق بارگاہِ رسالت میں سُوال کیا،

[1] بہارِ شریعت ج۱ص ٦٢٤ ملخصاً [2] تا [3] دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج٢ص ٤٩٢، ٤٩٣

www.dawateislami.net

ارشاد ہوا: ''ایک بار۔ اور اگر تو اِس سے بچے تو سیاہ آنکھ والی سو اُونٹنیوں سے بہتر ہے[1]۔'' ہاں اگر مکمّل سُنَّت کے مطابِق سَجْدہ ادا نہ ہوسکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور بچنا بہتر اور اگر بغیر ہٹائے واجِب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے چاہے ایک بار سے زِیادہ کی حاجَت پڑے[2]۔

اُنگلیاں چٹخانا

﴿8﴾ نَماز میں اُنگلیاں چٹخانا[3]۔ **اُنگلیاں چٹخانے کے تین اَحْکام:** (۱) نَماز میں اُنگلیاں چٹخانا **مکروہِ تحریمی** ہے اور تَوابِع نَماز میں مَثَلاً نَماز کیلئے جاتے ہوئے، نَماز کا اِنتِظار کرتے ہوئے بھی اُنگلیاں چٹخانا مکروہِ (تحریمی) ہے[4] (۲) خارِجِ نَماز (یعنی نہ نَماز میں ہو نہ تَوابِعِ نَماز میں اس صورت) میں **بغیر حاجَت** کے اُنگلیاں چٹخانا **مکروہِ تنزیہی ہے** (۳) خارِجِ نَماز (یعنی نہ نَماز میں نہ تَوابِعِ نَماز میں اس صورت) میں کسی حاجَت کے سبب مَثَلاً اُنگلیوں کو آرام دینے کیلئے اُنگلیاں چٹخانا **مُباح** (یعنی بِلا کراہت جائز) ہے[5] ﴿9﴾ تَشْبِیک (تَش۔بِیک) یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالنا[6]۔ اس کے بھی وُہی اَحْکام ہیں جو اُنگلیاں چٹخانے کے ہیں۔ اس کے عِلاوہ بِلاضَرورت اُنگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ اس سے وہ لوگ دَرْس حاصِل کریں جو خواہ مخواہ اُنگلیاں چٹخاتے یا بیٹھے ہوئے انگلیوں کی قینچی بنائے رہتے ہیں۔

کمر پر ہاتھ رکھنا

﴿10﴾ کمر پر ہاتھ رکھنا۔ نَماز کے عِلاوہ بھی (بِلا عُذْر) کمر پر ہاتھ نہیں رکھنا چاہئے[7]

مدینہ

[1] اِبن خُزَیمہ ج ۲ ص ۵۲ حدیث ۸۹۷ [2] تا [3]: دُرِّمُختار وردُّالْمُحتار ج ۲ ص ۴۹۳ [4]: بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۲۵
[5] تا [7]: رَدُّ الْمُحتار ودُرِّمُختار ج ۲ ص ۴۹۳۔۴۹۴

www.dawateislami.net

اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا جہنّمیوں کی راحت ہے[1]۔'' یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے کہ وہ جہنّمی ہیں ورنہ جہنّمیوں کیلئے جہنّم میں کیا راحت ہے![2]

آسمان کی طرف یا اِدھر اُدھر دیکھنا

﴿11﴾ نگاہ آسمان کی طرف اُٹھانا[3] اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اُٹھاتے ہیں اِس سے باز رہیں یا اُن کی آنکھیں اُچک (یعنی چھین) لی جائیں گی۔''[4] ﴿12﴾ اِدھر اُدھر مُنہ پھیر کر دیکھنا مکروہِ تحریمی ہے، چاہے پورا چہرہ پھرا، یا بعض۔ مُنہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضَرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے اور نادِراً (یعنی کبھی کبھار) کسی غرضِ صحیح کے تحت (یعنی سچّی ضَرورت کے سبب) ہو تو حَرَج نہیں۔[5] اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''جو بندہ نماز میں ہے اللہ پاک کی رَحمتِ خاصّہ (یعنی خصوصی رَحمت) اُس کی طرف مُتَوَجِّہ رہتی ہے جب تک اِدھر اُدھر نہ دیکھے، جب اُس نے اپنا مُنہ پھیرا اُس کی رَحمت بھی پھر جاتی ہے۔''[6] ﴿13﴾ مَرد کا سَجدے میں کلائیاں بچھانا۔ (دُرِّمختار و ردُّالمحتار ج۲ ص۴۹۶)

کسی کے مُنہ کے سامنے نماز پڑھنا

﴿14﴾ کسی شَخْص کے مُنہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ دوسرے شَخْص کو بھی نمازی کی طرف مُنہ کرنا ناجائز و گُناہ ہے۔ پہلے سے ایک فرد کا چہرہ اِس طَرَف تھا اور اب دوسرا اُس کے چہرے کی طرف مُنہ کر کے نماز شُروع کرے تو نماز شُروع کرنے والا گُناہ گار ہوا[7] جو لوگ

---

[1] اَلسُّنَنُ الکُبریٰ لِلبَیْہَقِی ج۲ ص۴۰۸ حدیث ۳۵۶۶ [2] حاشیہ بہارِ شریعت ج۱ ص۶۱۸ [3] بہارِ شریعت ج۱ ص۶۲۶ [4] بُخاری ج۱ ص۲۶۵ حدیث ۷۵۰ [5] بہارِ شریعت ج۱ ص۶۲۶ [6] ابو داؤد ج۱ ص۳۴۴ حدیث ۹۰۹ [7] دُرِّمُختار ج۲ ص۴۹۶-۴۹۷

www.dawateislami.net

جماعت کا سَلام پھِر جانے کے بعد اپنے عین پیچھے نَماز پڑھنے والے کی طرف مُنہ کر کے بیٹھتے یا کھڑے ہو جاتے ہیں کہ یہ سَلام پھیرے تو نکلوں، یہ سب اِس گُناہ سے توبہ کریں۔

خطیب صاحِبان مُتوجّہ ہوں

خطیب صاحِبان بھی اِحتیاط فرمائیں، اگر کوئی شَخص مِنْبر کے عین سامنے نَماز پڑھ رہا ہو تو مِنْبر پر تشریف نہ لائیں، نَمازی کے سلام پھیرنے کا اِنتِظار فرمائیں۔ اگر کوئی شے درمیان میں حائل ہو جائے مَثَلاً قَد آور شَخص نَمازی کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو گیا کہ قِیام میں بھی سامنا نہیں ہوتا تو اب مِنْبر پر آنے میں حَرَج نہیں۔ مگر نَمازی کے سلام پھیرنے تک اُس آدمی کو پیٹھ کئے کھڑا رہنا پڑے گا۔ ضَرُورتاً بچھی ہوئی صَفوں سے جُدا رنگ کی ایک دری یا لمبی چادر لمبائی میں مِنْبر سے لے کر آخری صَف تک بچھا دی جائے اور نَمازیوں کو مسئلہ بتاتے ہوئے اُس پر سنّتِ قبلیہ نہ پڑھنے کی درخواست کر دی جائے تو ترکیب بن سکتی ہے۔

نَماز میں جماہی لینا

﴿15﴾ نَماز میں ناک اور مُنہ چُھپانا[1] ﴿16﴾ بِلا ضَرورت کھنکار (یعنی بلغم وغیرہ) نکالنا[2] ﴿17﴾ قَصداً (یعنی جان بوجھ کر) **جماہی لینا**[3] (اگر جماہی خود بخود آئے تو حَرَج نہیں مگر روکنا مُستحب ہے)۔ **اللہ** کے مَحبوب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''جب نَماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطان مُنہ میں داخِل ہو جاتا ہے[4]۔'' اور اگر روکنے سے نہ رُکے تو ہونٹ

[1] تا [2]: دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج۲ ص۵۱۱ [3]: مَراقِی الفَلاح ص۱۸۱ [4]: مُسلِم ص۱۵۹۷ حدیث۲۹۹۵

www.dawateislami.net

کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رُکے تو ہاتھ منہ پر رکھ دے یا آستین سے مُنہ چُھپالے، قِیام میں سیدھے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر اُلٹے سے۔ (مَراقی الفَلاح ص ١٨١)

جماہی کی کیفیّت اور اسے روکنے کی بہتر ترکیب

جماہی کی کیفیّت: جسم میں تناؤ آکر مُنہ کُھل جانا۔ عُلَما فرماتے ہیں کہ: ''جو جماہی میں مُنہ کھول دیتا ہے، شیطان اس کے مُنہ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے، وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا مُنہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رَطوبت نکلتی ہے، وہ شیطان کا تھوک ہے۔'' اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ اَنْبِیا علیہمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام اس سے مَحفوظ ہیں، فوراً رُک جائے گی۔ (ردالمحتار ج ٢ ص ٤٩٨۔ بہارِ شریعت ج ١ ص ٦٢٧)

اُلٹا قرآنِ کریم پڑھنا

﴿18﴾ اُلٹا قرآنِ کریم پڑھنا: قرآنِ مجید اُلٹا پڑھنا کہ دوسری رَکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے، یہ مکروہِ تحریمی ہے، مَثَلاً پہلی میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ كَیْفَ۔[1] اس (اُلٹا پڑھنے) کے لیے سخت وعید آئی، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جو قرآن اُلٹ کر پڑھتا ہے، کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ پاک اس کا دِل اُلٹ دے۔'' اور بھول کر ہو تو نہ گُناہ، نہ سَجدۂ سَہو[2] ۞ بچّوں کی آسانی کے لیے ''پارۂ عَمَّ'' خلافِ ترتیب قرآنِ مجید پڑھنا جائز ہے[3] ۞ بھول کر دوسری رَکعت میں اوپر

مدینہ

[1]: درمختار ج ٢ ص ٣٣٠ [2]: بہارِ شریعت ج ١ ص ٥٤٩ [3]: ردالمحتار ج ٢ ص ٣٣٠

www.dawateislami.net

کی سورت شُروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہو گیا، پھر یاد آیا تو جو شُروع کر چُکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حَرف پڑھا ہو، مَثَلاً پہلی میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ كَیْفَ یا تَبَّتْ شُروع کر دی، اب یاد آنے پر اسی کو خَتْم کرے، چھوڑ کر اِذَا جَآءَ پڑھنے کی اجازت نہیں[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِرادۃً ایسا کرنا (یعنی اُلٹی سورت پڑھنا) ممنوع و ناجائز ہے، حدیث میں اس پر سخت وعید ہے اگر یہ سَہْواً (یعنی بھول کر) ہوا جیسا کہ پہلی رَکعت میں سُوْرَۃُ النَّصْر پڑھی دوسری میں سُوْرَۃُ الْفَلَق پڑھنے کا قَصْد (یعنی ارادہ) تھا مگر قُلْ اَعُوْذُ کی جگہ زَبان پر قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ جاری ہو گیا، ایسی صورت میں سُوْرَۃُ الْكٰفِرُوْن مکمّل کر لے، اسے چھوڑ کر دوسری طرف نہ جائے۔[2]

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: نماز ہو یا تِلاوت بطریقِ مَعْہُود (یعنی خارجِ نماز معروف طریقے سے) ہو دونوں میں لحاظِ ترتیب واجِب ہے اگر عَکْس (یعنی اُلٹ) کرے گا گُناہ گار ہوگا۔ ہاں اگر خارِجِ نماز (یعنی نماز کے علاوہ تِلاوت کر رہا) ہے کہ ایک سورت پڑھ لی پھر خیال آیا کہ دوسری سورَت پڑھوں وُہ پڑھ لی (وہ) اور اس سے اُوپر کی تھی تو اس میں حَرَج نہیں۔ یا مَثَلاً حدیث میں شَب کے وَقْت چار سورتیں پڑھنے کا ارشاد ہوا ہے۔ یٰسٓ شریف کہ جو رات میں پڑھے گا صُبح کو بخشا ہوا اُٹھے گا۔ سورۂ دُخان شریف پڑھنے کا ارشاد ہوا ہے کہ جو اسے رات میں پڑھے گا صُبح اس حالت میں اُٹھے گا کہ 70 ہزار فرشتے اس کے لئے اِستغفار کرتے ہوں گے۔ سورۂ

[1]: بہارِ شریعت ج۱ ص۵۵۰ [2]: فتاوٰی رضویہ ج۶ ص۲۷۰ ملخصاً

www.dawateislami.net

واقعہ شریف کہ جو اسے رات میں پڑھے گا مُحتاجی اس کے پاس نہ آئے گی۔ سورۂ تَبٰرَکَ الَّذِی شریف کہ جو اسے ہر رات پڑھے گا عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔ ان سورتوں کی ترتیب یہی ہے مگر اس غرض کے لئے پڑھنے والا چار سورتیں مُتفرِق پڑھنا چاہتا ہے کہ ہر ایک مُستقِل جُدا عَمل ہے اسے اِختیار ہے کہ جس کو چاہے پہلے پڑھے جسے چاہے پیچھے پڑھے۔ اِمام نے سورتیں بے ترتیبی سے سَہْواً (بھول کر) پڑھیں تو کچھ حَرَج نہیں، قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) پڑھیں تو گُناہ گار ہوا، نَماز میں کچھ خَلَل نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج٦ ص٢٣٩ ملخصاً)

قَومے اور جَلسے میں سیدھا نہ ہونا

﴿19﴾ کسی واجِب کو تَرک کرنا (یعنی چھوڑ دینا) مَثَلاً ''قَومے'' اور ''جَلسے'' میں سیدھا ہونے سے پہلے ہی سَجدے میں چلا جانا[1] قَومے اور جَلسے میں سیدھا ہونا بھی واجِب اور ان میں کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مِقدار ٹھہرنا بھی واجِب ہے۔ افسوس! اِس خطا میں مسلمانوں کی اچّھی خاصی تعداد مُبتَلا ہے۔ یاد رکھئے! ہر وہ نَماز جس میں ایک بار بھی ایسا کیا گیا ہو وہ ساری نَمازیں دوبارہ پڑھنی واجِب ہیں! ﴿20﴾ ''قِیام'' کے عِلاوہ کسی اور موقع پر قراٰنِ مجید پڑھنا[2] ﴿21﴾ قِراءَت رُکوع میں پہنچ کر خَتْم کرنا[3] ﴿22﴾ سَجدوں میں زَمین پر ہاتھ نہ رکھنا[4]

اِمام سے پہل کرنا

﴿23﴾ اِمام سے پہلے مُقتدی کا رُکوع وسُجود وغیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اُٹھانا[5]

[1] تا [3]: بہارِ شریعت ج١ ص٦٢٩ [4]: جدالممتار ٣ ص١٨٠ ماخوذاً [5]: بہارِ شریعت ج١ ص٦٢٩

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جو اِمام سے پہلے سر اُٹھاتا اور جُھکاتا ہے اُس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے[1]۔'' **اللہ** کریم کے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''جو شَخْص اِمام سے پہلے سر اُٹھاتا ہے کیا وہ اِس بات سے ڈرتا نہیں کہ **اللہ** پاک اس کا سر گدھے کا سر کردے۔'' (مُسلِم ص ٢٢٨ حدیث ٤٢٧)

گدھے جیسا مُنہ (حِکایت)

ایک مُحَدِّث حدیث لینے کیلئے ایک بڑے مشہور شَخْص کے پاس دِمَشْق گئے۔ وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے تھے، مُدّتوں تک اُن کے پاس بَہُت کچھ پڑھا مگر اُن کا مُنہ نہ دیکھا، جب زمانہ دراز گزرا اور اُن مُحَدِّث صاحب (یعنی اُستادِ محترم) نے دیکھا کہ اِن (یعنی شاگرد) کو عِلْمِ حدیث کی بَہُت خواہش ہے تو ایک روز اُستاد صاحِب نے پردہ ہٹادیا! شاگرد دیکھتے کیا ہیں کہ اُن (یعنی اُستاد صاحب) کا **گدھے جیسا مُنہ** ہے!! اُنہوں (یعنی اُستاد صاحب) نے فرمایا: صاحِب زادے! دورانِ جماعت امام پر سَبْقت کرنے (یعنی امام سے آگے نکل جانے) سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی، میں نے اسے مُسْتَبْعَد جانا (یعنی یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے) اور میں نے امام پر قَصْداً سَبْقت (یعنی جان بوجھ کر پہل) کی تو میرا مُنہ ایسا ہوگیا جیسا تم دیکھ رہے ہو[2]۔

صِرْف پاجامے میں نماز پڑھنا وغیرہ

﴿24﴾ دوسرا کپڑا ہونے کے باوُجُود صِرْف پاجامے یا تہبند میں نماز پڑھنا[3]

[1]: مُوطّا امام مالك ج ١ ص ١٠٢ حدیث ٢١٢ [2]: مِرْقاۃُ التَفاتِیح ج ٣ ص ٢٢١ مُلَخَّصا [3]: عالمگیری ج ١ ص ١٠٦

www.dawateislami.net

﴿25﴾ کسی آنے والے شناسا (یعنی جاننے والے) کی خاطر امام کا نَماز کو طُول دینا (یعنی بڑھانا)۔ اگر اس کی نَماز پر اِعانت (مدد) کے لئے ایک دو تسبیح کی قَدر طول (یعنی بڑھا) دیا تو حَرَج نہیں[1] ﴿26﴾ زمینِ مَغْصُوب (یعنی ایسی زمین جس پر ناجائز قبضہ کیا ہو) یا ﴿27﴾ پرایا کھیت جس میں زَراعت (یعنی کھیتی) موجود ہے[2] یا جُتے (یعنی ہل چلا کر بیج بونے کے لائق کئے) ہوئے کھیت میں نَماز پڑھنا[3]

قَبْر کے سامنے نَماز پڑھنا

﴿28﴾ قَبْر کے سامنے جبکہ قَبْر اور نَمازی کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو نَماز پڑھنا[4] اگر نَمازی اور قَبْر کے درمیان سُتْرہ (سُتْ۔رَہ) ہے اگرچہ آدھ گز اُونچی کوئی لکڑی ہی کھڑی کر لی ہو یا قَبْر نَماز کی جگہ سے اتنی دور ہے کہ نَمازی نیچی نَظَر کئے اپنے سَجْدے کی جگہ نَظَر جمائے تو قَبْر تک نِگاہ نہ پہنچے تو اب کسی سُتْرے کی بھی حاجَت نہیں نَماز بلا کراہت جائز ہے۔[5] ﴿29﴾ کُفّار کے عبادت خانوں (مَثَلاً چَرچ۔مَندر وغیرہ) میں نَماز پڑھنا بلکہ ان میں جانا بھی مَمنوع ہے۔ (رَدُّ المُحتار ج ۲ ص ۵۳)

تصویر والا لِباس پہن کر نَماز پڑھنا

﴿30﴾ جاندار کی تصویر والا لِباس پہن کر نَماز پڑھنا مکروہِ تَحْرِیمی ہے۔ نَماز کے عِلاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں[6] تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چُھپ گئی، تو اب نَماز مکروہ نہ ہوگی۔ (رَدُّ المُحتار ج ۲ ص ۵۰۴)

مدینہ

[1]: عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۸ [2] تا [3]: دُرِّمُختار ج ۲ ص ۵۰۴ [4]: عالمگیری ج ۵ ص ۳۱۹ [5]: فتاوٰی رضویہ ج ۷ ص ۳۰۴ مُلَخَّصاً [6]: بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۲۷

www.dawateislami.net

"اے خدائے پاک! تیری پسند کی نماز پڑھنے کی سعادت مل جائے" کے بیالیس حُروف کی نسبت سے نماز کے 42 مکروہاتِ تنزیہہ

﴿1﴾ دوسرے کپڑے مُیَسَّر ہونے کے باوُجود کام کاج کے لباس میں نماز پڑھنا[1] ﴿2﴾ کُرتے وغیرہ کے بٹن کُھلے ہونا جس سے سینہ کُھلا رہے مکروہِ تنزیہی ہے[2] ﴿3﴾ مُنہ میں کوئی چیز لئے ہوئے ہونا۔ اگر اس کی وجہ سے قراءت ہی نہ ہو سکے یا ایسے الفاظ نکلیں کہ جو قرآنِ کریم کے نہ ہوں تو نماز ہی فاسِد ہو (یعنی ٹوٹ) جائے گی۔ (دُرِّمُختار وردُّالمُحتار ج٢ ص٤٩١)

ننگے سر نماز پڑھنا

﴿4﴾ سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر تحقیرِ نماز (یعنی مَعَاذَاللہ نماز کو حقیر (گھٹیا) جاننا) مقصود ہے، مَثَلاً نماز کوئی ایسی مُہتَم بِالشّان (مُہ۔تَم۔بِش۔شان یعنی شان وشوکت والی) چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ کُفر ہے اور خُشُوع خُضُوع کے لیے سر برہنہ (بَ۔رَہ۔نَہ۔یعنی ننگے سَر) پڑھی، تو مُستَحَب ہے۔ (دُرِّمُختار و ردُّالمُحتار ج٢ ص٤٩١)

نماز میں ٹوپی گر پڑے تو۔۔۔؟

نماز میں ٹوپی یا عمامہ شریف گر پڑا تو اُٹھا لینا افضل ہے جبکہ عملِ کثیر (جس کے معنٰی

[1] شَرحُ الوِقایۃ ج١ ص١٩٨ [2] ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج٧ ص٣٨٧۔٣٨٦

www.dawateislami.net

صَفْحَہ 50 پر گزرے) کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہوجائے گی۔ اور بار بار اُٹھانا پڑے تو چھوڑ دیں اور نہ اُٹھانے سے خُشُوع و خُضُوع مقصود ہو تو نہ اُٹھانا افضل ہے[1]۔ اگر کوئی ننگے سر نماز پڑھ رہا ہو یا اُس کی ٹوپی گر پڑی ہو تو اُس کو دوسرا شخص ٹوپی نہ پہنائے۔

تین سے کم تسبیحات پڑھنا

﴿5﴾ رُکوع یا سَجْدے میں بِلاضَرورت تین بار سے کم تسبیح کہنا، حدیثِ پاک میں اِسی کو ''مُرغ کی سی ٹھونگ (چونچ) مارنا'' فرمایا۔ ہاں وَقْت تنگ ہو یا ٹرین چل پڑنے کے خوف سے ہو تو حَرَج نہیں اور اگر مُقتدی تین تسبیحات نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اُٹھالیا تو امام کا ساتھ دے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۳۰)

پیشانی پر گھاس چپک جائے تو۔۔۔؟

﴿6﴾ پیشانی سے خاک یا گھاس چُھڑانا مکروہ ہے، جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تَشویش نہ ہو اور تکبّر مقصود ہو تو کراہتِ تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حَرَج نہیں اور نماز کے بعد چُھڑانے میں تو مُطْلَقاً مُضایقہ نہیں بلکہ چاہیے، تاکہ رِیا نہ آنے پائے[2] ﴿7﴾ سَجْدے وغیرہ میں ہاتھوں کی اُنگلیاں قِبلے سے پھیر دینا[3] ﴿8﴾ مَرْد کا سَجْدے میں ران کو پیٹ سے چِپکا دینا[4] ﴿9﴾ نماز میں ہاتھ یا سَر کے اِشارے سے سَلام کا جواب دینا[5]۔ زَبان سے جواب دینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے[6] ﴿10﴾ مجبوری کے بغیر نماز میں چار زانو یعنی

[1] دُرِّمُختار وردُّالمُحتار ج ۲ ص ۴۹۱ [2] تا [4] : عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۵۔۱۰۸۔۱۰۹ وغیرہ [5] : دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۴۹۷ [6] : عالمگیری ج ۱ ص ۹۸

www.dawateislami.net

چوکڑی مار کر بیٹھنا[1] ﴿11﴾ انگڑائی لینا اور

نماز میں کھانسنا

﴿12-13﴾ بِالْقَصد یعنی اِرادَۃً کھانسنا یا گھنکارنا مکروہِ (تنزیہی) ہے اور اگر طبیعت دَفْع (یعنی دُور کرنے کا تقاضا) کر رہی ہے تو حَرَج نہیں[2] ﴿14﴾ نماز میں ناک سے پانی بہا اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجِد میں ہے تو ضَرور (یعنی لازِم) ہے[3] ﴿15﴾ سَجْدے میں جاتے ہوئے گھٹنے سے پہلے مجبوری کے بغیر ہاتھ زمین پر رکھنا[4] ﴿16﴾ اُٹھتے وَقْت بِلا عُذْر (یعنی بغیر مجبوری) ہاتھ سے قَبْل گھٹنے زمین سے اُٹھانا[5] ﴿17﴾ مَرد کا رُکوع میں سر کو پیٹھ سے اُونچا نیچا کرنا[6] ﴿18﴾ نماز میں ثنا، تَعَوُّذ، تَسْمِیَہ اور امین زور سے کہنا[7] ﴿19﴾ بغیر عُذْر دیوار یا عَصا (STICK) پر ٹیک لگانا[8] ﴿20﴾ رُکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ نہ رکھنا۔ (عالمگیری ج ١ ص ١٠٩)

نماز میں جُھومنا

﴿21﴾ دائیں بائیں جُھومنا مکروہِ (تنزیہی) ہے اور تَراوُح یعنی کبھی دائیں (یعنی سیدھے) پاؤں پر اور کبھی بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں پر زور دینا یہ سُنَّت ہے[9] ﴿22﴾ اُٹھتے وَقْت آگے پیچھے پاؤں اُٹھانا مکروہِ (تنزیہی) ہے اور سَجْدے کیلئے جاتے ہوئے سیدھی طرف زور دینا اور اُٹھتے وَقْت اُلٹی طرف زور دینا مُسْتَحَب ہے۔ (عالمگیری ج ١ ص ١٠٨)

مدینہ

[1] دُرِّ مُختار ج ٢ ص ٤٩٨ [2] بہارِ شریعت ج ١ ص ١٣٣، عالمگیری ج ١ ص ١٠٧ [3] عالمگیری ج ١ ص ١٠٥ وغیرہ [4] تا [6] مُنْیَۃُ الْمُصَلِّی ص ٣٤٠-٣٤٩ [7] غُنیہ ص ٣٥٢، عالمگیری ج ١ ص ١٠٧ [8] غُنیہ ص ٣٥٣ [9] بہارِ شریعت ج ١ ص ٦٣٤

www.dawateislami.net

نماز میں آنکھیں بند رکھنا

﴿23﴾ نماز میں آنکھ بند رکھنا مکروہِ (تنزیہی) ہے، مگر جب کُھلی رہنے میں خُشُوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حَرَج نہیں، بلکہ بہتر ہے[1] ﴿24﴾ جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا۔ شَمع یا چراغ میں کراہت نہیں[2] ﴿25﴾ ایسی چیز کے سامنے نماز پڑھنا جس سے دِھیان بٹے مَثَلاً زِینت اور لَہو ولَعِب (یعنی کھیل کود) وغیرہ[3] ﴿26﴾ نماز کیلئے دوڑنا[4] ﴿27﴾ عام راستہ ﴿28﴾ کُوڑا (یعنی کچرا وغیرہ) ڈالنے کی جگہ ﴿29﴾ مَذبح یعنی جہاں جانور ذَبح کئے جاتے ہوں ﴿30﴾ اِصْطَبل یعنی گھوڑے باندھنے کی جگہ ﴿31﴾ غُسل خانہ ﴿32﴾ مویشی خانہ (کیٹل فارم۔ CATTLE FARM) خُصُوصاً جہاں اُونٹ باندھے جاتے ہوں اور ﴿33﴾ صَحرا میں بِلا سُترے کے جبکہ آگے سے لوگوں کے گُزرنے کا اِمکان ہو۔ نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے[5] ﴿34﴾ ہاتھ سے بغیر عُذر مکّھی یا مچّھر اُڑانا[6] (نماز میں جوں یا مچّھر ایذا دیتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں کوئی حَرَج نہیں جبکہ عملِ کثیر کی حاجت نہ ہو[7]) ﴿35﴾ ہر وہ ''عملِ قلیل'' جو نمازی کیلئے مُفید ہو جائز ہے اور جو مُفید نہ ہو وہ مکروہ[8] ﴿36﴾ اُلٹا کپڑا پہننا یا اوڑھنا۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج٧ص٣٠٨ تا ٣٦٠)

اِمام کا تنہا محراب میں کھڑا ہونا

﴿37﴾ (محراب داخلِ مسجِد ہوتی ہے تاہم) اِمام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہِ (تنزیہی)

مدینہ

[1] دُرِّمُختار ورَدُّالمُحتار ج٢ص٤٩٩ [2] عالمگیری ج١ص١٠٨ [3] بہارِشریعت ج١ص٦٣٦ [4] رَدُّالمُحتار ج٢ص٥١٣ [5] دُرِّمُختار ج٢ص٥٢، ٥٥، بہارِشریعت ج١ص٦٣٦، ٦٣٧ [6] عالمگیری ج١ص١٠٩ [7] غُنیہ ص٣٥٣، بہارِشریعت ج١ص٦٣٥ [8] عالمگیری ج١ص١٠٥

www.dawateislami.net

ہے اور اگر باہر کھڑا ہوا سَجْدہ محراب میں کیا یا وہ تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مُقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حَرَج نہیں۔ یوہیں اگر مقتدیوں پر مسجِد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں[1] ﴿38﴾ امام کا تنہا بُلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے، بُلندی کی مِقْدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو۔ پھر یہ بُلندی اگر قلیل (یعنی تھوڑی) ہو تو کراہتِ تنزیہ (یعنی مکروہِ تنزیہی) ورنہ ظاہر تحریم (یعنی مکروہِ تحریمی)۔ امام نیچے ہو اور مُقتدی بُلند جگہ پر، یہ بھی مکروہ و خلافِ سُنّت ہے۔[2]

مسجِد کی چھت پر نماز پڑھنا

﴿39﴾ کعبۂ مُعظّمہ اور مسجِد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہِ (تنزیہی) ہے، کہ اس میں تَرکِ تعظیم ہے[3] البتّہ اگر مسجِد ہی دو منزلہ ہو کہ اوپر والا حصّہ بھی نماز کے لئے باقاعدہ طور پر بنایا گیا ہو تو اس پر نماز پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ جیسا کہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مسجِد کی چھت پر چڑھنا فُقَہا نے مکروہ بتایا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ضَرورت نہ ہو تو نماز بھی مکروہ ہے مگر جو مسجِدیں دو منزلہ بنائی جاتی ہیں اس حکم سے مُستثنٰی (مُس۔تث۔نا یعنی الگ) رہیں گی کہ اس کی بنا ہی اس غرض سے ہوئی۔[4] (یعنی یہ دوسری منزل بنائی ہی نماز کے لیے گئی)

﴿40﴾ مسجِد میں کوئی جگہ اپنے لیے خاص کر لینا، کہ وَہیں نماز پڑھے یہ مکروہِ (تنزیہی) ہے۔[5]

مدینہ

[1] عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۸، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۳۵ [2] دُرِّمُختار ج ۲ ص ۵۰۰-۵۰۱، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۳۵ [3] عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۸، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۳۵ [4] فتاوٰی امجدیہ ج ۱ ص ۲۴۹ [5] عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۸ وغیرہ، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۳۵

www.dawateislami.net

ہاف آستین میں نماز پڑھنا کیسا؟

﴿41﴾ آدھی آستین والی شرٹ پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی و ناپسندیدہ ہے جبکہ اُس کے پاس دوسرے کپڑے موجود ہوں۔ حضرت صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صِرْف نیم آستین (یعنی آدھی آستین) یا بنیان پہن کر نماز پڑھتا ہے تو کراہتِ تنزیہی ہے اور کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں[1]۔'' مفتیِ اعظم پاکستان حضرت قبلہ مفتی وقارُ الدّین قادِری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو ہاف آستین (یعنی ٹی شرٹ) پہن کر دوسرے لوگوں کے سامنے جانا گوارا نہیں کرتے، ان کی نماز مکروہِ تنزیہی ہے اور جو لوگ ایسا لباس پہن کر سب کے سامنے جانے میں کوئی بُرائی محسوس نہیں کرتے، ان کی نماز مکروہ نہیں۔ (وَقارُ الْفتاوٰی ج ۲ ص ۲۴۶)

پائنچے فولڈ کر کے نماز پڑھنا

﴿42﴾ مَرد کیلئے نماز میں پائنچے ٹخنے سے نیچے ہونا مکروہِ تنزیہی ہے۔ نماز کے عِلاوہ بھی تہبند، پاجامہ، جُبّہ، عربی کُرتا وغیرہ مرد کا ہر طرح کا لباس ٹخنوں سے اُوپر ہونا سُنّت ہے۔ بعض اسلامی بھائی ٹخنے سے اُوپر کرنے کیلئے پائنچے تہ یعنی فولڈ کرتے یا ٹیپ اُڑس لیتے ہیں، اس حال میں نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالی شان ہے: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا اَكُفَّ ثَوْبًا وَّلَا شَعْرًا۔ یعنی

[1] فتاوٰی اَمجدیّہ ج ۱ ص ۱۹۳

www.dawateislami.net

''مجھے حُکم ہوا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔'' (مُسلِم ص۲۵۳ حدیث ۴۹۰)

ظُہر کے آخری دو نَفْل کے بھی کیا کہنے!

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جس نے ظُہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر مُحافظت کی (یعنی ہمیشہ پڑھتا رہا) اللہ پاک اُس پر آگ حرام فرمادے گا۔''[1] علّامہ سیِّد طَحطاوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''سرے سے آگ میں داخِل ہی نہ ہوگا اور اُس کے گُناہ مٹادیئے جائیں گے اور اس پر (بندوں کی حق تلفیوں کے) جو مُطالبات (یعنی دعوے۔ تقاضے) ہیں اللہ پاک اُس کے فریق (یعنی جس نے دعویٰ کیا ہے اُس) کو راضی کردے گا یا یہ مَطْلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔''[2] اور علّامہ شامی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''اُس کیلئے بِشارت (یعنی خوش خبری) یہ ہے کہ سَعادت پر اُس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔'' (رَدُّالْمُحتار ج۲ ص۵۴۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جہاں ظُہر کی دس رَکْعَت نماز پڑھ لیتے ہیں وہاں آخر میں مزید دو رَکْعَت نَفْل پڑھ کر بارہویں شریف کی نسبت سے 12 رَکْعَت ادا کرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے! اِستِقامت کے ساتھ دو نَفْل پڑھنے کی نیّت فرمالیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مدینہ

[1]: تِرمذی ج۱ ص۴۳۶ حدیث۴۲۸ [2]: حاشِیَۃُ الطَّحطاوی علی الدُّرِّ المُختار ج۱ ص۲۸۴

www.dawateislami.net

جماعت کا بیان

"امام مہدی" کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے نمازِ باجماعت کے متعلق 8 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿1﴾ اللہ پاک باجماعت نماز پڑھنے والوں کو محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہے[1] ﴿2﴾ نمازِ باجماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس (27) دَرَجے بڑھ کر ہے[2] ﴿3﴾ جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے پھر طُلُوعِ آفتاب تک اللہ کا ذِکْر کرتا رہے اس کے لیے حج مبرور اور مقبول عُمرہ کا ثواب ہے[3] ﴿4﴾ جس نے باجماعت عشا کی نماز پڑھی گویا آدھی رات قیام کیا، اور جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی گویا پوری رات قیام کیا[4] ﴿5﴾ جس نے فجر و عشا کی نماز باجماعت پڑھی اور جماعت سے کوئی بھی رَکْعَت فوت نہ ہوئی تو اس کے لیے جہنَّم و نفاق سے آزادی لکھ دی جاتی ہے[5] ﴿6﴾ جس نے کامل (یعنی پورا) وُضو کیا، پھر نمازِ فرض کے لیے چلا اور امام کے ساتھ (نماز) پڑھی اُس کے گُناہ بخش دیئے جائیں گے[6] ﴿7﴾ جو شخص صُبح و شام مسجِد جائے، اللہ پاک اس کے لیے صُبح و شام جنَّت میں مہمانی تیار فرمائے گا[7] ﴿8﴾ جب امام "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کہے تو اٰمین کہو! کہ جس کا قول (یعنی اٰمین کہنا) فرشتوں کے قول (یعنی کہنے) کے موافق (یعنی مطابق) ہوگا اُس کے پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے[8]

ہر عاقل بالغ قدرت رکھنے والے مَرد مسلمان پر جماعت واجِب ہے، شَرعی مجبوری

مدینہ

[1] مسند احمد ج۲ ص۳۰۹ حدیث۵۱۱۲ [2] بخاری ج۱ ص۲۳۲ حدیث۶۴۵ [3] شعب الایمان ج۷ ص۱۳۸ حدیث ۹۷۶۲ [4] مسلم ص۲۵۸ حدیث ۴۹۱
[5] شعب الایمان ج۳ ص۶۲ حدیث ۲۸۷۰ [6] ابن خزیمۃ ج۲ ص۳۷۳ حدیث ۱۴۸۹ [7] بخاری ج۱ ص۲۳۷ حدیث۶۶۲ [8] بخاری ج۱ ص۲۷۵ حدیث ۷۸۲

www.dawateislami.net

کے بغیر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُناہ گار و عذابِ نار کا حق دار ہے۔ کئی بار تَرک کرنے (یعنی چھوڑنے) والا فاسق ہے اور وہ گواہی کے قابل نہیں رہتا۔

"یارسولَ اللہ! مدینے بلالو" کے بیس حُرُوف کی نسبت سے جماعت معاف ہونے کی 20 مجبوریاں

اِن تمام وُجُوہات میں سے کسی بھی وجہ کی بنا پر **جماعت** چھوڑنے والا گُناہ گار نہ ہوگا: ﴿1﴾ مریض جسے مسجِد تک جانے میں مَشَقَّت ہو ﴿2﴾ اَپاہج (مثلاً چلنے پھرنے سے معذور) ﴿3﴾ جس کا پاؤں کٹ گیا ہو ﴿4﴾ جس پر فالج گرا ہو ﴿5﴾ اتنا بوڑھا کہ مسجِد تک جانے سے عاجِز (یعنی مجبور) ہو ﴿6﴾ اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجِد تک پہنچا دے ﴿7﴾ سَخْت بارش اور ﴿8﴾ شدید کیچڑ کا حائل ہونا ﴿9﴾ سَخْت سردی ﴿10﴾ سَخْت تاریکی (یعنی سَخْت اندھیرا) ﴿11﴾ آندھی ﴿12﴾ مال یا کھانے کے تَلَف (یعنی ضائع) ہوجانے کا اندیشہ ﴿13﴾ قرض خواہ (یعنی قرض مانگنے والے) کا خوف ہے اور یہ (یعنی نمازی) تنگ دست ہے ﴿14﴾ ظالم کا خوف ﴿15﴾ پاخانہ (یا) ﴿16﴾ پیشاب (یا) ﴿17﴾ ریح (GAS) کی حاجَت شدید ہے ﴿18﴾ کھانا حاضِر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو ﴿19﴾ قافِلہ (یا ٹرین یا ہوائی جہاز یا بس) چلے جانے کا اندیشہ (یعنی ڈر) ہے ﴿20﴾ مریض کی تیمارداری (یعنی مریض کی دیکھ بھال کی ذِمّے داری) کہ **جماعت** کے لیے جانے سے اُس (یعنی مریض) کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا۔ یہ سب **تَرکِ جماعت** کے لئے عُذْر (یعنی مجبوریاں)

www.dawateislami.net

ہیں۔ (دُرِّمختار ج ۲ ص ۳۴۷۔۳۴۹، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۸۳، ۵۸۴)

کُفْر پر خاتمے کا خوف

اِفطار پارٹیوں، دعوتوں، نیازوں اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وجہ سے فرض نمازوں کی مسجدِ محلّہ کی جماعتِ اولیٰ (یعنی پہلی جماعت) تَرک کرنے کی ہرگز اِجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھر یا ہال یا بنگلے کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تراویح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجدِ محلّہ موجود ہے تو اُن پر واجب ہے کہ پہلے فرض رَکعتیں جماعتِ اُولیٰ کیساتھ مسجد میں ادا کریں۔ جو لوگ بِلا عُذرِ شرعی باوُجودِ قدرت فرض نماز مسجدِ محلّہ میں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا نہیں کرتے اُن کو ڈر جانا چاہئے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس کو یہ پسند ہو کہ کل **اللہ** پاک سے مسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ نمازوں (کی جماعت) پر وہاں پابندی کرے جہاں اَذان دی جاتی ہے کیوں کہ **اللہ** پاک نے تمہارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے سُنَنِ ہُدیٰ مَشْروع کیں اور یہ (باجماعت) نمازیں بھی سُنَنِ ہُدیٰ سے ہیں اور اگر تم اپنے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔'' (مُسلِم ص ۳۲۸ حدیث ۶۵۴)

سُنَنِ ہُدیٰ کسے کہتے ہیں

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ''مِرْآت'' جلد 2 صَفْحَہ 175 پر اس حدیثِ پاک کے تَحْت جو کچھ فرمایا اس کا خُلاصہ ہے: جو کام حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ''عادت'' کے طور پر کیے وہ **سُنَنِ زَوائد** ہیں جیسے بالوں میں کنگھی کرنا، کُدّو رغبت سے کھانا، اور جو کام

www.dawateislami.net

''عبادت'' کے طور پر کیے وہ **سُنَنِ ہُدیٰ** ہیں۔ ''سُنَنِ ہُدیٰ'' کی دو قسمیں ہیں: مُؤَکَّدہ اور غیر مُؤَکَّدہ، جو کام حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیشہ کیے وہ **مُؤَکَّدہ** ہیں۔ اور اگر ان کا حکم بھی دیا وہ **واجِب**۔ اور جو کام کبھی کبھی کیے وہ **غیر مُؤَکَّدہ** ہیں، لہٰذا **جماعت** کی نماز اور (اس کیلئے) مسجِد میں حاضِری حق یہ ہے کہ دونوں **واجِب** ہیں[1] یہاں عِلْمی اعتِبار سے مزید بھی تفصیل ہے۔ مفتی صاحِب اس حدیثِ مُبارَکہ کے اس حصّے ''جہاں اَذان دی جاتی ہے'' کے تحت مزید فرماتے ہیں: یعنی جہاں جماعت ہوتی ہے کیونکہ اَذان جماعت ہی کے لیے ہوا کرتی ہے۔ اس (حدیث) سے معلوم ہوا کہ مسجِد اور جماعت کی پابندی کرنے والے کو اِنْ شَآءَ اللہ ایمان وتقویٰ پر خاتمہ نصیب ہوگا۔ یہ حدیث ان کے لیے بڑی بِشارت ہے۔

اِقامت کے بعد امام صاحِب یوں اِعْلان کریں

اپنی اَیڑیاں، گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کر کے صَف سیدھی کر لیجئے، دو آدمیوں کے بیچ میں جگہ چھوڑنا گُناہ ہے، کندھے سے کندھا رگڑ کھا رہا ہو اس طرح خوب اچّھی طرح ملا کر رکھنا واجِب، صَف سیدھی رکھنا واجِب اور جب تک اگلی صَف (دونوں کونوں تک) پوری نہ ہو جائے جان بوجھ کر پیچھے نَماز شُروع کر دینا تَرکِ واجِب، ناجائز و گناہ ہے۔ 15 سال سے چھوٹے نابالِغ بچّوں کو صَفوں میں کھڑا نہ رکھئے، انہیں کونے میں بھی نہ بھیجئے چھوٹے بچّوں کی صَف سب سے آخر میں بنائیے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے دیکھئے: فتاوٰی رضویہ جلد 7 صَفْحَہ 219 تا 225)

[1] مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۷۵ کچھ تبدیلی کے ساتھ۔

www.dawateislami.net

فَرضوں کے بعد اِعلان

فَرض کا سَلام پھر جانے کے بعد مَسبُوقین یعنی بقیّہ نَماز پوری کرنے والے یا جماعت سے رہ جانے والے یا سُنّتیں وغیرہ شُروع کر دینے والے جب تک فارِغ نہ ہولیں اُس وَقْت مائک پر یا بلند آواز سے یا ایسے انداز سے اِعلانات کرنا جس سے کسی نَمازی کو تَشویش (یعنی پریشانی) ہو، **ناجائز وگُناہ** ہے۔ ایسے موقع پر پہلی دُعا یا دعائے ثانی (یعنی دوسری دعا) بھی اگرچہ مائک پر ہو مگر دھیمی آواز سے اور وہ بھی مختصر کرنی چاہئے۔ اِسی طرح نَعْت و بیان وغیرہ میں بھی اِحتیاط لازِم ہے۔

مسجِد کی بجلی کے اِستِعمال کا مسئلہ

اَذان وخُطبہ وغیرہ کے علاوہ جب تک اجتماعِ کثیر (مثلاً سینکڑوں افراد) نہ ہوں اور اسی طرح بِلاسَخْت ضَرورت مسجِد میں مائک کے اِستِعمال سے بچنا چاہئے۔ اگر بِلاتکلُّف امام کی آواز پہنچ جاتی ہو تو جماعت کیلئے مائک اِستِعمال نہ فرمائیں۔ مسجِد کے مائک اور بجلی کے اِستِعمال کے تَعَلُّق سے ہر صورت میں وہاں کا عُرف (یعنی معمول) دیکھ لینا ضَروری ہے۔ مثلاً اجتماعات اور جَلسوں وغیرہ میں جتنا عُرف ہے اتنی ہی مسجِد کی بجلی اِستِعمال کی جاسکتی ہے۔ عُرف وعادت سے ہٹ کر بلب روشن کر کے وہاں کی زائد بجلی صَرف نہیں کی جاسکتی، مسجِد کمیٹی بھی عُرف سے ہٹ کر اس کی اجازت دینے کی حق دار نہیں۔ اگر کہیں کسی نے عُرف سے ہٹ کر بجلی کے اِستِعمال میں مسجِد کے چندے کا اِستِعمال کیا تو گُناہ گار ہوا اُس پر توبہ اور تاوان لازِم ہے یعنی توبہ کے ساتھ ساتھ اُتنی رقم بھی پلّے سے ادا کرے۔

www.dawateislami.net

یاربِّ مصطفٰے! ہمیں ہمیشہ پانچوں نمازیں مسجِد کی پہلی جماعت میں پہلی صَف کے اندر تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی سَعادت نصیب فرما۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

"امام احمد رضا خان" کے چودہ حُروف کی نسبت سے نمازِ وِتر کے 14 مدنی پھول

﴿1﴾ نمازِ وِتر واجِب ہے ﴿2﴾ اگر یہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازِم ہے[1] ﴿3﴾ وِتر کی نماز عِشا کے فَرضوں کے بعد اور صُبحِ صادِق سے پہلے پڑھ لینا ضَروری ہے۔ عِشا و وِتر کا وَقْت ایک ہے، مگر باہم ان میں ترتیب فَرض ہے کہ عِشا سے پہلے وِتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں، البتّہ بھول کر وِتر پہلے پڑھ لیے یا بعد کو معلوم ہوا کہ عِشا کی نماز بے وُضو پڑھی تھی اور وِتر وضو کے ساتھ تو وِتر ہو گئے[2] ﴿4﴾ جسے آخرِ شب میں جاگنے پر اعتماد ہو تو بہتر یہ ہے کہ پچھلی رات (یعنی رات کے آخری چھٹے حصّے) میں وِتر پڑھے، ورنہ بعد عِشا پڑھ لے[3] ﴿5﴾ وِتر کی تین رَکْعتیں ہیں[4] ﴿6﴾ اِس میں قَعدۂ اُولیٰ واجِب ہے، صِرْف تَشَہُّد پڑھ کر کھڑے ہو جائیے

مدینہ

[1] عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۱ [2] بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۵۱، عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵ [3] بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۵۸ [4] دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۵۳۲

www.dawateislami.net

﴿7﴾ تیسری رَکْعَت میں قراءَت کے بعد تکبیرِ قُنُوت (اَللّٰہُ اَکْبَر) کہنا واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۵۲۱) ﴿8﴾ جس طرح تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں اِسی طرح پہلے ہاتھ کانوں تک اُٹھائیے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہئے ﴿9﴾ پھر ہاتھ باندھ کر دُعائے قُنُوت پڑھئے۔

دُعائے قُنُوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ، وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ، وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ، وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ، اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ، وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ، اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسا رکھتے ہیں اور تیری بہت اچّھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری اِطاعت کی طرف دوڑتے اور جلدی کرتے ہیں اور تیری رَحمت کے اُمیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

www.dawateislami.net

﴿10﴾ دُعائے قُنُوت کے بعد دُرُود شریف پڑھنا بہتر ہے[1] ﴿11﴾ جو دُعائے قُنُوت نہ پڑھ سکیں وہ یہ پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً (اے اللہ! اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے

وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ

النَّارِ ○ سے بچا۔

یا تین بار یہ پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یعنی اے اللہ میری مغفِرت فرمادے[2] ﴿12﴾ اگر دُعائے قُنُوت پڑھنا بھول گئے اور رُکُوع میں چلے گئے تو واپس نہ لوٹئے بلکہ ''سَجْدۂ سَہْو'' کر لیجئے[3] ﴿13﴾ وِتْر جماعت سے پڑھی جارہی ہو (جیسا کہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں پڑھتے ہیں) اور مُقتدی قُنُوت سے فارِغ نہ ہوا تھا کہ امام رُکُوع میں چلا گیا تو مُقتدی بھی رُکُوع میں چلا جائے[4] ﴿14﴾ مَسبُوق (جس کو پوری جماعت نہ ملی وہ) امام کے ساتھ قُنُوت پڑھے (تو) بعد کو نہ پڑھے اور اگر (کوئی شخص) امام کے ساتھ تیسری رَکْعَت کے رُکُوع میں ملا ہے تو بعد کو جو پڑھے گا اس میں قُنُوت نہ پڑھے۔[5]

وِتْر کا سَلام پھیرنے کے بعد کی ایک سُنّت

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب وِتْر میں سلام پھیرتے، تین بار سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْس کہتے اور تیسری بار بُلند آواز سے کہتے۔ (نسائی ص۲۹۹ حدیث۱۷۲۹)

نَمازی کے آگے سے گُزرنا سخت گُناہ ہے

﴿1﴾ مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اگر کوئی جانتا کہ

[1] بہارِ شریعت ج۱ص ۶۵۰ [2] غُنیہ ص۴۱۸ [3] عالمگیری ج۱ص ۱۱۱ [4] تا [5] عالمگیری ج۱ص ۱۱۱

www.dawateislami.net

اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گُزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔[1] ﴿۲﴾ حضرتِ سیِّدُنا اِمام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کا ارشاد ہے: ''نمازی کے آگے سے گُزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گُناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔''[2] نمازی کے آگے سے گزرنے والا بے شک گُناہ گار ہے مگر جس نمازی کے آگے سے گزرا اُس نمازی کی نماز میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔[3]

''یا مصطفٰے! اہم پر نظرِ کرم'' کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں 17 اَحکام

﴿1﴾ میدان اور بڑی مسجِد (جو کہ میدان کی طرح ہو) میں نمازی کے قدم سے مَوضِعِ سُجُود تک گُزرنا ناجائز ہے۔ مَوضِعِ سُجُود سے مُراد یہ ہے کہ قِیام کی حالت میں سَجْدے کی جگہ نظر جمائے تو جتنی دُور تک نگاہ پھیلے وہ مَوضِعِ سُجُود ہے، اس کے درمیان سے گزرنا جائز نہیں۔[4] مَوضِعِ سُجُود کا فاصِلہ اندازاً قدم سے لے کر تین گز تک ہے لہٰذا میدان میں نمازی کے قدم کے تین گز کے بعد سے گزرنے میں حَرَج نہیں۔[5] ﴿2﴾ مسجِدِ نبوی شریف و مسجِدُ الحرام شریف مسجِدِ کبیر مِثْلِ صَحْرا (یعنی میدان کی طرح) ہیں ان میں مَوضِعِ سُجُود کے بعد نمازی کے سامنے سے بِلا سُتْرہ بھی گُزرنا جائز ہے ﴿3﴾ مکان اور چھوٹی مسجِد میں نمازی کے آگے اگر سُتْرہ (یعنی آڑ) نہ

مدینہ

[1]: اِبنِ ماجہ ج۱ ص۵۰۶ حدیث۹۴۶ [2]: مُوطّا امام مالک ج۱ ص۱۵۴ حدیث۳۷۱ [3]: مُلَخَّص از: فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۷ ص۲۵۴ [4]: عالمگیری ج۱ ص۱۰۴، دُرِّمُختار ج۲ ص۴۷۹ [5]: قانونِ شریعت حصّہ اوّل ص۱۱۴

www.dawateislami.net

ہو تو قدم سے دیوارِ قبلہ تک کہیں سے گُزرنا جائز نہیں[1] ﴿4﴾ نمازی کے آگے سُتْرہ یعنی کوئی آڑ ہو تو اُس سُتْرے کے بعد سے گزرنے میں کوئی حَرَج نہیں۔[2]

سُتْرہ کیسا ہو؟

﴿5﴾ سُتْرہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز) اُونچا اور اُنگلی برابر موٹا ہو، اور سُنّت یہ ہے کہ نمازی اور سُتْرے کے درمیان فاصلہ زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ ہو۔[3] ﴿6﴾ نمازی کے آگے (اگر) کپڑے کا پردہ یا لکڑی کا ایک اُنگل سے کم موٹائی کا تختہ یا ٹِن کی پتلی چادر کا سُتْرہ (بھی) ہو تو اُس کے آگے سے گزر سکتے ہیں مذکورہ چیزیں سُتْرے کا کام دے دیں گی۔[4] ﴿7﴾ امام کا سُتْرہ مقتدی کیلئے بھی سُتْرہ ہے۔[5] یعنی امام کے آگے سُتْرہ ہو تو اگر کوئی مُقتدی (یعنی امام کے پیچھے باجماعت نماز پڑھنے والے) کے آگے سے گزر جائے تو گُناہ گار نہ ہوگا ﴿8﴾ دَرَخْت، آدَمی اور جانور وغیرہ کا بھی سُتْرہ ہوسکتا ہے۔[6] ﴿9﴾ آدَمی کو اِس حالت میں سُتْرہ کیا جائے جبکہ اُس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو۔[7] (اگر نمازی کی طرف آدمی کا مُنہ ہو تب بھی سُتْرہ ہوسکتا ہے مگر نمازی کی طرف مُنہ کرنا جائز نہیں۔ یاد رہے! اگر نماز پڑھنے والے کے عین رُخ کی طرف کسی نے مُنہ کیا تو اب کراہت نمازی پر نہیں اُس مُنہ کرنے والے پر ہے، لہٰذا امام کے سلام پھیرنے کے بعد مُڑ کر پیچھے دیکھنے میں اِحتیاط ضَروری ہے کہ آپ کے عین پیچھے کی جانب اگر کوئی اپنی بقیہ نماز پڑھ رہا ہوگا اور اُس کی طرف آپ قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) اپنا مُنہ کریں گے تو گُناہ گار ہوں گے) ﴿10﴾ ایک شَخْص

مدینہ

[1] تا [2]: عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴، دُرِّمُختار ج ۲ ص ۴۷۹ [3]: دُرِّمُختار ج ۲ ص ۴۸۴ [4]: فتاویٰ دارالافتا اہلِ سنّت غیر مطبوعہ
[5]: دُرِّمُختار وردُّالمُحتار ج ۲ ص ۴۸۷ [6]: غُنْیَہ ص ۳۶۷ [7]: بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۱۶

www.dawateislami.net

نَمازی کے آگے سے گُزرنا چاہتا ہے اگر دوسرا شخص اُسی کو آڑ بنا کر اس کے چلنے کی رفتار کے عین مُطابِق اُس کے ساتھ ہی ساتھ گزر جائے تو پہلا شَخْص گُناہ گار ہوا اور دوسرے کیلئے یہی پہلا شخص سُتْرہ بھی بن گیا[1] ﴿11﴾ نمازِ باجماعت میں اگلی صَف میں جگہ ہونے کے باوُجود کسی نے پیچھے نَماز شُروع کر دی تو آنے والا اُس کی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی حُرمت اپنے آپ کھوئی[2] ﴿12﴾ اگر کوئی اِس قَدَر اُونچی جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے کہ گُزرنے والے کے اَعْضا نَمازی کے سامنے نہیں ہوئے تو گُزرنے والا گُناہ گار نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۶۱۵)

دو آدمیوں کا نَمازی کے آگے سے گُزرنے کا طریقہ

﴿13﴾ دو شَخْص نَمازی کے آگے سے گُزرنا چاہتے ہیں اِس کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے ایک شَخْص نَمازی کے سامنے پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے، اب اس کو آڑ بنا کر دوسرا گزر جائے۔ پھر دوسرا پہلے کی پیٹھ کے پیچھے نَمازی کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ اب پہلا گُزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے آیا تھا اُسی طرف ہٹ جائے۔ (عالمگیری ج۱ص۱۰۴)

آگے سے گُزرنے والے کو نَمازی کس طرح روکے!

﴿14﴾ کوئی نَمازی کے آگے سے گُزرنا چاہتا ہے تو نَمازی کو اجازت ہے کہ وہ اسے گُزرنے سے روکے خواہ ''سُبْحٰنَ اللّٰہ'' کہے یا جَہْر (یعنی بُلند آواز) سے قراءَت کرے یا ہاتھ یا سَر یا آنکھ کے اشارے سے مَنْع کرے۔ اِس سے زِیادہ کی اجازت نہیں۔ مَثَلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا

[1] عالمگیری ج۱ص۱۰۴ [2] دُرِّمُختار ج۲ص۴۸۳

www.dawateislami.net

مارنا بلکہ اگر عملِ کثیر ہوگیا تو نماز ہی جاتی رہی[1] ﴿15﴾ گزرنے والے کو روکنے کیلئے تسبیح و اشارہ دونوں کو بِلاضَرورت جَمْع کرنا مکروہ ہے[2] ﴿16﴾ عورت کے سامنے سے گزرے تو عورت تَصْفِیق (تَصْ۔فِیق) سے مَنْع کرے یعنی سیدھے ہاتھ کی اُنگلیاں اُلٹے ہاتھ کی پُشت پر مارے۔ اگر مَرد نے تَصْفِیق کی اور عورت نے تسبیح کہی تو نماز نہ ٹوٹی مگر خلافِ سُنَّت ہوا[3] ﴿17﴾ طواف کرنے والے کو دَورانِ طواف نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۲ ص۴۸۲)

پانچوں نمازوں کی تفصیل

پانچوں نمازوں میں کل 48 رَکْعَات ہیں۔ جن میں 17 رَکْعَات **فَرض** 3 رَکْعَات **واجِب**، 12 رَکْعَات **سنّتِ مُؤَکَّدہ**، 8 رَکْعَات **سنّتِ غیرِ مُؤَکَّدہ** اور 8 رَکْعَات **نَفْل** ہیں۔

نامِ اوقات	سُنّتِ مُؤَکَّدہ قَبلیہ	سُنّتِ غیرِ مُؤَکَّدہ	فَرض	سُنّتِ مُؤَکَّدہ بَعدیہ	نَفْل	واجِب	نَفْل	کُل تعداد
فَجْر	2	-	2	-	-	-	-	4
ظُہْر	4	-	4	2	2	-	-	12
عَصْر	-	4	4	-	-	-	-	8
مغرِب	-	-	3	2	2	-	-	7
عِشا	-	4	4	2	2	3	2	17

مدینہ

[1]: دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج۲ ص۴۸۵، ۴۸۶ [2] تا [3]: دُرِّمُختار ج۲ ص۴۸۶

www.dawateislami.net

سجدۂ سہو کے بارے میں 50 مسائل

(اکثر مدنی پھول بہارِ شریعت جلد 1 صفحہ 708 تا 719 سے جبکہ بعض صفحہ 519 اور 520 سے لئے گئے ہیں)

سَجْدۂ سَہْو کا طریقہ

﴿1﴾ واجِبات نماز میں جب کوئی واجِب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی (یعنی اس نُقصان کے بدلے) کے لیے سَجْدۂ سَہْو واجِب ہے ﴿2﴾ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اَلتَّحِیَّات کے بعد داہنی (یعنی سیدھی) طرف سلام پھیر کر دو سَجْدے کرے پھر تَشَہُّد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے ﴿3﴾ اگر بغیر سلام پھیرے (سَہْو کے دو) سَجْدے کر لیے کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے[1] ﴿4﴾ سَجْدۂ سَہْو کے بعد بھی اَلتَّحِیَّات پڑھنا واجِب ہے، اَلتَّحِیَّات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قَعْدوں میں دُرُود شریف بھی پڑھے[2] اور یہ بھی اِختیار ہے کہ پہلے قَعْدے میں اَلتَّحِیَّات و دُرُود پڑھے اور دوسرے میں صِرْف اَلتَّحِیَّات ﴿5﴾ ایک نماز میں چند واجِب ترک ہوئے تو (سَجْدۂ سَہْو کے) وہی دو سَجْدے سب کے لیے کافی ہیں[3] ﴿6﴾ قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) واجِب ترک کیا تو سَجْدۂ سَہْو سے وہ نُقصان دَفْع (یعنی دُور) نہ ہوگا بلکہ اِعادہ (یعنی نماز دوبارہ پڑھنا) واجِب ہے۔ یوہیں اگر سَہْواً (یعنی بھولے سے) واجِب تَرک ہوا اور سَجْدۂ سَہْو نہ کیا جب بھی اِعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنا) واجِب ہے۔

(درمختار ج ۲ ص ۶۵۵ وغیرہ)

مدینہ

[1]: عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۵، درمختار ج ۲ ص ۶۵۳ [2]: عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۵ [3]: ردالمحتار ج ۲ ص ۶۵۵ وغیرہ

www.dawateislami.net

ترکِ واجِب کے باوُجُود سَجْدۂ سَہْو واجِب نہ ہونے کی صورت

﴿7﴾ کوئی ایسا واجِب تَرک ہوا جو واجِباتِ نَماز سے نہیں تو سَجْدۂ سَہْو واجِب نہیں مَثَلاً خلافِ ترتیبِ قراٰنِ مجید پڑھنا ترکِ واجِب ہے مگر مُوافقِ ترتیب پڑھنا واجِباتِ تِلاوت سے ہے واجِباتِ نَماز سے نہیں لہٰذا سَجْدۂ سَہْو نہیں۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۶۵۵)

سُنّتیں چھوڑنے سے سَجْدۂ سَہْو واجِب نہیں ہوتا

﴿8﴾ فَرض تَرک ہو جانے سے نَماز جاتی رہتی ہے سَجْدۂ سَہْو سے اس کی تَلافی نہیں ہوسکتی لہٰذا پھر پڑھے اور سُنَن و مُستَحَبّات مَثَلاً تَعَوُّذ، تَسْمِیَہ، ثَنا، آمین، تکبیراتِ انتقالات (یعنی ایک رُکن سے دوسرے رُکن میں منتقل ہونے سے پہلے کہی جانے والی تکبیر "اَللّٰہُ اَکْبَر")، تَسبیحات (یعنی سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی، سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم) کے تَرک سے بھی سَجْدۂ سَہْو نہیں بلکہ نَماز ہوگئی[1] مگر اِعادہ (یعنی نَماز دوبارہ پڑھنا) مُستَحَب ہے سَہْواً (یعنی بھولے سے) ترک کیا ہو یا قَصداً (یعنی جان بوجھ کر) ﴿9﴾ ایک رَکْعَت میں تین سَجدے کیے یا دو رُکوع یا قَعدۂ اُولٰی بھول گیا تو سَجْدۂ سَہْو کرے[2] ﴿10﴾ سَجْدۂ سَہْو اُس وَقْت واجِب ہے کہ وَقْت میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو مَثَلاً نَمازِ فَجْر میں سَہْو واقِع ہوا اور پہلا سلام پھیرا اور سَجْدۂ (سَہْو) ابھی نہ کیا کہ آفتاب طُلُوع کر آیا تو سَجْدۂ سَہْو ساقِط (یعنی مُعاف) ہوگیا۔ یوہیں اگر قَضا پڑھتا تھا اور (سَہْو کے) سَجْدے سے پہلے قُرصِ آفتاب زَرد ہوگیا (یعنی غُروبِ آفتاب سے قبل والا مکروہ وَقْت آگیا) سَجْدۂ سَہْو ساقِط (یعنی مُعاف)

[1]: ردالمحتار ج۲ ص ۶۵۵، غنیہ ص ۴۵۵ [2]: درمختار ج۲ ص ۲۰۱

www.dawateislami.net

ہوگیا۔ جُمعہ یا عید کا وَقْت جاتا رہے گا جب بھی یہی حکم ہے[1] ﴿11﴾ جو چیز مانِع بِنا ہے، مَثَلاً کلام (یعنی بات) وغیرہ مُنافی نَماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سَجْدۂ سَہْو نہیں ہوسکتا۔[2]

اگر اَلْحَمْد شریف کا ایک حَرف بھی چھوٹا تو۔۔۔؟

﴿12﴾ فَرض کی پہلی دو رَکْعتوں میں اور نَفْل و وِتْر کی کسی رَکْعت میں سُورۂ اَلْحَمْد کی ایک آیت بھی رہ گئی (بلکہ ایک حَرف بھی چُھوٹا) یا سورت سے پیشتر (یعنی پہلے) دو بار اَلْحَمْد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ (یعنی اَلْحَمْد شریف) پر مُقدَّم کیا (یعنی سورت کو اَلْحَمْد شریف سے پہلے پڑھ لیا) یا اَلْحَمْد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رُکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رُکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سَجْدۂ سَہْو واجِب ہے[3] ﴿13﴾ اَلْحَمْد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر اَلْحَمْد پڑھی تو سَجْدۂ سَہْو واجب نہیں۔ یوہیں فرض کی پچھلی رَکْعتوں میں فاتحہ (یعنی اَلْحَمْد شریف) کی تکرار (یعنی ایک سے زائد بار پڑھنے) سے مُطْلَقاً سَجْدۂ سَہْو واجِب نہیں اور اگر پہلی (دونوں) رَکعتوں میں (سے کسی ایک رَکْعت میں) اَلْحَمْد کا اکثر حصّہ پڑھ لیا تھا پھر سَہْواً اِعادہ کیا (یعنی اُسی کو دوبارہ پڑھا) تو سَجْدۂ سَہْو واجِب ہے۔

اَلْحَمْد شریف اور سورت ملانے میں بھول چوک

﴿14﴾ اَلْحَمْد پڑھنا بھول گیا اور سورت شُروع کردی اور بَقَدر ایک آیت کے پڑھ لی اب یاد آیا تو اَلْحَمْد پڑھ کر سورت پڑھے اور سَجْدۂ (سَہْو) واجِب ہے۔ یوہیں اگر سورت کے پڑھنے

[1] تا [2]: عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۵، ردالمحتار ج ۲ ص ۶۵۴ [3]: عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۶

www.dawateislami.net

کے بعد یا رُکوع میں یا رُکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر اَلْحَمْد پڑھ کر سورت پڑھے اور رُکوع کا اِعادہ (یعنی رُکوع دوبارہ) کرے اور سَجْدۂ سَہْو کرے[1] ﴿15﴾ سورت پہلے پڑھی اس کے بعد اَلْحَمْد یا اَلْحَمْد و سورت کے درمیان دیر تک یعنی تین بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی قدر چُپکا (یعنی اتنی دیر خاموش) رہا، سَجْدۂ سَہْو واجب ہے۔[2] ﴿16﴾ (چار رکعتی فرض کی تیسری اور چوتھی اور مغرب کی تیسری کے علاوہ ہر قسم کی نماز کی کسی بھی رَکْعَت میں) اَلْحَمْد کا ایک لَفْظ (بلکہ ایک حَرْف) بھی رہ گیا تو سَجْدۂ سَہْو کرے۔[3]

رُکوع و سُجُود و قُعُود میں آیت پڑھ لی تو۔۔۔؟

﴿17﴾ فَرض کی پچھلی رَکْعتوں میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) سورت ملائی تو سَجْدۂ سَہْو نہیں اور قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) ملائی جب بھی حرج نہیں (بلکہ مُنْفَرِد کیلئے افضل ہے)، مگر امام کو نہ چاہیے۔ یوہیں اگر (فرض کی) پچھلی میں اَلْحَمْد نہ پڑھی (صرف تین بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہہ لیا یا اتنی دیر چپ رہا) جب بھی سَجْدۂ سَہْو نہیں اور رُکوع و سُجُود و قَعْدہ میں بھول کر قرآن پڑھا تو سَجْدۂ (سَہْو) واجِب ہے[4] ﴿18﴾ جو فِعْل نَماز میں مُکَرَّر ہیں (یعنی ایک سے زائد بار ہیں) ان میں ترتیب واجِب ہے، لہٰذا خلافِ ترتیب فِعْل واقع ہو تو سَجْدۂ سَہْو کرے مَثَلاً قراءَت سے پہلے رُکوع کر دیا اور رُکوع کے بعد قراءَت نہ کی تو نماز فاسِد ہوگئی۔ کہ فَرض ترک ہو گیا اور اگر رُکوع کے بعد قراءَت تو کی مگر پھر رُکوع نہ کیا تو (بھی) فاسِد ہوگئی کہ قراءَت کی وجہ سے رُکوع جاتا رہا۔ اور اگر بِقَدرِ فَرض

[1] عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۶ [2] تا [3] درمختار ج ۲ ص ۱۸۷، ۱۸۴ [4] عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۶

www.dawateislami.net

قراءت کر کے رُکوع کیا مگر واجبِ قراءت ادا نہ ہوا مَثَلاً اَلْحَمْد نہ پڑھی یا سورت نہ ملائی تو حکم یہی ہے کہ لوٹے اور اَلْحَمْد وسورت پڑھ کر رُکوع کرے اور سَجْدۂ سَہْو کرے اور اگر دوبارہ رُکوع نہ کیا تو نماز جاتی رہی کہ پہلا رُکوع جاتا رہا تھا۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۶۵۵)

اگر کسی رَکْعَت کا سَجْدہ رہ جائے تو کیا کرے؟

﴿19﴾ کسی رَکْعَت کا کوئی سَجْدہ رہ گیا اور کسی دوسری رَکْعَت میں یاد آیا تو اس کی ادائیگی کے دو طریقے ہیں: (۱) جس سَجدہ میں یاد آیا اس سَجدہ سے سَر اُٹھا کر چھوٹے ہوئے سَجدے میں چلا جائے، اور آخر میں سَجْدۂ سَہْو کر لے اَلْبتّہ اس صورت میں اُس سَجدے کا اِعادہ (یعنی دوبارہ) کر لینا جس میں چھوٹا ہوا سَجدہ یاد آیا مُستَحَب ہے (۲) وہ چھوٹا ہوا سَجدہ نَماز کے آخر (یعنی آخری قَعْدے سے پہلے) تک مُؤخَّر (LATE) کر دے، البتّہ اگر قَعْدۂ اَخیرہ (یعنی آخری قَعدے) کے بعد وہ سَجدہ کیا تو دوبارہ قَعْدہ بھی کرنا ہوگا کہ سَجْدہ کرنے کی وجہ سے قَعْدۂ اَخیرہ جاتا رہا۔ سَجْدۂ سَہْو اس صورت میں بھی لازِم ہے لیکن جس رُکوع یا سُجُود میں سَجدہ یاد آیا تھا اُس کا اِعادہ (اس کا دوبارہ ادا کرنا) نہیں ہے۔ (دُرِّمُختار وَ رَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ۴۴۴ ملخّصاً)

تَعْدیلِ ارکان بھول گیا تو۔۔۔؟

﴿20﴾ تَعدیلِ (تَعْ۔دِیلِ) اَرکان بھول گیا سَجْدۂ سَہْو واجِب ہے[1] تَعدیلِ ارکان یعنی رُکوع وسُجُود وقومہ وجَلسہ میں کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی قَدر ٹھہرنا۔

[1]: عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۷

www.dawateislami.net

قَعْدۂ اُولٰی بھول کر کھڑا ہو جانے کا مسئلہ

﴿21﴾ فَرض (یا وِتْر) میں پہلا قَعْدہ بھول گیا تو اگر ابھی قُعود (یعنی بیٹھنے) سے قریب ہے کہ نیچے کا آدھا بدن ابھی سیدھا نہ ہونے پایا جب تو لوٹ آئے اور اس پر سَجْدۂ سَہْو نہیں اور اگر قیام سے قریب ہو گیا یعنی نچلا آدھا بدن سیدھا اور پیٹھ میں خَم (یعنی جُھکاؤ) باقی ہے تو بھی پلٹ آنے ہی کا حُکْم ہے مگر اب اس پر سَجْدۂ سَہْو واجِب، اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو پلٹنے کا اَصْلاً (یعنی بِالکل) حُکْم نہیں بلکہ ختمِ نَماز پر سَجْدۂ سَہْو کر لے پھر بھی اگر پلٹ آیا بَہُت بُرا کیا گُناہ گار ہوا، یہاں تک کہ حُکْم ہے کہ فوراً کھڑا ہو جائے[1] ﴿22﴾ اگر مُقتدی بھول کر کھڑا ہو گیا تو ضَرور (یعنی لازِم) ہے کہ لوٹ آئے، تاکہ اِمام کی مُخالَفَت نہ ہو[2] ﴿23﴾ چار رَکْعَت نَفْل پڑھے اور قَعْدۂ اُولٰی فوت ہو گیا بلکہ قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) بھی تَرک کر دیا تو نَماز باطِل نہ ہوئی اور بھول کر تیسری رَکْعَت کے لیے کھڑا ہو گیا تو عَود نہ کرے (یعنی واپس نہ لوٹے) اور سَجْدۂ سَہْو کر لے نَماز کامل (یعنی پوری) ادا ہو گی، اگر تین رَکْعَتیں پڑھیں اور دوسری پر نہ بیٹھا تو نَماز فاسِد ہو گی اور اگر دو رَکْعَت کی نیّت باندھی تھی اور بغیر قَعْدہ کیے تیسری کے لیے کھڑا ہو گیا تو عَود کرے ورنہ فاسِد ہو (یعنی ٹوٹ) جائے گی[3]

قَعْدۂ اخیرہ میں نہیں بیٹھا کھڑا ہو گیا تو۔۔۔؟

﴿24﴾ چار رَکْعَت والے فَرض میں چوتھی رَکْعَت کے بعد قَعْدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سَجْدہ نہ

مدینہ

[1] : فتاوٰی رضویہ ج۸ص۱۸۱ تسہیلاً وملخّصاً [2] : درمختار ج۲ص۶۶۳ [3] : عالمگیری ج۱ص۱۱۳

www.dawateislami.net

کیا ہو بیٹھ جائے اور اگر پانچویں کا سَجْدہ کرلیا یا فَجْر میں دوسری پر نہیں بیٹھا تیسری کا سَجْدہ کرلیا یا مغرِب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سَجْدہ کرلیا ان سب صورتوں میں فرض **باطل** ہو گئے (پھر سے پڑھے)۔ مغرِب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رَکْعت مزید ملالے۔ (غُنْیَہ ص ۲۹۰، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۱۶)

﴿25﴾ چار رَکْعَت والے فَرض میں چوتھی رَکْعت کے بعد بقدرِ تَشَہُّد قَعْدۂ اَخیرہ کرنے کے بعد پانچویں رَکْعَت کے لیے بھول کر کھڑا ہوا تو جب تک پانچویں رَکْعت کا سَجْدہ نہ کیا ہو تو بیٹھ جائے اور **سَجْدۂ سَہْو** کر کے نماز پوری کرلے، اور اگر پانچویں رَکْعَت کا سَجْدہ کرلیا پھر یاد آیا تو ایک رَکْعَت مزید ملا کر چھ پوری کر کے **سَجْدۂ سَہْو** کر کے سَلام پھیر دے، ایسی صورت میں چار فَرض اور دو رَکْعَت نَفْل ہو جائیں گے۔ (ماخوذ از فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۹)

﴿26﴾ اگر بقدرِ تَشَہُّد قَعْدۂ اَخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رَکْعَت کا سَجْدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور **سَجْدۂ سَہْو** کر کے سلام پھیر دے اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سُنّت ترک ہوئی اور اس صورت میں اگر امام کھڑا ہو گیا تو مُقتدی اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ بیٹھے ہوئے اِنتِظار کریں اگر لوٹ آیا ساتھ ہو لیں اور نہ لوٹا اور سَجدہ کرلیا تو مُقتدی سلام پھیر دیں اور امام ایک رَکْعت اور ملائے کہ یہ دو نَفْل ہو جائیں اور **سَجْدۂ سَہْو** کر کے سلام پھیرے اور یہ دو رَکْعَتیں سُنّت ظُہر یا عِشا کے قائم مقام نہ ہوں گی اور اگر ان دو رَکْعَتوں میں کسی نے امام کی اِقْتِدا کی یعنی اب شامل ہوا تو یہ مُقتدی بھی چھ پڑھے اور اگر اس نے توڑ دی تو دو رَکْعَت کی قَضا پڑھے اور اگر امام چوتھی پر نہ بیٹھا تھا تو یہ مُقتدی چھ رَکْعَت کی قَضا پڑھے۔ اور اگر امام نے ان

www.dawateislami.net

رَکْعتوں کو فاسد کر دیا تو اس پر مُطْلَقاً قضا نہیں۔ (درمختار وردالمحتار ج ۲ ص ۶۶۷، ۶۶۹، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۱۲)

قَعْدۂ اُولیٰ میں دُرُود شریف شُروع کر دیا تو۔۔۔؟

﴿27﴾ قَعْدۂ اُولیٰ میں تَشَہُّد کے بعد اتنا پڑھا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ (یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا) تو سَجْدۂ سَہْو واجِب ہے اس وجہ سے نہیں کہ دُرُود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سُکُوت کیا (یعنی خاموش رہا) جب بھی سَجْدۂ سَہْو واجِب ہے جیسے قَعْدہ و رُکُوع و سُجُود میں قرآن پڑھنے سے سَجْدۂ سَہْو واجِب ہے، حالانکہ وہ کلامِ الٰہی ہے۔ (درمختار وردالمحتار ج ۲ ص ۶۵۷ وغیرھما)

امامِ اعظم کو سرکارِ نامدار صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا دیدار (حِکایت)

کروڑوں حنفیوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خواب میں دیکھا، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دُرُود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سَجدہ واجِب بتایا؟'' عرض کی: اس لیے کہ اس نے بھول کر پڑھا، حُضُور تاجدارِ مُرسلین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تحسین فرمائی (یعنی یہ بات پسند کی)۔[1]

تَشَہُّد کے مُتعلِّق بھول چوک

﴿28﴾ کسی قَعْدے میں اگر تَشَہُّد میں سے کچھ (یعنی ایک حَرف بھی) رہ گیا، سَجْدۂ سَہْو واجِب ہے، نَماز نَفْل ہو یا فَرض[2] ﴿29﴾ پہلی دو رَکْعتوں کے قیام میں اَلْحَمْد کے بعد تَشَہُّد پڑھا

[1]: درمختار وردالمحتار ج ۲ ص ۶۵۷، وغیرھما [2]: عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۷

www.dawateislami.net

سَجْدۂ سَہْو واجِب ہے اور اَلْحَمْد سے پہلے پڑھا تو نہیں[1] ﴿30﴾ پچھلی رَکعتوں کے قِیام میں تَشَہُّد پڑھا تو سَجْدۂ (سَہْو) واجِب نہ ہوا اور اگر قَعْدۂ اُولٰی میں چند بار تَشَہُّد پڑھا سَجْدۂ (سَہْو) واجِب ہوگیا[2] ﴿31﴾ تَشَہُّد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تَشَہُّد پڑھے اور سَجْدۂ سَہْو کرے۔ یوہیں اگر تَشَہُّد کی جگہ اَلْحَمْد پڑھی سَجْدۂ (سَہْو) واجِب ہوگیا[3] ﴿32﴾ مُقتدی قَعْدۂ اُولٰی میں امام سے پہلے تَشَہُّد پڑھ چکا تو سُکُوت کرے (یعنی خاموش رہے)، دُرُود و دُعا کچھ نہ پڑھے اور مَسْبُوق (یعنی جو امام کی بعض رَکْعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا) کو چاہیے کہ قَعْدۂ آخِرہ میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام کے وَقْت فارِغ ہو اور سلام سے پیشتر (یعنی پہلے) فارِغ ہوگیا تو کلمۂ شہادت کی تکرار کرے[4] (یعنی بار بار پڑھے) ﴿33﴾ رُکوع کی جگہ سَجْدہ کیا یا سَجْدے کی جگہ رُکوع یا کسی ایسے رُکن کو دوبارہ کیا جو نَماز میں مُکَرَّر مَشْرُوع (یعنی شَرْعاً دوبارہ) نہ تھا یا کسی رُکن کو مُقدَّم (یعنی بعد میں کرنا تھا مگر پہلے کیا) یا مُؤَخَّر (یعنی پہلے کرنا تھا مگر بعد میں) کیا تو ان سب صورَتوں میں سَجْدۂ سَہْو واجِب ہے[5] ﴿34﴾ (دُعائے) قُنُوت یا تکبیرِ قُنوت یعنی (وِتْر کی تیسری رَکْعت میں) قِراءَت کے بعد قُنُوت کے لیے جو تکبیر کہی جاتی ہے بھول گیا سَجْدۂ سَہْو کرے[6]

بُلند آواز سے قِراءَت کرنے نہ کرنے میں بھول کرنا

﴿35﴾ امام نے جَہْری (یعنی بُلند آواز سے قِراءَت والی) نَماز میں بِقَدرِ جَوازِ نَماز (جس سے نَماز

مدینہ

[1] تا [3]: عالمگیری ج۱ ص۱۲۷ [4]: درمختار ج۲ ص۲۷۰ [5] تا [6]: عالمگیری ج۱ ص۱۲۷

www.dawateislami.net

میں قراءت کا فرض ادا ہو سکے اتنی) یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سِرّی (یعنی آہستہ آواز سے قراءت والی) میں جَہْر (یعنی بُلند آواز) سے تو سَجْدۂ سَہْو واجِب ہے اور ایک کلمہ (یعنی لَفْظ) آہستہ یا جَہْر سے پڑھا تو مُعاف ہے[1] ﴿36﴾ مُنْفَرِد (مُنْ۔فَ۔رِد۔یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کو چاہیے کہ سِرّی (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں عَمْداً (یعنی جان بوجھ کر) ہرگز جَہْر نہ کرے اور اگر بھولے سے کبھی بِقَدرِ جَوازِ نماز (یا اس سے زائد) جَہْر واقع ہو جائے تو اِحتیاطاً سَجْدۂ سَہْو کر لے اگرچہ جَہْری (یعنی بُلند آواز سے قراءت والی نماز) میں آہستہ پڑھا تو سَجْدۂ سَہْو نہیں[2] ﴿37﴾ ثَنا و دُعا و تَشَہُّد بُلند آواز سے پڑھا تو خلافِ سُنّت ہوا مگر سَجْدۂ سَہْو واجِب نہیں[3] ﴿38﴾ قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بِقَدر ایک رُکن یعنی تین بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کے وقفہ ہوا سَجْدۂ سَہْو واجِب ہے۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۶۷۷)

امام پر سَجْدۂ سَہْو واجِب ہو تو مُقتدی پر بھی واجِب

﴿39﴾ امام سے سَہْو ہوا اور سَجْدۂ سَہْو کیا تو مُقتدی پر بھی سَجْدۂ (سَہْو) واجِب ہے اگرچہ مُقتدی سَہْو واقع ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اور اگر امام سے سَجْدۂ (سَہْو) ساقِط ہو گیا تو مُقتدی سے بھی ساقِط (یعنی مُعاف) پھر اگر امام سے ساقِط ہونا اس کے (اپنے) کسی فِعْل کے سبب ہو (جس سے سَجْدۂ سَہْو کے بجائے نماز دوہرانا واجِب ہو گیا ہو) تو مقتدی پر بھی نماز کا اِعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنا) واجِب ورنہ مُعاف[4] ﴿40﴾ اگر مُقتدی سے بحالتِ اِقْتِدا سَہْو واقع ہوا

مدینہ

[1] عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۷، درمختار وردالمحتار ج ۲ ص ۶۵۷ [2] ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۶ ص ۳۵۲ [3] تا [4] ردالمحتار ج ۲ ص ۶۵۷، ۶۵۸

www.dawateislami.net

(یعنی کوئی واجب بھولے سے چھوٹا) تو سَجْدۂ سَہْو واجب نہیں۔ (رد المحتار ج۲ ص۶۵۸)

﴿41﴾ مُقیم نے مُسافر کی اِقتدا کی اور امام سے سَہْو ہوا تو امام کے ساتھ سَجْدۂ سَہْو کرے پھر اپنی دو پڑھے اور ان میں بھی سَہْو ہوا تو آخر میں پھر سَجْدۂ (سَہْو) کرے۔ (ردالمحتار ج۲ ص۶۶۰)

﴿42﴾ امام نماز پڑھا رہا ہے دوسری میں شک ہوا کہ (نہ جانے) پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی اور تیسری میں شک ہوا اور مُقتدیوں کی طرف (بغیر مُنہ پھیرے) نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حَرَج نہیں اور سَجْدۂ سَہْو واجب نہ ہوا۔[1]

مَسبُوق اور سَجْدۂ سَہْو

﴿43﴾ مَسبُوق وہ ہے کہ جو امام کی بعض رَکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔ امام کے ساتھ سَجْدۂ سَہْو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے (امام کو) سَہْو ہوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سَجدۂ (سَہْو) نہ کیا اور اپنی بقیہ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سَجْدۂ سَہْو کرے اور اگر اس مَسبُوق سے اپنی نماز میں بھی سَہْو ہوا تو آخر کے یہی (سَہْو کے دو) سَجْدے اس سَہْوِ امام کے لیے بھی کافی ہیں[2] ﴿44﴾ مَسبُوق نے امام کے سَہْو میں امام کے ساتھ سَجدۂ سَہْو کیا پھر جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سَہْو ہوا تو اس میں بھی سَجْدۂ سَہْو کرے[3]

﴿45﴾ مَسبُوق کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں، خواہ وہ سَجْدۂ سَہْو کا سلام ہو یا آخری سلام، بلکہ قَصْداً پھیرے گا تو نماز ہی باطل ہو جائے گی اَلبتّہ اگر سَجْدۂ سَہْو کا سلام امام کے

مدینہ

[1]: عالمگیری ج۲ ص۱۳۱ [2]: عالمگیری ج۱ ص۱۲۸، ردالمحتار ج۲ ص۶۵۹ [3]: درمختار ج۲ ص۶۵۹ وغیرہ

www.dawateislami.net

ساتھ بھولے سے پھیرا، تو خواہ اِمام کے سلام سے پہلے یا ساتھ یا بعد پھیرا ہو سَجْدۂ سَہْو واجِب نہیں ہوگا، کیونکہ مَسْبُوق مُقتدی ہے اور مُقتدی سے بھولے سے واجِب چھوٹ جائے تو سَجْدۂ سَہْو واجِب نہیں ہوتا یونہی اگر آخِری سلام بھولے سے امام سے پہلے یا ساتھ پھیرا تو مُقتدی ہونے کی بِنا پر اس صورت میں بھی سَجْدۂ سَہْو واجِب نہیں ہوگا جبکہ اگر امام کے سلام کے بعد پھیرا تو سَجْدۂ سَہْو واجِب ہوگا، کیونکہ مَسْبُوق اب مُقتدی نہ رہا، مُنْفَرِد ہو گیا اور مُنْفَرِد سے بھولے سے واجِب چھوٹ جائے یا تاخیر ہو جائے، تو سَجْدۂ سَہْو واجِب ہوتا ہے۔ (دیکھئے ''فتاوٰی رضویہ'' جِلْد 8 صَفْحَہ 187 تا 191)

سَجْدۂ سَہْو اور سلام پھیرنے کے بعض مَسائِل

﴿46﴾ جس پر سَجْدۂ سَہْو واجِب ہے اگر سَہْو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیّتِ قَطْع (یعنی نَماز خَتْم کرنے کیلئے) سلام پھیر دیا تو ابھی نَماز سے باہَر نہ ہوا بشرطیکہ سَجْدۂ سَہْو کر لے، لہٰذا جب تک کلام یا حَدَثِ عَمَد (یعنی جان بوجھ کر وُضو توڑنے والا عمل)، یا مسجِد سے خُرُوج یا اور کوئی فِعْلِ مُنافی نَماز نہ کیا ہو اُسے حُکْم ہے کہ سَجْدۂ (سَہْو) کر لے اور اگر سلام کے بعد سَجْدۂ سَہْو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وَقْت سے نَماز سے باہَر ہو گیا، لہٰذا سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی نے اِقتِدا کی اور امام نے سَجْدۂ سَہْو کر لیا تو اِقتِدا صحیح ہے اور سَجْدۂ (سَہْو) نہ کیا تو صحیح نہیں اور اگر یاد تھا کہ سَہْو ہوا ہے اور بہ نیتِ قَطْع (یعنی نَماز خَتْم کرنے کی نیّت سے) سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نَماز سے باہَر گیا اور (اب) سَجْدۂ سَہْو نہیں کر سکتا، اِعادہ کرے (یعنی دوبارہ نَماز پڑھے) اور اگر اس نے غَلَطی سے

www.dawateislami.net

سَجْدۂ (سَہْو) کیا اور اس میں کوئی شریک ہو تو (اُس نئے شامل ہونے والے کی) اِقتِدا صحیح نہیں۔[1]

رَکْعتوں کی تعداد میں شک کے مَسائل

﴿47﴾ جس کو شُمارِ رَکْعَت میں شک ہو، مَثَلاً تین ہوئیں یا چار اور بُلُوغ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل مُنافِیِ نَماز کر کے توڑ دے یا غالِب گُمان کے بَمُوجِب (یعنی مُطابِق) پڑھ لے مگر بہر صورت اس نَماز کو (نئے) سِرے سے پڑھے۔ (یاد رہے!) مَحْض توڑنے کی نیّت کافی نہیں (ہوتی، نَماز توڑنے والا عمل کرنا ضَروری ہوتا ہے) اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چُکا ہے تو اگر غالِب گُمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانِب کو اِختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک ہو تو دو، (اگر ایک اور دو میں شک ہو تو ایک) وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی مزید بھی اِسی طرح) اور تیسری چوتھی دونوں میں قَعْدہ کرے کہ تیسری رَکْعَت کا چوتھی ہونا مُحْتَمِل (مُحْ۔تَ۔مَل۔یعنی مشکوک) ہے اور چوتھی میں قَعْدے کے بعد سَجْدۂ سَہْو کر کے سلام پھیرے اور گُمانِ غالِب کی صورت میں سَجْدۂ سَہْو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بَقَدر ایک رُکن کے وَقْفہ کیا ہو تو سَجْدۂ سَہْو واجِب ہو گیا۔[2] (مذکورہ) شک کی سب صورتوں میں سَجْدۂ سَہْو واجِب ہے اور غلبۂ ظن میں نہیں مگر جب کہ سوچنے میں ایک رُکن کا وقفہ ہو گیا تو واجِب ہو گیا۔[3] ﴿48﴾ نَماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتِبار نہیں اور اگر نَماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فَرض رہ گیا مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو

[1]: درمختار، ردالمحتار ج۲ ص۶۷۳ [2]: ھدایہ ج۱ ص۷۶ وغیرھا [3]: درمختار ج۲ ص۶۷۸

www.dawateislami.net

پھر سے پڑھنا فرض ہے[1] ﴿49﴾ یہ شک واقع ہوا کہ اس وَقْت کی نماز پڑھی یا نہیں، اگر وَقْت باقی ہے اِعادہ کرے (یعنی دوبارہ پڑھے) ورنہ نہیں[2] ﴿50﴾ وِتْر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا تیسری تو اس میں قُنُوت پڑھ کر قَعْدے کے بعد ایک رَکْعَت اور پڑھے اور اس میں بھی قُنُوت پڑھے اور سَجْدۂ سَہْو کرے۔ (عالمگیری ج۱ ص ۱۳۱ وغیرہ)

تعدادِ رَکْعات کے مُتَعَلِّق وسوسے کا عِلاج

ایک شَخْص نے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوکر وَسوَسے کی شکایت کی کہ نَماز میں پتا نہیں چلتا دو پڑھیں یا تین۔ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تُو ایسا پائے تو اپنی سیدھی شَہادت کی اُنگلی اُٹھا کر اپنی اُلٹی ران میں مار اور بِسْمِ اللّٰہ کہہ کہ وہ شیطان کے حَق میں چُھری ہے۔'' (معجم کبیر ج۱ ص ۱۹۲ حدیث ۵۱۲)

شیطان روتا ہوا بھاگ کھڑا ہوتا ہے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جب اِنسان سَجْدے کی آیت پڑھ کر سَجْدہ کرتا ہے، تو شیطان روتا ہوا بھاگتا ہے، اور کہتا ہے: اَفسوس! اِنسان کو سَجْدے کا حُکْم ہوا، اِس نے سَجْدہ کرلیا، اور اِس کو جنَّت ملی، مجھے سَجْدے کا حکم ہوا، میں نے اِنکار کیا اور مجھے جہنَّم ملی۔''

(مسلم ص ۵۶ حدیث ۸۱)

مدینہ

[1] : فتح القدیر ج۱ ص ۴۵۲، ردالمحتار ج۲ ص ۶۷۵ [2] : عالمگیری ج۱ ص ۱۳۰

www.dawateislami.net

یہاں کون سا سَجْدہ مُراد ہے؟

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی انسان کو سَجدۂ تِلاوت کرتا دیکھ کر شیطان حسرت کرتا ہوا وہاں سے بھاگتا ہے، چونکہ یہ سَجْدہ سَجدۂ نَماز کے علاوہ ہے اور شیطان نے جس سَجْدے کا انکار کیا تھا وہ بھی سَجدۂ نَماز کے علاوہ تھا، اس لیے اسے یہ (یعنی تِلاوت کا) سَجْدہ دیکھ کر حَسرت ہوتی ہے نہ کہ سَجدۂ نَماز دیکھ کر کیونکہ نَماز کے سَجْدے تو خود بھی کرتا رہا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۲ص۸۳)

"خُوب قراٰنِ پاک پڑھو" کے چودہ حُرُوف کی نِسبت سے سَجدۂ تِلاوت کے 14 آداب

﴿1﴾ آیتِ سَجْدہ پڑھنے یا سُننے سے سَجْدہ واجِب ہو جاتا ہے[1] ﴿2﴾ فارسی یا کسی اور زَبان میں (بھی اگر) آیت کا تَرجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سُننے والے پر سَجْدہ واجِب ہو گیا، سُننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیتِ سَجدہ کا تَرجمہ ہے، البتّہ یہ ضَرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سَجدہ کا ترجمہ تھا اور (سجدے کی) آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضَرورت نہیں کہ سننے والے کو آیتِ سَجدہ ہونا بتایا گیا ہو[2] ﴿3﴾ پڑھنے میں یہ شَرْط ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذْر نہ ہو تو خود سُن سکے ﴿4﴾ سُننے والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ بِالْقَصد (یعنی اِرادۃً) سُنی ہو، بِلا قَصْد (یعنی بِلا اِرادہ) سُننے سے بھی سَجدہ واجِب ہو جاتا ہے[3]

[1] اَلْہِدَایہ ج۱ص۷۸ [2] عالمگیری ج۱ص۱۳۳ [3] بہارِ شریعت ج۱ص۷۲۸

www.dawateislami.net

﴿5﴾ اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سُن سکتا تھا مگر شور وغُل یا بہرہ ہونے کی وجہ سے نہ سُنی تو سَجْدہ واجِب ہوگیا اور اگر مَحض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجِب نہ ہوا[1] ﴿6﴾ سَجْدہ واجِب ہونے کے لئے **پوری آیت** پڑھنا ضَروری نہیں بلکہ وہ لَفْظ جس میں **سَجدے کا مادّہ** (یعنی لَفْظ) پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لَفْظ ملا کر پڑھنا کافی ہے[2] ﴿7﴾ **سَجْدۂ تِلاوت کا طریقہ**: سَجْدے کا مَسْنُون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتا ہوا سَجْدے میں جائے اور کم سے کم تین بار **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** کہے، پھر **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہنا **سُنَّت** ہے اور کھڑے ہو کر سَجْدے میں جانا اور سَجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام مُستَحَب[3] ﴿8﴾ **سَجْدۂ تِلاوت** کے لئے **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتے وَقْت نہ ہاتھ اُٹھانا ہے نہ اس میں تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیّات) ہے نہ سلام[4] ﴿9﴾ اس کی نیّت میں یہ شَرْط نہیں کہ فُلاں آیت کا سَجْدہ ہے بلکہ مُطلقاً **سَجْدۂ تِلاوت کی نیّت** کافی ہے[5] ﴿10﴾ آیتِ سَجدہ بیرونِ نَماز (یعنی نَماز کے باہَر) پڑھی تو فوراً سَجدہ کر لینا **واجِب** نہیں ہاں **بہتر** ہے کہ فوراً کر لے اور وُضو ہو تو تاخیر **مکروہِ تنزیہی**[6] ﴿11﴾ اُس وَقْت اگر کسی وجہ سے **سَجْدہ نہ** کر سکے تو تِلاوت کرنے والے اور سامِع (یعنی سُننے والے) کو یہ کہہ لینا مُستَحَب ہے: **سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ** ﴿۲۸۵﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے سُنا

مدینہ

[1]: عالمگیری ج۱ ص۱۳۲ وغیرہ [2]: رَدُّالْمُحتار ج۲ ص۶۹۴ [3]: عالمگیری ج۱ ص۱۳۵، دُرِّمختار ج۲ ص۶۹۹ وغیرھما
[4]: تَنْوِیرُ الْاَبْصَار ج۲ ص۷۰۰ [5]: دُرِّمُختار وَرَدُّالْمُحتار ج۲ ص۶۹۹ [6]: دُرِّمُختار ج۲ ص۷۰۳

www.dawateislami.net

اور مانا، تیری مُعافی ہوائے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے[1])﴿12﴾ ایک مَجلس[2] میں سَجْدے کی ایک آیَت کو بار بار **پڑھا یا سُنا** تو ایک ہی سَجْدہ **واجِب** ہوگا، اگرچہ چند شخصوں سے سُنا ہو یونہی اگر آیَت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سُنی جب بھی **ایک** ہی **سَجْدہ** واجِب ہوگا[3] ﴿13﴾ پوری سورت پڑھنا اور **آیَتِ سَجْدہ** چھوڑ دینا **مکروہِ تحریمی** ہے اور صِرف **آیَتِ سَجْدہ** کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملا لے[4]

حاجَت پوری ہونے کیلئے

﴿14﴾ (اَحْناف یعنی حنفیوں کے نزدیک قراٰنِ پاک میں سَجْدے کی 14 آیتیں ہیں) جس مَقْصد کے لیے ایک مجلس میں سَجْدہ کی سب (یعنی 14) آیتیں پڑھ کر سَجْدے کرے **اللہ** پاک اس کا **مقصد** پورا فرما دے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سَجْدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں 14 سَجْدے کر لے[5]

مدینہ

[1]: پ۳، البقرۃ: ۲۸۵، رَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ۷۰۳۔

[2]: **مجلس بدلنے نہ بدلنے کی صورتیں**: دو ایک لُقمے کھانے، دو ایک گھونٹ پینے، کھڑے ہو جانے، دو ایک قدم چلنے، سلام کا جواب دینے، دو ایک بات کرنے، مکان کے ایک گوشے (یعنی کونے) سے دوسرے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ بدلے گی۔۔۔ تین لُقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چلنے، نِکاح یا خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۳۶ مختصراً)

[3]: دُرِّ مُختار و رَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ۷۱۲ [4]: دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۷۱۷ وغیرہ [5]: بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۲۸۔۷۳۸ ملخصاً

www.dawateislami.net

سجدۂ تلاوت کی 14 آیتیں

(1) اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ [1]

(2) وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ [2]

(3) وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ [3]

(4) اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ [4]

(5) اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِیًّا ﴿۵۸﴾ [5]

(6) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ كَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ ؕ وَ مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ﴿۱۸﴾ [6]

(7) وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ [7]

---

[1] پ۹، اَلْاَعْرَاف: ۲۰۶ [2] پ۱۳، اَلرَّعْد: ۱۵ [3] پ۱۴، اَلنَّحل: ۴۹ [4] پ۱۵، بَنِیْ اِسْرَآءِیل: ۱۰۷-۱۰۹
[5] پ۱۶، مَریَم: ۵۸ [6] پ۱۷، اَلْحَج: ۱۸ [7] پ۱۹، اَلْفُرقان: ۶۰

www.dawateislami.net

(8) اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۶﴾ [1]

(9) اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ [2]

(10) فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ [3]

(11) وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ هُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ [4]

(12) فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ [5]

(13) فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ۙ وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ [6]

(14) وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ [7]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مدینہ

[1] پ۱۹، اَلنّمل: ۲۵-۲۶ [2] پ۲۱، اَلسّجدۃ: ۱۵ [3] پ۲۳، ص: ۲۴-۲۵ [4] پ۲۴، حٰمٓ اَلسّجدۃ: ۳۷-۳۸
[5] پ۲۷، اَلنّجم: ۶۲ [6] پ۳۰، اَلْانشِقاق: ۲۰-۲۱ [7] پ۳۰، اَلْعَلَق: ۱۹

www.dawateislami.net

سَجْدۂ شکر کا بیان

جب کبھی خُوشی کی خبر ملے، دو رَکعت نَمازِ شکرانہ ادا کرنا یا سَجْدۂ شُکْر کر لینا چاہئے۔ ''دینی یا دُنیوی خُوشی کی خبر سُن کر سَجْدے میں گر جانا سَجْدۂ شُکْر کہلاتا ہے[1]۔'' ''بہارِ شریعت'' میں ہے: ''سَجْدۂ شُکْر مَثَلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شِفا پائی یا مُسافر واپس آیا غرض کسی نِعمت پر سَجْدہ کرنا مُستَحَب ہے[2]۔'' سَجْدۂ شُکْر (وسجدۂ تِلاوت) دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے۔ (سَجْدۂ تِلاوت کرنے کا طریقہ اِسی رسالے کے صَفْحَہ 99 پر ہے)

سَجْدۂ شکر کے لیے وُضو لازمی ہے

سجدۂ شُکْر میں وُضو لازِم ہے اور بغیر سَجْدۂ شُکْر کے عادتاً جو سَجدہ کیا جاتا ہے اس کے لیے وُضو ضَروری نہیں کیوں کہ یہ شَرعی سَجدہ نہیں مَحْض ایک مُباح عمل ہے نہ ثَواب نہ گُناہ۔ نَماز کے علاوہ سَجدوں میں دُعا مانگنی ہو تو عَرَبی کے علاوہ دیگر زَبانوں میں بھی مانگ سکتے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں بھی خوش خبری سننے پر سَجْدۂ شُکْر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ پاک کے کرم سے اگر آپ کو یہ خوش خبری ملے کہ آپ کا حج یا عُمرہ و مدینۂ منوّرہ کی حاضِری کا ویزا لگ گیا ہے تو اس پر آپ کو سَجْدۂ شُکْر کرنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مدینہ

[1]: مراقی الفلاح ج ۲ ص ۳۸۸ [2]: بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۳۸ تا ۷۳۹

www.dawateislami.net

کُرسی پر نماز

(مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے ''کُرسی پر نماز پڑھنے کے اَحکام'' (صفحات 34) کی مدد سے یہ مضمون تیار کیا گیا ہے)

نماز میں کھڑے ہونے کی صورتیں

فرائض و واجِبات (مَثَلاً عیدین، وِتْر اور منّت کی نماز، نیز وہ نمازیں جن کا کسی سبب سے دوبارہ ادا کرنا واجِب ہو گیا ہو) اور سُنّتِ فجر کی ہر رَکعت میں **قیام** (یعنی کھڑا ہونا) فرض ہے۔ ان نمازوں کو اگر بِلا عُذرِ شرعی (شریعت کی اجازت کے بغیر) بیٹھ کر پڑھیں گے تو ادا نہ ہوں گی اور اگر خود کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے مگر عَصا (یعنی STICK) یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن ہو تو جس جس رَکعت میں جتنی دیر اس طرح سہارے سے کھڑے ہو سکتے ہیں اُس رَکعت میں اُتنی دیر کھڑا ہونا فرض ہے، یہاں تک کہ صِرف تکبیرِ تحریمہ (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر) کھڑے ہو کر کہہ سکتے ہیں تو اُتنا ہی **قیام** (یعنی کھڑا ہونا) فرض ہے اور اگر اس کی بھی اِستِطاعت (یعنی قُدرت و طاقت) نہ ہو تو بیان کردہ نمازیں اب بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔

قِیام مُعاف ہونے کی صورتیں

کھڑے ہونے میں چکّر آتے یا پیشاب کا قطرہ آتا ہے یا چوتھائی (یا اس سے زیادہ) سَتر کُھلتا ہے یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسے کمزور ہو چکے ہیں کہ کھڑے تو ہو جائیں گے مگر قراءت نہ کر پائیں گے تو **قیام** ساقِط (یعنی مُعاف) ہو جائے گا۔ مگر اس بات کا خیال رہے کہ سُستی و کاہلی اور معمولی دَرْد و تکلیف کو مجبوری بنا لینے سے اوپر بیان کردہ نمازوں میں

www.dawateislami.net

قِیام (یعنی کھڑا ہونا) مُعاف نہیں ہوتا بلکہ اس بات کا گُمانِ غالِب ہو کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے مَرَض میں زیادتی ہو جائے گی یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ملتی ہے۔

قِیام کی خاطِر ترکِ جماعت کی صورت

نماز میں قِیام (یعنی کھڑا ہونے) کے فَرض ہونے کی اَہمیّت کا اندازہ اس بات سے لگا لیجئے کہ اتنی کمزوری ہے جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے جائیں گے تو قِیام نہ کر سکیں گے، گھر میں پڑھیں گے تو قِیام کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں تو مسئلہ یہ ہے کہ گھر میں جماعت مُیَسَّر آجائے تو بہتر ورنہ گھر میں اکیلے قِیام کے ساتھ پڑھ لیجئے۔

قِیام مُعاف ہونے کی ایک اہم صورت

قِیام کے مُعاف ہونے کی ایک اَہَم صورت یہ بھی ہے کہ اگرچہ قِیام (یعنی کھڑے ہونے) پر قدرت و طاقت تو ہو مگر بارہ انگل یا اِس سے کم اُونچی چیز پر سَجْدہ کرنا ممکن نہ ہو تو سَجْدۂ حقیقی (یعنی معمول کے مُطابِق کئے جانے والے سَجْدے) سے مجبور و عاجِز ہونے کے سبب اَصْلاً (یعنی مکمّل طور پر) قِیام مُعاف ہو جاتا ہے۔

کُرسی پر نماز کے شَرعی مسئلے کی "دو جامع (COMPLETE) صورتیں"

پہلی جامع (COMPLETE) صورت: "یا تو قِیام بِالکل کر ہی نہیں سکتا یا شُروع میں کچھ کھڑا رہ سکتا ہے بعد میں قُدرت و طاقت نہیں رہتی مگر رُکوع اور سَجْدے کر سکتا ہے۔"

www.dawateislami.net

اِس صورت میں مریض جتنا **قیام** کر (یعنی کھڑا رہ) سکتا ہے اُتنا کر کے باقی نَماز بیٹھ کر پڑھ تو سکتا ہے مگر چونکہ رُکوع اور سَجْدے کر سکتا ہے اس لئے دُرُست طریقے سے پیٹھ جُھکا کر رُکوع کرنا ہوگا اور سَجْدہ بھی زمین ہی پر کرنا ہوگا، زیادہ سے زیادہ بارہ اُنگل اونچی رکھی ہوئی چیز پر بھی سَجْدہ کر سکے تو اُسی پر سَجْدہ کرنا ضَروری ہے، اِشاروں سے رُکوع وسُجُود کرنے سے اس کی نَماز نہ ہوگی۔ اِس طرح کا مریض اگر (یعنی کھڑے ہونے کے تعلُّق) سے حُکمِ شریعت پر عمل کرتے ہوئے زمین پر بیٹھ کر قاعدے کے مُطابِق رُکوع وسُجُود کر کے نَماز پڑھے تو اُس کیلئے آسانی بھی ہے اور نَماز کے دوران مختلف قسم کی خرابیوں سے بھی بچ سکے گا۔ ورنہ زمین کے بجائے **کُرسی** پر بیٹھا تو سَجْدے کیلئے اُسے زمین پر لازماً اُترنا پڑے گا اور دُرُست طریقے پر سَجْدہ کرنے کے بعد پھر **کُرسی** پر بیٹھنا ہوگا، اسطرح تکلیف بھی ہوگی اور جَماعت کی صَف میں بھی عجیب وغریب مَنظر دکھائی دے گا! **کُرسی** سے اُتر کر سَجْدہ بھی صَف سے آگے نکل کر کرنا پڑے گا یوں صَف کی دُرُستی میں بھی خلل واقع ہوگا۔ بَہَر حال زمین پر سَجدہ کرنے کی قدرت ہونے کی صورت میں قِیام کے بعد ہرگز **کُرسی** پر بیٹھ کر نَماز نہ پڑھی جائے۔ اِس طرح کرنے والے خوامخواہ اپنے آپ کو تکلیفوں میں ڈالتے ہیں یا رُکوع وسُجُود پر قادِر ہونے کے باوُجود **کُرسی** پر بیٹھے بیٹھے اِشاروں سے رُکوع وسُجُود کر کے اپنی نَمازیں برباد کرتے ہیں۔

دوسری جامع (COMPLETE) **صورت**: ''رُکوع وسُجُود دونوں پر قُدرت نہ ہو یا صِرْف سَجْدے پر قادِر نہ ہو تو کھڑا ہونے کی قُدرت ہونے کے باوُجود اُس کو **قِیام** مُعاف

www.dawateislami.net

ہوجاتا ہے۔'' اس صورت میں مریض زمین پر بیٹھ کر بھی نماز پڑھ سکتا ہے بلکہ اس کے لئے افضل بیٹھ کر پڑھنا ہے اور ایسا مریض اگر کُرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے تب بھی جائز ہے کہ کُرسی پر بیٹھے بیٹھے بھی رُکوع وسُجُود اشارے سے کئے جاسکتے ہیں، یوں پوری نماز بیٹھے بیٹھے ادا ہوجائے گی، **پہلی جامع صورت** کی طرح بے جادِقّتوں (یعنی تکلیفوں) کا اندیشہ (یعنی ڈر) اس صورت میں نہیں رہے گا۔ البتہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز میں جہاں تک ممکن ہو دوزانو بیٹھنا مُستَحَب ہے لہٰذا کُرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے سے بچنا مُناسب ہے، جس طرح آسانی ہو زمین ہی پر بیٹھ کر نماز ادا کی جائے، دوزانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دوزانو بیٹھنا مُستَحَب ہے ورنہ جس میں آسانی ہو مَثَلاً چارزانو یعنی چوکڑی مار کر یا اُکڑوں یا ایک پاؤں کھڑا کرکے ایک بچھا کر بیٹھ جائے۔ ہاں زمین پر بیٹھا ہی نہ جائے تو اِس **دوسری جامع صورت** میں کُرسی یا اسٹول یا تَخت وغیرہ پر پاؤں لٹکا کر بیٹھ سکتے ہیں مگر بِلاوجہ ٹیک لگانے سے پھر بھی بچا جائے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی جنہیں اِجازت ہوتی ہے انہیں جتنا ممکن ہو ٹیک لگانے سے بچنا چاہئے اور اَدب وتعظیم اور سُنَّت کے مُطابِق اَفْعال بجالانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس یعنی دوسری جامع صورت میں چونکہ بیٹھ کر پڑھنے کی رُخصت ملنے کا اصل سبب رُکوع وسُجُود یا صِرف سَجْدے پر قادر نہ ہونا ہے اس لئے رُکوع وسُجُود کا اشارہ کرنا ہوگا اور سَجْدے کے اشارے میں رُکوع سے زیادہ سر جُھکانا ضَروری ہے، اس بات کا بھی خیال رکھا جائے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

www.dawateislami.net

کُرسی کے آگے لگی ہوئی تختی پر سَجْدہ کرنے کا مَسئلہ

جو سَجْدہ نہیں کر پاتا اُسے اِشارے سے سَجْدہ کرنا ہوتا ہے اور اِشارے سے سَجْدہ کرنے میں کمر جُھکانا ضَروری نہیں، رُکُوع کے اِشارے میں سَر جتنا جُھکائے سَجْدے کے اِشارے میں اِس سے زیادہ جُھکائے، بِالْفرض سَجْدے میں سَر **تختی** پر رکھ بھی دیا تو یہ اِشارہ ہی مانا جائے گا اور نَماز ہو جائے گی، تاہم **کُرسی میں تختی** ہونا بے معنٰی ہے اِس کی ضَرورت ہی نہیں اور جو سَجْدۂ حقیقی پر قادر ہے وہ اگر **کُرسی** کے آگے لگی ہوئی **تختی** پر سَجْدہ کرے گا تو اُس کی نَماز نہیں ہوگی۔

صَف میں کُرسی رکھنے کا مَسئلہ

نَمازِ باجماعت میں صَفیں سیدھی رکھنے کی اَحادیثِ مُبارَکہ کے اندر بَہُت تاکید آئی ہے کہ صَف برابر ہو، مُقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں، کندھے اور پاؤں کے ٹخنے آپس میں مُحاذی یعنی ایک سیدھ میں ہوں، کندھے سے کندھا رگڑ کھا رہا ہو لہٰذا جس مریض و مجبور کو شریعت نے بیٹھ کر نَماز پڑھنے کی اجازت دی ہے وہ صَف میں **کُرسی** کے بجائے زمین پر بیٹھ کر نَماز ادا کرے، اگر زمین پر نہیں بیٹھ سکتا تو مجبوری کی وجہ سے بے شک **کُرسی** پر بیٹھ کر نَماز پڑھے مگر **کُرسی** صَف کے کونے میں رکھے، اگر صَف ادھوری رہ جاتی ہو تو کونے کے بجائے صَف کے ساتھ ملا کر **کُرسی** رکھ لے۔ اس صورت میں یہ خیال رکھنا ضَروری ہے کہ **کُرسی** صف کی سیدھ میں رکھے نیز قِیام کی حالت میں بھی کرسی پر بیٹھ کر ہی نَماز ادا کرے،

www.dawateislami.net

ورنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں یہ صَف کے دیگر نمازیوں سے آگے جُدا کھڑا ہوگا جو کہ صَف بندی میں خَلَل کی مکروہ صورت ہے نیز ساتھ والے نمازی اور کُرسی کے درمیان خَلا (یعنی GAP) بھی نہ رہے۔

اَئِمّۂ کِرام کی خدمات میں اِلتجا

ان اہم اَحکام سے اکثر عوام غافِل ہیں لہٰذا اُمّت کی رہنمائی کیلئے اپنی اپنی مَساجِد میں کُرسی پر نماز کے مُتعلّق بیان کردہ مَسائل وقتاً فوقتاً پڑھ کر سنا کر اَجر و ثواب کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصل کیجئے۔

"نماز قائم کرو!" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے 11 اہم ترین مَدَنی پھول

(نمبر 1 تا 4 مع "تنبیہِ ضروری" بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 510 اور 511 سے جبکہ نمبر 5 تا 11 صَفْحَہ 720 تا 722 سے لئے گئے ہیں)

﴿1﴾ فَرض و وِتْر و عیدین و سنّتِ فَجْر میں قِیام (یعنی کھڑا ہونا) فرض ہے کہ بلا عُذرِ صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا، نہ ہوں گی۔

﴿2﴾ اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجِد میں جماعت کے لئے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے، جماعت مُیَسّر ہو تو جماعت سے ورنہ تنہا۔

﴿3﴾ کھڑے ہونے سے مَحْض کچھ (یعنی تھوڑی سی) تکلیف ہونا عُذر نہیں، بلکہ قِیام اُس وَقْت

www.dawateislami.net

ساقِط (یعنی مُعاف) ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سَجْدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سَجْدہ کرنے میں زَخْم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی (یا اس سے زیادہ) سَتر کُھلتا ہے یا قِراءَت سے مجبورِ مَحْض ہو جاتا ہے۔ (یعنی قراءت کر ہی نہیں سکتا) یوہیں کھڑا ہو تو سکتا ہے مگر اس سے مَرَض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچّھا ہوگا یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوگی، تو بیٹھ کر پڑھے۔

﴿4﴾ اگر عَصا (STICK) یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے، تو فَرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہہ لے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔

تَنْبِیہِ ضَروری: آج کل عُمُوماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذَرا بخار آیا یا خَفیف (یعنی معمولی) سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شُروع کر دی، حالانکہ وُہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں! ان کو چاہیے کہ ان مَسائل سے مُتَنَبِّہ (مُ۔تَ۔نَبْ۔بِہ۔یعنی خبردار) ہوں اور جتنی نمازیں باوُجُودِ قُدرتِ قِیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اِعادہ (یعنی نئے سِرے سے پڑھنا) فَرض ہے۔ یوہیں اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عَصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں ان کا پھیرنا (یعنی از سرِ نو پڑھنا) فَرض۔

﴿5﴾ جو شَخْص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادِر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضَرَر (یعنی نقصان) لاحق ہوگا یا مَرَض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچّھا ہوگا یا چکّر آتا یا کھڑے ہو کر

www.dawateislami.net

پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بَہُت شدید دَرْد ناقابلِ برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر (حسبِ معمول) رُکُوع وسُجُود کے ساتھ نَماز پڑھے۔

﴿6﴾ اگر اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا مگر لڑکا یا غُلام یا خادِم یا کوئی اَجنبی شَخْص وہاں ہے کہ بٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضَروری ہے اور اگر بیٹھا نہیں رہ سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شَخْص پر ٹیک لگا کر پڑھے یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نَماز نہ ہوگی۔

﴿7﴾ بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضَروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اُس طرح بیٹھے۔ ہاں دوزانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دوزانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اِختیار کرے۔

﴿8﴾ کھڑا ہو سکتا ہے مگر رُکُوع وسُجُود نہیں کر سکتا یا صِرْف سَجْدہ نہیں کر سکتا مَثَلاً حَلْق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سَجْدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اِشارے سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رُکُوع کے لیے اِشارہ کرے یا رُکُوع پر قادِر ہو تو رُکُوع کرے پھر بیٹھ کر سَجْدے کے لیے اِشارہ کرے۔

﴿9﴾ اِشارے کی صورت میں سَجْدے کا اِشارہ رُکُوع سے پَست ہونا ضَروری ہے (کہ سَجْدے کے لئے رُکُوع سے زیادہ سَر نہ جُھکایا تو اِشارے سے سَجْدہ ادا ہی نہ ہوگا اس لئے نَماز بھی نہ ہوگی) مگر یہ ضَرور نہیں کہ سَر کو بِالکل زمین سے قریب کر دے۔ سَجْدے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اُٹھا کر اُس پر سجدہ کرنا مکروہِ تَحْرِیمی (ناجائز وگناہ) ہے خواہ خود اُسی نے وہ چیز اُٹھائی

www.dawateislami.net

ہو یا دوسرے نے۔

﴿10﴾ اگر کوئی اُونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے اُس پر سَجْدہ کیا اور رُکوع کے لیے صِرْف اِشارہ نہ ہوا بلکہ پیٹھ بھی جُھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ سَجْدے کے شرائط پائے جائیں مَثَلاً اُس چیز کا سخت ہونا جس پر سَجْدہ کیا کہ اس قَدَر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ اُنگل سے زیادہ نہ ہو۔ ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقۃً رُکوع وسُجُود پائے گئے، (لہٰذا) اِشارے سے پڑھنے والا اِسے نہ کہیں گے اور کھڑا ہو کر پڑھنے والا اس کی اِقْتِدا کر سکتا ہے اور یہ شَخْص جب اس طرح رُکوع وسُجُود کر سکتا ہے اور قِیام پر قادر ہے تو اس پر قِیام فَرْض ہے یا اَثْنائے نَماز میں (یعنی دورانِ نَماز) قِیام پر قادِر ہو گیا تو جو باقی ہے اسے کھڑے ہو کر پڑھنا فَرْض ہے لہٰذا جو شَخْص زمین پر سَجْدہ نہیں کر سکتا مگر شرائطِ مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے، اُس پر فَرْض ہے کہ اُسی طرح سَجْدہ کرے اِشارہ جائز نہیں اور اگر وہ چیز جس پر سَجْدہ کیا ایسی نہیں تو حقیقۃً سَجْدہ نہ پایا گیا بلکہ سَجْدے کے لیے اِشارہ ہوا لہٰذا کھڑا ہونے والا اس کی اِقْتِدا نہیں کر سکتا اور اگر یہ شخص اَثْنائے نَماز میں (یعنی نماز کے دوران) قِیام پر قادِر ہوا تو سِرے (یعنی شُرُوع) سے پڑھے۔

﴿11﴾ پیشانی میں زَخْم ہے کہ سَجْدے کے لیے ماتھا (یعنی پیشانی) نہیں لگا سکتا تو ناک پر سَجْدہ کرے اور ایسا نہ کیا بلکہ اِشارہ کیا تو نَماز نہ ہوئی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۲۰، ۷۲۲ مختصراً)

بہارِ شریعت (جلد اوّل حصہ 3) سے لئے جانے والے مذکورۂ بالا (یعنی اوپر بیان

www.dawateislami.net

کئے جانے والے) گیارہ مسائل اچھی طرح سمجھ کر ذِہن نشین کر لئے جائیں تو بیٹھ کر یا اِشاروں سے نَماز پڑھنے والوں پر ان کی نَمازوں کا شَرعی حُکم اِنْ شَآءَ اللہ صاف ظاہِر ہو جائے گا۔ جو مریض و مَجبور نہیں ہیں اُنہیں بھی یہ مسائل سیکھ لینے چاہئیں کہ کبھی خود کو بھی ان کی ضَرورت پڑ سکتی ہے، ورنہ دوسرے مسلمان مریضوں کی شَرعی رہنمائی کے حوالے سے کام آسکتے ہیں۔

غیر مسلم یا فاسِق ڈاکٹر کے کہنے پر کُرسی پر نَماز۔۔۔

سُوال: دل کے بائی پاس آپریشن کے بعد یا کسی اور بیماری کے سبب فاسِق یا غیر مسلم سرجن یا فزیشین مریض کو بیٹھ کر نَماز پڑھنے کی تاکید کرے اور مریض کو اِس طرح کے مَرَض میں کھڑے ہو کر نَماز پڑھنے کے نُقصان کا کوئی تجربہ نہ ہو نیز وہ کسی طرف ظنِ غالِب بھی نہ کر پاتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: ''**بہارِ شریعت**'' میں ایک مسئلہ لکھا ہے: ''آنکھ بنوائی اور طبیبِ حاذِق مسلمان مَسْتُور (یعنی ایسا مسلمان جس کا ظاہِر حال مُطابِق شَرع ہو) نے لیٹے رہنے کا حکم دیا تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے[1]'' اس میں طبیبِ حاذِق مسلمان مَسْتُور کی قید لگائی ہے، اسی طرح اور بھی اس قسم کے مسائل ہیں جن میں طبّی مُعالج (یعنی ڈاکٹر) کی ہدایات پر عمل کرنے کی صورت میں کسی شَرعی حکم کی خلاف ورزی لازِم آتی ہے تو ہر جگہ جُزئیات میں طبیبِ حاذِق مسلمان غیرِ فاسِق یا کم از کم مَسْتُور یعنی ظاہراً دین دار ہونے کی قید لگائی جاتی ہے۔

[1] بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۲۵

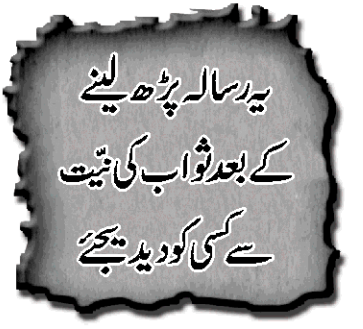
www.dawateislami.net

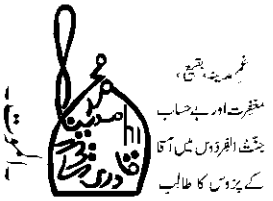
اَوّلاً: اس زمانے میں طبیبِ حاذِق (یعنی ماہر طبیب) کا ملنا دشوار ہے، **ثانیاً:** حاذِق (یعنی ماہر ڈاکٹر) ملے بھی تو مسلم غیرِ فاسِق یا کم از کم مَستُورُ الحال ہو اس کا ملنا مزید دشوار اس لئے اس قسم کے جان لیوا اَمراض کے عِلاج مُعالجے میں تجرِبات پر مبنی ہدایات جس کا تَعلُّق جسمانی شدید نُقصان سے بچنے کے لئے سَرجَن یا اسپشلسٹ دے اور اس کی بات پر مریض کا ظَنِّ غالِب ہو تو رُخصت کے لئے کافی ہونا چاہئے اس لئے کہ غیر مسلم یا فاسِق طبیب کی اس قسم کی باتیں عُمُوماً تجرِبات پر مبنی ہوتی ہیں، مریض کا اپنا تجرِبہ نہ بھی ہو تب بھی غیر مسلم یا فاسِق ماہر طبیب کے کہنے سے اس کی بات پر ظَنِّ غالِب ہو ہی جاتا ہے اور عمل کرنے کے لئے یہی کافی ہے۔ سرجن ماہر نہ ہوگا تو اور کون ہوگا! یونہی اس مَرض کا اسپشلسٹ ضَرور تجرِبہ کار اور ماہر ہوتا ہے اس کی بات کا بھی لحاظ کیا جائے گا اِلّا (یعنی مگر) یہ کہ کوئی اس قسم کی بات سامنے آئے کہ آپس میں طبّی ماہرین ہی کا اِختلاف ہو، تو اس قسم کی صورتِ حال میں کسی ایک طبیب کی بات پر بھروسا نہیں ہوتا، جانبِ مُخالِف کی بات ظَنِّ غالِب ہونے میں رکاوٹ بنتی ہے، اس لئے اس قسم کے مسئلے میں مزید دو تین ماہرینِ طِبّ سے تحقیق کر لی جائے یا زیادہ تجرِبہ کار ماہر کی بات پر اعتماد کیا جائے یہی مُحتاط صورت دکھائی دیتی ہے۔ لہٰذا بائی پاس جیسے نازک آپریشن کے بعد دل کے اَمراض کا ایسا ماہر سرجن جو کہے اس کی بات کا لحاظ کرنا چاہئے مریض کو ضَرور اس قسم کی صورتِ حال میں اس کے کہے پر ظَنِّ غالِب ہو جاتا ہے کہ اس کی رائے کافی تجرِبات پر مبنی ہوتی ہے صِرف اسی کی تنہا رائے نہیں ہوتی بلکہ دنیا بھر کے اس مَرض کے ماہر

www.dawateislami.net

سرجنوں کے تجربات کی رو سے اس قسم کی ضَروری ہدایات وُجود میں آتی ہیں۔

اس لئے ظنِّ غالب ہونے کے بعد جتنے دنوں کے لئے وہ مَنْع کرے تو نماز بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے یونہی جُھکنے کا مَنْع کرے سَجْدۂ حقیقی (یعنی معمول کے مُطابِق کیا جانے والا سَجْدہ) نہ کر سکے تو بھی بیٹھ کر پڑھنے کی رُخْصت مل جائے گی۔ پہلی صورت میں اس بات کا دھیان رکھا جائے کہ جتنا کھڑا ہوسکتا ہے اتنا قیام فَرْض، واجب اور سنّتِ فَجْر میں فَرْض ہے، اس لئے سَجْدہ کرسکتا ہو تو اب اگر ماہر طبیب بیٹھ کر رُکوع سَجْدے کے ساتھ پڑھنے کا کہے تو اس سے پوچھ لیا جائے کہ کچھ دیر میں کھڑا ہوسکتا ہوں؟ اگر وہ اجازت دے تو اُتنی دیر قیام کرلیا جائے اور اگر بیٹھ کر بھی اشارے سے پڑھنے کا کہے تو مکمّل قِیام ہی ساقِط (یعنی مُعاف) ہوجائے گا، ابتدا ہی سے بیٹھ کر اِشارے سے پڑھ سکتا ہے بس اس کی بات پر دل جمنا ضَروری ہے اور جوں ہی طبیعت بحال ہو تو فوراً مشورہ کرکے نماز مکمّل فرائض کے ساتھ ادا کرے، اس میں بِلاوجہ سُستی نہ کرے ماہر طبیب کے کہے کو غیر ضَروری طور پر رُخْصت کا بہانہ نہ بنائے۔





غلامِ مدینہ بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۱۰ صَفَرُ شریف ۱۴۴۳ھ

18-09-2021

www.dawateislami.net

ماٰخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن مجید	مکتبۃ المدینہ کراچی	فتح القدیر	کوئٹہ
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	البحر الرائق	کوئٹہ
مسلم	دار ابن حزم بیروت	حلبۃ المجلی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ابوداؤد	دار احیاء التراث العربی بیروت	منیۃ المصلی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
ترمذی	دار الفکر بیروت	غنیہ	سہیل اکیڈمی لاہور
نسائی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	درمختار و رد المحتار	دار المعرفۃ بیروت
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار	کوئٹہ
موطا امام مالک	دار المعرفۃ بیروت	فتاوی عالمگیری	دار الفکر بیروت
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	شرح الوقایۃ	کراچی
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	مراقی الفلاح	مکتبۃ المدینہ کراچی
معجم اوسط	دار الکتب العلمیۃ بیروت	حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح	کراچی
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	جد الممتار	مکتبۃ المدینہ کراچی
السنن الکبریٰ	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
ابن خزیمہ	المکتب الاسلامی بیروت	فتاوی امجدیہ	مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی
مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت	بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ کراچی
مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	وقار الفتاوی	بزم وقار الدین کراچی
احیاء العلوم	دار صادر بیروت	سنی بہشتی زیور	فرید بک سٹال لاہور
کتاب الکبائر	دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت	قانون شریعت	مکتبۃ المدینہ کراچی
ہدایہ	دار احیاء التراث العربی بیروت	☆☆☆	☆☆☆

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخیار فروشوں یا بچّوں کے ذریعے اپنے محلّے کے گھروں میں حسبِ توفیق رسالے یا مَدَنی پھولوں کے پمفلٹ ہر ماہ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

www.dawateislami.net

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	امام کی قِراءَت مُقتدی کیلئے کافی ہے	26
قِیامت کا سب سے پہلا سوال	2	نَماز میں قِراءَت کس طرح کرے	26
نَمازی کیلئے نُور	2	حُرُوف کی صحیح ادائیگی ضَروری ہے	27
کون، کس کے ساتھ اُٹھے گا!	2	خبردار! خبردار! خبردار!	27
شدید زَخمی حالت میں نَماز	3	مَدْرَسَۃُ المدینہ	28
پانچ نَمازوں، وُضو اور رَمَضانُ المُبارَک کے عظیم الشّان فضائل	3	سَجْدے میں پاؤں کی انگلیوں کا مسئلہ	29
نَماز کب نورانی ہوتی ہے اور کب تاریک؟	5	کارپیٹ پر سَجْدہ کرنے کا طریقہ	30
..... تو دینِ محمّدی پر نہیں مرو گے!	6	کارپیٹ کے نقصانات	30
نَماز کا چور	6	کارپیٹ پاک کرنے کا طریقہ	31
چور کی دو قسمیں	7	30 واجِبات	32
اپنی نَمازیں دُرُست کیجئے	7	نَماز کی تقریباً 95 سُنّتیں	35
نَماز کا طریقہ (حَنَفی)	8	تکبیرِ تحریمہ کی سُنّتیں	35
اسلامی بہنوں کی نَماز میں چند جگہ فَرق ہے	13	قِیام کی سُنّتیں	35
دونوں مُتَوَجِّہ ہوں!	14	رُکوع کی سُنّتیں	36
نَماز کی 6 شرائط	14	قَومے کی سُنّتیں	37
باریک لباس میں نَماز پڑھنا	16	سَجْدے کی سُنّتیں	39
سَتْر سے چِپکا ہوا لباس پہن کر نَماز پڑھنا	16	جَلسے کی سُنّتیں	39
عورتیں نَماز میں باریک چادریں نہ پہنیں	16	دوسری رَکْعَت کیلئے اُٹھنے کی سُنّتیں	40
تین مکروہ اوقات	19	قَعدے کی سُنّتیں	40
نِصْفُ النَّہار شَرْعی معلوم کرنے کا طریقہ	19	سلام پھیرنے کی سُنّتیں	41
دَورانِ نَمازِ عَصْر مکروہ وَقْت داخل ہو جائے تو؟	20	''رُخسار دکھائی دے'' کی وضاحت	41
نَماز کے 7 فرائض	22	سلام پھیرنے میں کیا نیّت کرے؟	41
امام رُکوع میں ہو تو شامل ہونے کا طریقہ	22	سلام پھیرنے کے بعد کی سُنّتیں	42
اَللّٰہ یا اَکبار یا اَکبر کہنے سے نَماز ٹوٹ جاتی ہے	23	فرض کے بعد کی دُعا	43
نَوافِل بیٹھ کر پڑھنا	24	سُنَّتِ بَعْدِیَّہ کے مُتَعَلِّق سُنّتیں	43
پڑھنے کی تعریف	25	جَماعت ختم ہونے کے بعد سُنّتیں کہاں پڑھیں؟	43

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
10 سُنّتیں	44	کسی کے مُنہ کے سامنے نماز پڑھنا	58
نماز کے تقریباً 17 مُستحبات	45	خطیب صاحبان مُتوجہ ہوں	59
بغیر کچھ بچھائے سجدہ کرنا افضل ہے	46	نماز میں جماہی لینا	59
گردآلود پیشانی کی فضیلت	47	جماہی کی کیفیت اور اسے روکنے کی بہتر ترکیب	60
نماز توڑنے والی 33 باتیں	47	اُلٹا قرآنِ کریم پڑھنا	60
نماز میں رونا	48	قومے اور جلسے میں سیدھا نہ ہونا	62
نماز میں بے ہوش ہوجانا	49	امام سے پہل کرنا	62
نماز میں کھانسنا	49	گدھے جیسا مُنہ (حکایت)	63
دورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا	49	صرف پاجامے میں نماز پڑھنا وغیرہ	63
عملِ کثیر کے معنی	50	قبر کے سامنے نماز پڑھنا	64
دورانِ نماز لباس پہننا	51	تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا	64
نماز میں کچھ نگلنا	51	نماز کے 42 مکروہاتِ تنزیہہ	65
دورانِ نماز قبلے سے پھر جانا	52	ننگے سر نماز پڑھنا	65
نماز میں چلنا	52	نماز میں ٹوپی گر پڑے تو۔۔۔؟	65
نماز میں سانپ یا بچھو یا جُوں مارنا یا بال اُکھیڑنا	52	تین سے کم تسبیحات پڑھنا	66
نماز میں کُھجانا	53	پیشانی پر گھاس چپک جائے تو۔۔۔؟	66
اللہُ اکبر کہنے میں غلطیاں	54	نماز میں کھانسنا	67
نماز ٹوٹنے کا ایک نازک مسئلہ	54	نماز میں جھومنا	67
نماز کے 30 مکروہاتِ تحریمہ	55	نماز میں آنکھیں بند رکھنا	68
کپڑے سمیٹنا	55	امام کا تنہا محراب میں کھڑا ہونا	68
کپڑے سمیٹنے کے مختلف انداز	55	مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا	69
کندھوں پر چادر لٹکانا	55	بافِ آستین میں نماز پڑھنا کیسا؟	70
طبعی حاجت کی شدت	56	پائنچے فولڈ کر کے نماز پڑھنا	70
نماز میں کنکریاں ہٹانا	56	ظُہر کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے!	71
اُنگلیاں چٹخانا	57	جماعت کا بیان	72
کمر پر ہاتھ رکھنا	57	نمازِ باجماعت کے متعلق 8 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم	72
آسمان کی طرف یا اِدھر اُدھر دیکھنا	58	جماعت مُعاف ہونے کی 20 مجبوریاں	73

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
کُفر پر خاتمے کا خوف	74	امامِ اعظم کو سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار (حکایت)	91
سُننِ ہُدیٰ کسے کہتے ہیں	74	تشہُّد کے مُتعلِّق بھول چوک	91
اِقامت کے بعد امام صاحِب یوں اِعلان کریں	75	بُلند آواز سے قراءَت کرنے نہ کرنے میں بھول کرنا	92
فرضوں کے بعد اِعلان	76	امام پر سَجْدۂ سَہْو واجِب ہو تو مُقتدی پر بھی واجِب	93
مسجِد کی بجلی کے اِستعمال کا مسئلہ	76	مَسبُوق اور سجدۂ سہو	94
نَمازِ وِتْر کے 14 مَدَنی پھول	77	سَجْدۂ سَہْو اور سلام پھیرنے کے بعض مسائل	95
دُعائے قُنُوت	78	رَکعتوں کی تعداد میں شک کے مسائل	96
وِتر کا سلام پھیرنے کے بعد کی ایک سنّت	79	تعدادِ رَکعات کے مُتعلِّق وسوسے کا عِلاج	97
نَمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے	79	شیطان روتا ہوا بھاگ کھڑا ہوتا ہے	97
نَمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں 17 اَحکام	80	یہاں کون سا سَجْدہ مُراد ہے؟	98
سُتْرہ کیسا ہو؟	81	سَجْدۂ تِلاوت کے 14 آداب	98
دو آدمیوں کا نَمازی کے آگے سے گزرنے کا طریقہ	82	حاجَت پوری ہونے کیلئے	100
آگے سے گزرنے والے کو نَمازی کس طرح روکے!	82	سَجْدۂ تِلاوت کی 14 آیتیں	101
پانچوں نَمازوں کی تفصیل	83	سَجْدۂ شکر کا بیان	103
سَجْدۂ سَہْو کے بارے میں 50 مسائل	84	سَجْدۂ شکر کے لیے وُضو لازمی ہے	103
سَجْدۂ سَہْو کا طریقہ	84	کُرسی پر نَماز	104
تَرکِ واجِب کے باوُجود سَجْدۂ سَہْو واجِب نہ ہونے کی صورت	85	نَماز میں کھڑے ہونے کی صورتیں	104
سُنّتیں چھوڑنے سے سَجْدۂ سَہْو واجِب نہیں ہوتا	85	قِیام مُعاف ہونے کی صورتیں	104
اگر اَلْحَمْدُ شریف کا ایک حَرف بھی چھوٹا۔۔۔؟	86	قِیام کی خاطر تَرکِ جماعت کی صورت	105
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شریف اور سورت ملانے میں بھول چوک	86	قِیام مُعاف ہونے کی ایک اہم صورت	105
رُکوع و سُجُود و قُعود میں آیت پڑھ لی تو۔۔۔؟	87	کُرسی پر نَماز کے شرعی مسئلے کی "دو جامع (COMPLETE) صورتیں"	105
اگر کسی رَکعت کا سَجْدہ رہ جائے تو کیا کرے؟	88	کُرسی کے آگے لگی ہوئی تختی پر سَجْدہ کرنے کا مسئلہ	108
تعدیلِ ارکان بھول گیا تو۔۔۔؟	88	صَف میں کُرسی رکھنے کا مسئلہ	108
قَعدۂ اُولیٰ بھول کر کھڑا ہو جانے کا مسئلہ	89	اَئِمّۂ کرام کی خدمات میں التجا	109
قَعدۂ اَخیرہ میں نہیں بیٹھا کھڑا ہو گیا تو۔۔۔؟	89	بیٹھ کر نَماز پڑھنے کے 11 اَہَم ترین مَدَنی پھول	109
قَعدۂ اولیٰ میں دُرُود شریف شروع کر دیا تو۔۔۔؟	91	غیر مسلم یا فاسِق ڈاکٹر کے کہنے پر کُرسی پر نَماز۔۔۔	113

www.dawateislami.net

ہر عبادت سے اعلیٰ عبادت نماز

(۹ ربیعُ الآخر ۱۴۴۱ھ/07-12-2019)

ہر عبادت سے بَرتَر عبادت نَماز
ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نَماز

قلبِ غمگیں کا سامانِ فَرحت نَماز
ہے مریضوں کو پیغامِ صِحَّت نَماز

نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ
رب سے دلوائے گی تم کو جنَّت نَماز

پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ
قلبِ شاہِ مدینہ کی راحت نَماز

بھائیو! گر خُدا کی رِضا چاہئے
آپ پڑھتے رہیں باجماعت نَماز

آؤ مسجِد میں جُھک جاؤ رب کے حُضُور
تم کو دلوائے گی حق سے رِفْعَت نَماز

اے غریبو! نہ گھبراؤ سجدے کرو
دے گی برکت، مٹائے گی غُربَت نَماز

صَبْر سے اور نَمازوں سے چاہو مدد
پوری کروائے ہر ایک حاجت نَماز

خوب نفلوں کے سَجدوں میں مانگو دُعا
پوری کروائے گی رب سے حاجت نَماز

کیوں نَمازی جہنَّم میں جائے بھلا!
اس کو دلوائے گی باغِ جنَّت نَماز

جو مسلمان پانچوں نَمازیں پڑھیں
لے چلے گی انہیں سوئے جنَّت نَماز

ہوگی دنیا خراب آخِرت بھی خراب
بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نَماز

بے نَمازی جہنَّم کا حقدار ہے
بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نَماز

قبر میں سانپ بچھو لِپٹ جائیں گے
بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نَماز

سہہ سکو گے نہ دوزخ کا ہرگز عذاب
بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نَماز

دیکھو! **اللہ** ناراض ہوجائے گا
بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نَماز

یاخُدا تجھ سے عطّار کی ہے دُعا
مصطفٰی کی پڑھے پیاری اُمَّت نَماز

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَماز کے ضَروری مسئلے سیکھنا فرض ہے

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔ یعنی "علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔" (ابن ماجہ حدیث ۲۲۴) لہٰذا سب میں اوّلین و اہم ترین فرض یہ ہے کہ بنیادی عقائد کا علم حاصل کرے جس سے آدمی صحیحُ العقیدہ سُنّی بنتا ہے اور جس کے انکار و مخالفت سے کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد مسائلِ نماز یعنی اس کے فرائض، شرائط اور نماز توڑنے والی چیزیں سیکھے تاکہ نماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابق مسئلے سیکھنا ضروری ہے (فرائض کا سیکھنا فرض اور واجبات کا سیکھنا واجب)۔

تفصیل کیلئے دیکھئے: فتاوٰی رضویہ جلد 23 صفحہ 623 تا 624

978-969-722-240-7
01013318

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net